تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ حصہ ۳

[illegible] تاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

[illegible] مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفاے راشدین و بنی امیہ و [illegible]

عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسی شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد سوم

[illegible] مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان فارس اور اقوام

[illegible] کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت

کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلعم کا حال مندرج ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

در مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علی خان [illegible] چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد سوم

تمت

حضرت مسیح کے ارتفاع سے ہمارے نبی محمد صلعم تک روم کے پادشاہ

۱ - روم کے پادشاہون کے نام اور مدت حکومت ہمارے نبی محمد صلعم کے زمانہ تک -

کہتے ہین کہ طیبار یوس[۱] کے بعد شام کا تمام ملک اوس کے بیٹے جاریوس[۲] کے قبضہ مین آگیا اور اوس نے چالیس برس[۳] پادشاہی کی - پہر اوس کے بعد طیبار یوس کا دوسرا بیٹا قلودیوس چودہ[۱۴] برس پادشاہ رہا - پہر اوس کے بعد نیر دن[۵] پادشاہ ہوا - جس نے پطرس اور پولوس حواریون کو قتل کیا - اور اونہین اوندہا صلیب پر چڑہا دیا - اس نے بہی چودہ[۱۴] برس پادشاہی کی - پہر اوس کے بعد بوطلایس[۶] چار مہینے پادشاہ رہا - پہر اوسکے بعد اسفسیانوس[۷] پادشاہ ہوا اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف بہیجا - اور اوس نے آکر بیت المقدس کو مسمار کر دیا - اور حضرت مسیح کی وجہ سے بنی اسرائیل کو خوب قتل کیا - پہر اوسکے بعد اوسکا

بیٹا طیطوس پادشاہ ہوا پھر اوسکا بھائی دومطیانوس [۲] [۱۶] سولہ برس پادشاہ رہا۔ پھر اسکے بعد نارو[۱۹]
نے چھہ [۶] سال پادشاہی کی۔ پھر اوسکے بعد طرایانوس [۱۰] نوسال حکومت کرتا رہا پھر اوس
بعد ہدریانوس [۱۱] گیارہ برس حاکم رہا۔ پھر ونطونینوس [۱۲] ابن بطیانوس نے بائیس [۲۲] برس پادشاہی کی
پھر مرقوس [۱۳] اور اوس کی اولا وانیوس [۱۹] برس پادشاہ رہی۔ پھر قومودوس [۱۴] تیرہ برس پھر قرطیناجور [۱۵]
چھہ مہینے پادشاہ رہی۔ باقی پادشاہون کے نام اور مدت حکومت حسب ذیل ہے)

۱۶	سیواروس	۱۴	سال	۳۰	طیقطوس	۶	ما
۱۷	انطیناتوس	۷	〃	۳۱	فولورنوس	۲۵	در
۱۸	مرقیانوس	۶	〃	۳۲	فرویوس	۶	سا
۱۹	انطیناتوس .. .. (اسکے زمانہ مین جالینوس طبیب مرا ہے)	۴	〃	۳۳	دقلطیانوس	۶	〃
۲۰	خندروس	۱۳	〃	۳۴	مجیمیانوس	۲۰	〃
۲۱	مکسیمانوس	۳	〃	۳۵	قسطنطین	۳۰	〃
۲۲	گوردیانوس	۶	〃	۳۶	یلیانوس	۲	〃
۲۳	فیلقوس	۷	〃	۳۷	یویانوس	ایک	سا
۲۴	داقیوس	۶	〃	۳۸	والنطیانوس وغرطیانوس	۱۰	〃
۲۵	قابوس	۶	〃	۳۹	غرطیانوس ووالنطیانوس صغیر	ایک	〃
۲۶	والبرسیانوس وقالینوس	۱۵	〃	۴۰	تیداسیس اکبر	۷	〃
۲۷	قلودیوس	ایک سال		۴۱	ارقیادوس وامورنوس ..	ایک	〃
۲۸	قریطالیوس	دو ماہ		۴۲	تیدلیس اصغر والنطیانوس	۱۶	〃
۲۹	اورلیانوس	۵	سال	۴۳	مرقیانوس	۷	〃

لاوست	۱۰ سال	۴۹	یوسطیس	۱۲ سال
زانون	۸ ″	۵۰	طیباریوس	۶ ″
انسطاسس	۱۷ ″	۵۱	مریقیش وتاداسیس	۲۰ ″
یوسطینانوس	۹ ″	۵۲	نوقادیہ پادشاہ قتل کردیا گیا تھا)	۷ سال چھ ماہ
یوسطینانوس بزرگ	۲۰ ″	۵۳	ہرقل (نبی صلعم فی اسی پادشاہ کو فرمان لکہا تہا)	۳ سال

بیت المقدس کی آبادی سے اور سکندر کی
ت سے ہجرت تک کے زمانہ کی مدت

غرض اوس وقت سے کہ بخت نصر کی خرابی کے بعد بیت المقدس آباد ہوا اون کی راے کے بموجب
ہجرت تک ایک ہزار اور کئی سال ہوتے ہین - اور سکندر کی حکومت سے ہجرت تک
سو بتیس سال سے کچھ اوپر ہوتے ہین - اس مین سے سکندر کے غلبہ سے حضرت عیسیٰ
کی ولادت تک تین ۳۰۳ سو تین برس - اور اون کی ولادت سے اون کے ارتفاع تک تینتیس
سال - اور ارتفاع سے ہجرت تک پانچ سو پچاسی برس کئی مہینے سمجھنا چاہئین -
جو اوپر ہم نے پادشاہون کے نام بیان کئے ہین - یہ ابو جعفر کے بیان کے بموجب ہین
راوس نے اون کے زمانہ کے واقعات مطلق تحریر نہین کیے ہین - البتہ اور مورخین نے
کچھ حالات بہی اون کے قلمبند کئے ہین اور ایک دوسرے نے اون مین اپنے بیانات
مخالفت بہی بہت کی ہے اور بہت باتین ایک دوسرے کے موافق بہی ہین - مگر
ن کے پادشاہون کے نامون مین فرق ہے - ہم بہی مختصر طور پر اون کا حال
لکھتے ہین - انشا اللہ تعالیٰ -

پادشاہان روم کے تین طبقے

طبقہ اولیٰ روم کے صابئی پادشاہ

۴ - روملس اور شہر رومیہ کا آباد کرنا اور ارماتوس غالیوس اور بولیوس اور قیصر اغسطس کی سلطنت کتنے ہی علمائے تاریخ نے بیان کیا ہے - کہ روم والے یونانیون پر غالب ہو گئے تھے - یہ رومی صوفیر کی اولاد مین تھے - اور اسرائیلی دعویٰ کرتے ہین - کہ صوفیر کا ہی نام ہے اصفر بن نفر بن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم - یہ لوگ اوس وقت تک کہ یونانیون پر غالب نہین ہوئے تھے - رومیہ (شہر روم) مین رہتے تھے - اور نصرانی مذہب قبول کرنے سے بیشتر اون کا مذہب صابئی تھا - اور صابئیون کے دستور کے موافق اون کے بت تھے - جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے -

اون مین سے جو رومیون مین سب سے اول پادشاہ ہوا - اوس کا نام غالیوس تھا - اوس نے اٹھارہ برس حکومت کی تھی - اور ایک روایت یہ بھی ہے - کہ اوس سے پہلے رولس اور ارماتوس دو پادشاہ ہوئے تھے - اونہین ہی نے رومیہ شہر بسایا تھا - اور اوسی کے نام سے اوس کا نام رومیہ ہوا ہے - اور رومی اسی شہر کی طرف نسبت کئے جاتے ہین لیکن غالیوس کو جو اول تاریخ مین بیان کیا کرتے ہین یہ فقط اوس کی شہرت کے سبب سے ہے -

اس کے بعد بولیوس چار برس اور چار مہینے پادشاہ رہا - پھر اغسطس پادشاہ ہوا - یہی شخص سب سے اول قیصر کے لقب سے ملقب ہوا ہے - قیصر اوس بچے کو کہتے ہین جو اپنی مان کا پیٹ چیر کر نکالا جاے - اس کی مان مر گئی تھی - اور یہ اوسکے شکم مین تھا اس لیے

اوس کے پیٹ کو چیر کر اسے نکالا تھا - پھر یہی لفظ اون کے تمام پادشاہون کا لقب ہو گیا اغسطس نے چھپن برس اور کئی مہینے پادشاہی کی - اکثر مورخین روم کی تاریخ اسی پادشاہ کے نام سے شروع کیا کرتے ہین - کیونکہ یہی شخص ہے جو رومیہ سے باہر نکلا - اور خشکی اور تری مین اسی نے لشکر روانہ کئے - اور یوتانیون پر چڑہائی کی - اور اون کے ملک کو لے لیا - اور کلیوپاترہ کو جو یوتانیون کے آخری پادشاہ تہے قتل کر دیا - اور سکندریہ پر قبضہ کر لیا - اور وہان جو چیزین تہین وہ سب رومیہ کو لے گیا - اور شام کا بھی مالک ہو گیا پھر یوتانیون کی سلطنت جاتی رہی - اور وہ رومیون مین داخل ہو گئے - اس نے بیت المقدس پر ہیرودوس ابن انطیقوس کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا تھا - اغسطس کی حکومت کے بیالیسوین سال مین حضرت مسیح کی ولادت ہوئی ہے - اور اسی پادشاہ نے قیصاریہ بسایا ہے -

۴ - طبریہ کی آبادی اور اصطفینوس اور یعقوب حواریون کا قتل اور شمعون کے وعظ سے روم کی ملک کا نصرانی ہونا اور صلیب کی لکڑی -

پھر اوس کے بعد طیباریوس ۲۳ برس تک پادشاہ رہا - اسی نے شہر طبریہ بسایا ہے - اور اوسی کے نام سے اوس کا نام طبریہ ہوا ہے اور عربون نے اوسے معرب کر لیا ہے (یہ شہر علاقہ اردن کا صدر مقام ہے) اور اسی پادشاہ کے زمانہ مین حضرت مسیح آسمان پر گئے ہین - اون کے آسمان پر جانے سے تین سال بعد تک اس کی حکومت رہی - پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا غایوس پادشاہ ہوا - اور چار سال حکومت کرتا رہا - اسی نے اصطفیوس کو مارا ہے - جو نصاری کے نزدیک شمامسہ کا رئیس تھا - اور یعقوب کو بھی قتل کیا ہے جو یوحنا ابن زبدی کا بھائی تھا یہ دونو شخص حضرت مسیح کے حواری تھے - سوائے ان کے اس پادشاہ نے اور بھی بہت نصرانیون کو

قتل کیا تہا - یہی سب سے پہلا بت پرست پادشاہ ہے - جس نے نصرانیون کو قتل کیا ہی - اس کے بعد قلوویوس ابن طیباریوس پادشاہ ہوا - اور چودہ برس سلطنت کی - اسی کے زمانہ حکومت مین شمعون الصفا قید ہوا اور پہر قید سے چہوٹ کر انطاکیہ کو گیا - اور نصرانی مذہب کی وہان منادی کی - پہر رومیہ کو گیا - وہان بہی منادی کی - اور وہان کے پادشاہ کی بی بی نے اوس کا اتباع کیا - اور بیت المقدس کو گئی - اور اوس لکڑی کو نکالا - جس پر نصاری کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تہے - اور جو اب تک یہودیون کے پاس تہی - اس ملکہ نے اوسے اون سے لے لیا - اور نصاری کو دیدیا - (یہ انطاکیہ بلاد عواصم کا دار السلطنت ہے اور خوبی آب وہوا اور کثرت فواکہ مین مشہور ہے - اور ایک پہاڑ کے دامن مین نصف دائرہ کی صورت مین واقع ہے اوس کی فصیل بڑی عظیم الشان تہی ہوئی ہے جس کا دور بارہ میل کا ہے - اور اوس کے اندر پانچ پہاڑ ہین حلب سے انطاکیہ تک ایک شب وروز کی مسافت ہے اور سمندر یہان سے کوئی دو فرسخ ہے اس کا بندرگاہ قریہ سویدیہ مین ہے - نصاری اس کو مدینۃ اللہ کہتے ہین - کیونکہ نصرانی مذہب کی اشاعت کا اصلی مرکز یہی ہے اس شہر مین ایک کف دست ہے جسے کہتے ہین کہ حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام کا ہے)

> **۵** - پطرس پولوس حواریون اور یعقوب اسقف اول کا قتل اور مار ینوس حکیم اور اسیاسیانوس کا یہود و نصاری کو قتل کرنا -

پہر اوس کے بعد نیرون نے تیرہ برس تین مہینے حکومت کی - اس نے اپنی حکومت کے اخیر زمانہ مین پطرس اور پولوس حواریون کو شہر رومیہ مین قتل کیا - اور اوتہین اوندہا صلیب پر چڑہایا - اور اسی کے زمانہ مین یہودیون نے یعقوب ابن یوسف کو جو پہلا اسقف تہا بیت المقدس مین پکڑا اور قتل کر دیا - اور صلیب

کی لکڑی کو چھین کر دفن کر دیا۔ اسی پادشاہ کے زمانہ مین ماریئوس حکیم تھا جس نے کتاب جغرافیہ مین زمین کا نقشہ بنایا تھا۔

پھر اوس کے بعد غلیاس نے سات مہینے حکومت کی۔ پھر اوثون تین مہینے حاکم رہا پھر اوس کے بعد بیطالیس گیارہ مہینے سلطنت کرتا رہا۔

پھر اسکے بعد اسباسیانوس ہوا۔ جس نے سات برس سات مہینے پادشاہی کی۔ اسی کے زمانہ مین بیت المقدس کے لوگ قیصر کے برخلاف اُٹھے۔ اور قیصر نے پھر اونھین محصور کیا۔ اور شہر کو اون سے چھین لیا۔ اور یہود و نصاریٰ دونو کو خوب قتل کیا اسی کے زمانہ مین اسرائیلیون کو بہت تکلیف اور اذیت پہونچی۔

۱۔ مرقیون مجوسی اور مرقونیہ فرقہ اور یوحنا حواری | پھر اسباسیانوس کا بیٹا طیطوس پادشاہ ہوا اور دو برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس کے زمانہ مین مرقیون (مجوسی) نے دو اصل کے قول کا اظہار کیا۔ وہ دو اصل خیر و شر (یا نور و ظلمتہ) ہین۔ اور پھر ایک تیسری اصل (معدل جامع) ان مین اور بڑھایا۔ اوسی شخص کے نام سے مرقونیہ فرقہ منسوب کیا جاتا ہی یہ حران کا رہنے والا تھا۔ (یہ حران ایک شہر کا نام ہے۔ جسے بعض تو کہتے ہین کہ دیار بکر مین ہے اور بعض کہتے ہین دیار ربیعہ مین ہے اور بعض نے دیار مصر مین بھی بتایا ہی مگر ابن اثیر کا قول ہے کہ وہ جزیرہ ابن عمر مین ہے) پھر اس پادشاہ کے بعد دومطیانش ابن اسباسیانوس نے پندرہ برس دس مہینے حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے نوین سال مین یوحنا حواری کاتب انجیل کو سمندر کے ایک جزیرہ مین نکالدیا اور پھر اوسکو بلایا تھا۔ پھر نرواس ایک برس پانچ مہینے رہا۔

پھر طرایانوس نے اونیس سال حکومت کی۔ اس کی حکومت کے چھٹے سال مین

یوحنا کاتب انجیل شہر افسوس مین مرگیا۔

۷۔ بیت المقدس کی آخری خرابی اور زہرہ کی ہیکل اور ساقیدسس فیلسوف۔

پھر اسکے بعد ایلیا اندریانوس نے تیس سال پادشاہی کی۔ اور یہود و نصاریٰ کے بہت آدمی قتل کیے۔ انہون نے اوس کے برخلاف سرکشی کی تھی۔ اسی وقت اوس نے بیت المقدس کو بھی اُجاڑا۔ اور خراب کیا۔ یہ اوس شہر کی آخری خرابی ہے۔ اس کے بعد پھر اوسے کسی نے خراب نہین کیا پھر اسی بادشاہ نے اوسے اپنی حکومت کے آٹھوین سال مین پھر آباد کیا۔ اور اوس کا نام ایلیا رکھا۔ اس سے پہلے اوسے اورشلم کہا کرتے تھے اور آباد کرتے وقت اس بادشاہ نے اوسمین کچھ رومی اور یونانی بسائے۔ اور زہرہ ستارہ کی اوسمین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی۔ یہ بہت بڑی عمارت تھی۔ اوسمین سے اوپر کا کچھ حصہ گر گیا ہے۔ اور آج تک یعنی سنہ تک باقی ہے۔ مین نے اوسے خود دیکھا ہے۔ یہ بڑی مضبوط اور محکم عمارت ہے۔ لوگ اوسے داؤد سے منسوب کرتے ہین۔ جو میری سمجھ مین نہین آتا۔ یہ مکان تو اون سے ایک زمانہ دراز کے بعد بنایا گیا ہی لوگون نے مجھ سے بیت المقدس مین بیان کیا تھا۔ کہ حضرت داؤد نے اسے بنایا ہے اور وہان عبادت کے واسطے جایا کرتے تھے اسی پادشاہ کے زمانہ مین ساقیدسس فیلسوف بھی تھا۔ جسکا لقب صامت (یعنی خاموش) تھا۔

۸۔ بطلیموس کا زمانہ اور ابن دیصان قائل بالاثنین اور جالینوس اور نصرانی مذہب کی اشاعت

پھر اوسکے بعد الطینس بیوس پادشاہ ہوا۔ اور بائیس برس حکومت کی اسکے زمانہ مین وہ بطلیموس تھا۔ جو کتاب مجسطی اور جغرافیہ وغیرہ کا مصنف ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ وہ قلودیس پادشاہ کی نسل سے ہے۔ اسی لیے اوسے قلودی بھی کہا کرتے ہین یہ روم کا چھٹا

پادشاہ تھا۔ اور اس امر کی دلیل۔ کہ یہ بطلیموس اس زمانہ مین تہا اور یونانیون کے زمانہ مین نہ تہا یہ ہے کہ اوس نے اپنی کتاب مجسطی مین ذکر کیا ہے۔ کہ مین نے سکندریہ کے مقام پر ۸۸۰ سنہ بخت نصر مین آفتاب کا مشاہدہ کیا تہا اور بخت نصر کی حکومت سے دارا کے قتل تک ۴۲۹ برس ۳۱۶ دن گزرے تہے۔ اور دارا کے قتل سے کلیوپاترہ تک جو یونانیون کے آخری پادشاہ تہے اور جسے اغسطس نے قتل کیا تہا ۲۸۶ برس ہوگئے تہے۔ اور اغسطس کے غلبہ سے انطنیوس کیوقت تک ۱۶۷ برس ہوگئے تھے۔ اس واسطے بخت نصر کی حکومت سے اوریانوس تک تقریباً ۸۸۳ برس ہوگئے۔ یہ تعداد اوس کے موافق ہے جو اوس نے اپنی کتاب مین تحریر کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ بعض لوگ اوسے کلیوپاترہ آخر ملوک الیونانیین کا بیٹا ہی بتاتے ہین۔ مگر بعض علمائے تاریخ نے اسے غلط بتایا ہے۔ اور ملوک یونانیین اور اون کی مدت حکومت حسب مذکورہ بالا بیان کی ہے۔ اور ابو جعفر طبری نے تو اون کی مدت حکومت دو سو ستائیس برس کی کی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے۔

19

پھر اس پادشاہ کے بعد مرقس پادشاہ ہوا۔ جسے اورلیوس کہتے ہین۔ اس نے اونیس برس حکومت کی۔ اسی زمانہ مین ابن دیصان نے اپنے قول کا اظہار کیا۔ یہ رہا شہر مین (جو جزیرہ مین بتا ہے) اسقف تہا۔ اور قائلین بالاثنین مین سے تہا۔ اور رہا کے دروازہ پر جو دریا بہتا ہے اوسکے نام سے دیصان اس کا نام ہوا ہے۔ یہ اوس پر پڑا ہوا ملا تہا۔ اس نے اس دریا پر ایک کنیسہ ہی بنایا تہا۔

پھر قومودوس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ اسکے زمانہ مین جالینوس ہوا ہے۔ اس جالینوس نے بطلیموس قلوذی کو دیکہا تہا۔ اور اسکے زمانہ مین نصرانی دین کی اشاعت ہوگئی تھی

فلاطون کی کتاب جوامع فی السیاستہ مین جالینوس نے ان نصرانیون کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ سیوراس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا اور فلیبس کا نصرانی ہونا اور اصحاب کہف کا زمانہ

پھر برطینقش نے تین مہینے اور یولیانوس نے دو مہینے پادشاہی کی۔ پھر سیوراس سترہ برس پادشاہ رہا۔ اس نے یہود اور نصاریٰ کو اپنے زمانہ مین خوب قتل کیا۔ اور اونہین پراگندہ کر دیا۔ اور سکندریہ مین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی اور اوس کا نام ہیکل آلہتہ رکھا پھر انطینوس نے چھ سال پھر مقرونیوس نے ایک سال دو مہینے پھر الطونیوس ثانی نے چار سال پادشاہی کی پھر اکفندروس نے جس کا لقب مامیاس تھا تیرہ برس اور مقسمیانوس نے تین برس پھر مقسموس نے تین مہینے پھر غردیانوس نے چھ سال پادشاہی کی۔

پھر فیلبوس چھ برس پادشاہ رہا۔ اس نے صابئی مذہب کو چھوڑ کر نصرانی دین اختیار کر لیا۔ اور اس کی سلطنت والون نے کثرت سے اوس کا اتباع کیا۔ پھر اون مین اختلاف پڑا۔ چنانچہ ان مخالفین مین سے داقیوس نام ایک بطریق اُٹھا۔ اور اوس نے فیلبوس کو قتل کر دیا۔ اور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ پھر فیلبس کے بعد داقیوس نے دو سال پادشاہی کی۔ اور نصاریٰ کے پیچھے پڑ گیا۔ اس سے اصحاب کہف (غار والے) ایک غار مین بھاگ کر جا چھپے۔ یہ غار شہر افسوس کے پاس جبل شرقی مین تھا۔ اور شہر اجڑ گیا۔ اس غار مین یہ لوگ ڈیڑھ سو برس رہے۔ لیکن یہ قول باطل ہے کیونکہ بیان سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے رفع سے اس وقت تک کوئی دو سو پندرہ برس ہوئے ہون۔ اور قرآن مجید کے بیان کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف وہان تین سو نو برس رہے ہین جب ان کو جمع کرین تو پانچ سو چوبیس برس ہوتے ہین اس سے چاہیئے

کہ اون کا ظہور اسلام سے کوئی ساٹھہ برس پہلے ہوا ہو - اور یہ ہم بیان کر چکے ہین - کہ اون کے ظہور سے ہجرت تک دوسو سال سے زیادہ گزر چکے تہے - اب اگر یہ مدت بھی اوس مین جوڑدی جاے - تو یہ زمانہ حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان کے زمانہ سے بہی زیادہ ہوجاتا ہے - اس مین قرآن کی مخالفت لازم آتی ہے - اگر قرآن شریف مین اسکا بیان نہ ہوتا تو جو وہ کہتا ٹھیک سمجہا جاتا - البتہ اس راوی کا یہ مطلب ہو - کہ اون کی غیبت ڈیڑہ سو برس رہی تہی تو یہ ہوسکتا ہے -

۱۰ - سلطنت روم کے حصہ اور قسطنطین کا نصرانی ہونا اور اونکے بادشاہون کی تاریخ مین اختلافات - پہر اوس کے بعد غلیوس نے دوسال بادشاہی کی - اس کا شریک پولیانوس تہا - اوس نے پانچ سال بادشاہی کی - پہر قلوڈیوس پہر اوس کے بیٹے اورلیانوس نے چھ برس حکومت کی - پہر طاقسطورس اور اوسکا بہائی نو مہینے پہر بروس نو سال پہر قاروس دو سال پانچ مہینے پہر دقلطیانوس سترہ برس بادشاہی کرتی رہے

پہر مقسیمانوس بادشاہ ہوا - اور مقسنطیوس اوس کا بیٹا اوس کا شریک ہوا - پہر یہ دونوآپس مین لڑے - اور ملک کو باہم تقسیم کرلیا - باپ تو شام بلاد جزیرہ اور کچھ روم کے ملک پر بادشاہ ہوا - (جزیرہ جب کسی لفظ کی طرف مضاف نہو اور مطلق بولا جاے تو اوس سے مراد وہ سرزمین ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان ہے - اور جسے جزیرہ قور کہتے ہین - اس مین بہت شہر ہین اور بڑا آباد ملک ہے) اور بیٹا رومیہ پر اور فرانس کے اوس حصہ پر جو رومیہ سے قریب ہے حاکم ہوا - یہ دو تو نو برس بادشاہ رہے - ان کے ساتھ قسطنطین بہی بادشاہ بن بیٹہا تھا - جو قسطنطین کا باپ تہا اور بوزنطیا اور اوس کے قرب وجوار کا یعنی قسطنطنیہ کے نواحی کا مالک ہوگیا تہا - اس وقت تک قسطنطنیہ آباد نہین ہوا تہا پہر جب قسطنطین

مر گیا - تو اوس کا بیٹا قسطنطین پادشاہ ہوا - جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور ہے - یہ پادشاہ نصرانی ہو گیا تھا - راوی کہتا ہے - کہ یہ روم کے پادشاہ اوّل سے لیکر آخر تک بالکل ملوک طوائف کے مشابہ ہین - اون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ان مین علما کا ایسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ اون کا اختلاف ملوک طوائف مین ہے البتہ جن پر اعتبار ہے وہ قسطنطین سے ہرقل تک ہین جن کے زمانہ مین محمد صلعم مبعوث ہوئے ہین -

یہ بات جو اس راوی نے کہی ہے واقعی صحیح ہے - کیونکہ اون کے بیانات مین بڑے بڑے اختلافات اور تناقض ہین چنانچہ داقیوس اور اصحاب کہف کے بیان مین ہم نے کچھ اس کا اشارہ کیا ہے - اسی وجہ سے طبری نے اصحاب کہف کی نسبت یہ بیان نہین کیا - کہ وہ کس بادشاہ کے عہد مین تھے - لیکن ہمین اس وجہ سے اون کو ایک بادشاہ کے زمانہ مین کہنا پڑا ہے - کہ ہم نے اون کے زمانہ کے حوادث بیان کیے ہین

طبقۂ ثانیہ - روم کے نصرانی پادشاہ

۱۱ - قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہین اور قسطنطنیہ کی آبادی -

پھر قسطنطین تمام بلاد روم کا بادشاہ ہوا - جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس سے اور مقیمانوس اور اوس کے بیٹے سے بہت سی لڑائیاں ہوئین - جب یہ باپ بیٹے مر گئے - تو یہ قسطنطین تمام ملک کا اکیلا ہی بادشاہ ہو گیا - اور تینتیس ۳۳ برس تین مہینے حکومت کی - یہ شخص روم کے پادشاہون مین سے عیسائی ہو گیا تھا - اور نصرانی مذہب کی تائید مین لڑتا تھا - جس سے لوگون نے اس مذہب کو قبول کیا - اور اس وقت سے

اب تک اوس مذہب پر چل رہے ہین -

اس کے نصرانی ہونے کی نسبت مختلف حکایتین بیان کی جاتی ہین - ایک روایت تو یہ ہے - کہ اس کو برص کا مرض تھا لوگون نے چاہا - کہ کسی طرح سے اوسے دور کرین - اس پر ایک وزیر نے جو چھپا ہوا نصرانی تھا - یہ راے دی - کہ کوئی دین قبول کر کے اوس کی تائید مین لڑنا چاہیئے - پھر اوس کے روبرو نصرانی مذہب کی خوبیان بیان کین - اور کہا کہ اسی مذہب والون کی تائید کرنا منا[illegible] ہے - چنانچہ پادشاہ نے [و]یسا ہی کیا - اور روم کے نصرانی اوس کے رفیقون کی تائید مین اوٹھہ کھڑے ہوئے اس سے پادشاہ کو قوت ہو گئی - اور اپنے مخالفین کو اوس نے مغلوب کر لیا - اور بعض ایک اور روایت بیان کرتے ہین - وہ کہتے ہین - کہ قسطنطین نے کچھہ فوجین کہین بھیجین - جو اون کے اصنام کے نام پر بنائی گئی تھین - یہ فوجین شکست کھا کر بھاگ آئین - ان کے سات صنم تھے - اور صابئین کی عادت کے موافق وہ سات ستارون سے منسوب تھے - ایک وزیر نے جو خفیہ نصرانی ہو گیا تھا - اس معاملہ مین اون سے کچھہ گفتگو کی اور بتون کی حقارت اون کے سامنے بیان کی - اور پادشاہ سے نصرانی مذہب کی تعریف کی - پادشاہ نے اوسے قبول کر لیا - اس سے اوسے فتح ہوئی اور پھر وہ اخیر تک پادشاہ رہا - ایسی ہی اور بھی کئی روایتین بیان کرتے ہین - واللہ اعلم

اسی پادشاہ نے قسطنطنیہ اپنی حکومت کی تیسرے سال بسایا ہے - اس مقام کو مضبوط خیال کر کے اوس نے اسے پسند کیا تھا - یہ شہر اوس خلیج کے کنارہ آباد ہے - جو بحر اسود سے نکل کر بحر روم مین گرتا ہے اور یہ شہر اوس بر اعظم مین ہے جو رومیہ اور بلاد فرنگ واندلس سے ملا ہوا ہے - رومی لوگ اسے استنبول یعنی

دار الملک کہتے ہین۔

۱۲۔ سنودس اول اور اریوسیہ فرقہ اور قسطنطین اور ہیلانا کا نصرانی ہو کر کنیسہ بنوانا اور عید صلیب

اسی پادشاہ کے عہد مین اوس کے جلوس کے دس سال بعد اول سنہودس ہوا۔ سنہودس کے معنی مین اجتماع یہ سنہودس بلاد روم کے شہر نیقیہ مین (جو استنبول کے قریب واقع ہے) ہوا تھا اور اوس مین دو ہزار اڑتالیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ پھر ان مین سے تین سو اٹھارہ اسقف منتخب کئے گئے۔ جو تمام باتون مین متفق تھے۔ اور کسی بات مین مختلف نہ تھے ان سب نے اریوس اسکندرانی سے جس کے نام سے نصاریٰ کا فرقہ اریوسیہ منسوب ہے اوس کے میل جول سے ممانعت کردی۔ اور قسطنطین نے نصرانی شریعت کو بنایا۔ اس سے پہلے نصرانی شریعت نہ تھی۔ اس مجمع کا رئیس سکندریہ کا بطریق تھا اسی پادشاہ کی حکومت کے ساتوین سال اس کی مان ہیلانا رہاویہ جسے اس کے باپ نے رہا مین پکڑا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے قسطنطین پیدا ہوا تھا بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو لیا جس پر نصاریٰ کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے اور اس لکڑی کے ملنے کے دن کو عید قرار دیا۔ جسے عید صلیب کہتے ہین۔ اور اسی ملکہ نے کنیسہ قمامہ بھی بنایا جسے کنیسہ قیامہ بھی کہتے ہین۔ اور جو اب تک موجود ہے۔ اور جہان حج کے واسطے تمام قسم کے نصاریٰ جایا کرتے ہین ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ملکہ اس وقت نہین بلکہ اس سے کچھ مدت بعد گئی تھی۔ کیونکہ ایک روایت مین اس کا بیٹا اپنے جلوس کے ۲۵ سنہ مین نصرانی ہوا تھا۔ اکیسوین سال مین اوس نے اور اوس کی مان نے اپنے تمام ممالک مین کنیسہ بنا دئے تھے۔ انہین مین سے کنیسہ حمص یا حمص اللّٰہ ہے۔ (یہ شام کے ملک مین ایک شہر ہے) اور کنیسہ رہا بھی اوسی کا

بنایا ہوا ہے۔ جو دنیا کے عجائبات مین سے ہے۔

۱۴۳۔ یولیانوس صابئی کا نصاری کو قتل کرنا اور یونیانوس نصرانی کا نصرانیون کی تائید کرنا۔	پھر اوس کے بعد قسطنطین کا بیٹا قسطنطین پادشاہ ہوا۔ جو اپنے باپ کی طرف سے انطاکیہ کا چوبیس

برس تک حاکم رہا تھا باپ نے اسے قسطنطنیہ حوالہ کیا۔ اور اوس کے بھائی قسطنطس کو انطاکیہ شام مصر اور جزیرہ کا ملک اور اوس کے دوسرے بھائی قسطوس کو رومیہ اور اوس کے گرد و نواح کا علاقہ فرنگ و صقالبہ عنایت کیا (صقالبہ ایک قوم ہے۔ جو بلغر اور قسطنطنیہ کے درمیان رہتی ہے ان کے رنگ سرخ اور بال بھورے ہوتے ہین) اور اون دونو سے عہد و مواثیق لیے۔ کہ وہ اپنے بھائی قسطنطین کی اطاعت و انقیاد کرتے رہا۔ پھر قسطنطین کے بعد یولیانوس اوس کے بھائی کا بیٹا دو سال پادشاہ رہا۔ پہلے سے صابئی مذہب تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب پادشاہ ہوا تو اوس نے اپنے مذہب کو ظاہر کیا۔ اور کنیسہ خراب کر ڈالے۔ اور نصاریٰ کو قتل کیا۔ اور یہی پادشاہ ہے جو شاپور ابن اردشیر کے زمانہ مین عراق پر چڑھ کر گیا تھا۔ مگر تیر کے لگنے سے مرگیا۔ اس واقعہ کو ابو جعفر نے شاپور ذی الاکتاف کے زمانہ لکھا ہے۔ جو شاپور ابن اردشیر کے بہت بعد ہوا ہے۔

اوس کے بعد یونیانوس ایک سال پادشاہ رہا۔ یہ نصرانی تھا۔ اس نے نصرانی مذہب کی تائید کی۔ اور عراق سے لوٹ کر آیا۔ پھر اوس کے بعد ولنطیوش بارہ برس پانچ مہینے پادشاہ رہا۔ پھر والنس نے تین برس تین مہینے اور والنطیانوس نے تین سال شاہی کی۔

۱۴۔ ستھودس ثانی اور بطریقون کی کرسیان	پھر تدوس کبیر جس کے معنی عطیۃ اللہ کے ہین

اور اصحاب کہف اور سنہودس ثالث اور نسطوریہ فرقہ اور شہرستانی کی غلطی۔

اونیس برس پادشاہ رہا۔ اِسکے ایام حکومت مین سنہودس ثانی قسطنطنیہ مین ہوا۔ اس مین ڈیڑھ سو اسقف جمع ہوئے تھے اور مقدونس اور اوسکے متبعین پر لعنت کی تھی۔ اور اوسمین سکندریہ کا بطریق انطاکیہ کا بطریق اور بیت المقدس کا بطریق ہی تھا اور بطریقون کی دار القرار جن جن شہرون مین ہین وہ چار ہین۔ ایک تو اون مین رومیہ ہے۔ جہان پطرس حواری کی کرسی ہے۔ دوسرا اسکندریہ ہے۔ جہان مرقس کی کرسی ہے۔ یہ مرقس انجیل کے چار مصنفون مین سے ایک شخص ہے تیسرا شہر قسطنطنیہ ہے اور چوتھا انطاکیہ ہے۔ انطاکیہ مین بھی پطرس کی ہی کرسی ہے۔

اسی پادشاہ کی حکومت کے آٹھوین سال اصحاب کہف ظاہر ہوئے تھے۔

اس کے بعد ارقادوس ابن تدوس تیرہ برس پادشاہ رہا۔ پھر تدوس الصغیر ابن تدوس الکبیر بیالیس برس سلطنت کرتا رہا۔ اس پادشاہ کے جلوس کے اکیسوین سال تیسرا سنہودس شہر افسوس مین ہوا۔ اس مجمع مین دو سو اسقف جمع ہوئے تھے۔ اور اوس کا سبب یہ تہا۔ کہ نسطورس قسطنطنیہ کے بطریق تے جو نسطوریہ فرقہ کے نصاریٰ کا بانی ہے نصاریٰ کے مذہب والون سے کچھ مخالفت کی تہی۔ اس واسطے ان لوگون نے اوس پر لعنت کی اور اوسے قسطنطنیہ سے نکالدیا۔ بعد ازان وہ صعید مصر مین چلا گیا اور بلاد جمیم مین سکونت اختیار کرلی۔ اور ایک قریہ مین جس کا نام سیصلع تھا مر گیا۔ وہان اوس کے اتباع کثرت سے ہوگئے تھے۔ اور اس وجہ سے اون کے درمیان مخالفت پیدا ہوئی اور خوب لڑائیان ہوئین۔ پھر اوس کی بات ہیٹی پڑگئی۔ جسے کچھ عرصہ کے بعد برصوما نصیبین کے مطران (آرچ بشپ) نے پھر اوسے۔ پہلے ہی کی طرح کا

کر دیا۔ (نصیبین بلاد الجزیرہ مین ایک شہر ہے۔ جو اون قافلہ والون کے راستہ مین پڑتا ہے
موصل سے شام کو جاتے ہین۔ سنجار یہان سے نو فرسخ ہے۔ اس کی فصیل لمبی ہے
دریائی بافراط ہے مگر کہنڈر بہت پڑے ہوئے ہین۔ دیار ربیعہ کا صدر مقام ہے) یہان
وہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ شہرستانی مصنف کتاب نہایۃ الاقدام فی الاصول و
مصنف کتاب الملل والنحل نے مذاہب قدیمیہ وجدیدہ کے ذکر مین بیان کیا ہے۔ کہ
نسطور مامون خلیفہ کے زمانہ مین تھا۔ اور یہ بات صرف اوسی نے بیان کی ہے۔ کسی
اور نے اس طرح بیان نہین کیا ہے۔

۱۵۔ چوتھا ستہودس اور یعقوبیہ مذہب اور عموریہ کی آبادی۔

پہر اوس کے بعد مرقیان چھہ برس بادشاہ رہا۔ اس کی حکومت کے اول ہی سال مین چوتھا
ستہودس ہوا۔ جو قسطنطنیہ کے بطریق تسقرس کے برخلاف ہوا تھا۔ اس مین تین سو تیس
اسقف جمع ہوئے تھے۔ اور اس مجمع مین یعقوبیہ فرقہ والون نے تمام باقی نصاریٰ سے
مخالفت کی تھی۔

اس کے بعد لیون الکبیر سولہ برس بادشاہ رہا۔ پھر لیون الصغیر بادشاہ ہوا۔ اس نے
کم ایک سال بادشاہی کی۔ اور یعقوبی المذہب تہا۔ پھر زینون سات برس بادشاہ
رہا۔ یہ بھی یعقوبی مذہب تھا۔ اور بعد مین تارک الدنیا ہو گیا اور اپنے بیٹے کو ملک دیدیا
تھا۔ جب اوس کا بیٹا مر گیا۔ تو وہ پہر اپنی حکومت پر آگیا۔ اس کے بعد نسطاس ستائیس
برس بادشاہ رہا یہ بھی یعقوبی مذہب تھا۔ اس نے عموریہ آباد کیا ہے۔ جب اس نے
اوس کی بنیاد کھدوائی وہان ایک بڑا خزانہ مل گیا جس کو اس نے اوس کی تعمیر مین خرچ
کیا اور کچھ بچا بھی لیا۔ اور اوس سے کینسہ اور گرجے بنوائے۔ (عموریہ غالباً انگوریہ کا

معرب ہے - اس شہر پر معتصم باللہ نے چڑھائی کی تھی - اب یہ ویران ہو گیا ہے)-

۱۶- پانچواں سنہودس اور اوریجا کو جدا کرنا اور یعقوبیہ اور ملکیہ فرقہ والوں کی لڑائیاں -

پھر اوس کے بعد یوسطین سات برس پادشاہ رہا - اس نے یعقوبیہ فرقہ والوں کو خوب قتل کیا پھر یوسطانوس نے اونیس[19] برس بادشاہی کی - اور ایک عجیب وغریب کنیسہ بنایا - اس کے زمانہ مین پانچواں سنہودس قسطنطنیہ مین ہوا - اس مجمع کے اسقفون نے اوریجا اسقف منبج سے میل جول ترک کر دیا - (منبج قنسرین کے علاقہ مین ایک چھوٹا سا شہر ہے - جسے کہتے ہین کسری نے اوس وقت آباد کیا ہے - جب اہل فارس کو وہان غلبہ ہو گیا تہا وہ حلب سے دس فرسخ اور فرات سے تین فرسخ پر واقع ہے -) وہ کہتا تھا کہ بندے جو نیک و بد عمل کرتے ہین اللہ تعالیٰ اون کی روحین اون کے کردار کے موافق حیوانات کے اجسام مین ڈالدیا کرتا ہے اور اسطرح پر وہ تناسخ کا قائل تھا - اسی پادشاہ کے زمانہ مین یعقوبیہ اور ملکیہ فرقون کے نصرانیوں مین ملک مصر مین بڑے فتنہ وفساد ہوئے - اور اوسی کے زمانہ مین بیت المقدس اور جبل الخلیل مین یہودیون نے نصرانیون کو بہت مارا پیٹا اور کثرت سے مخلوق کو قتل کیا - اس پادشاہ نے کنیسہ اور گرجے بہت بنائے تھے -

پھر اوس کے بعد یوسطینوس نے تیرہ برس سلطنت کی - اسی پادشاہ کے زمانہ مین نوشیروان کسریٰ پادشاہ ہوا ہے پھر طباریوس تین برس آٹھ مہینے پادشاہ رہا اس سے اور نوشیروان سے مراسلت ہوئی اور صلح ہو گئی تھی - اس کو تعمیر کا اور اوسکی آرائش وزیبایش کا بڑا شوق تھا -

۱۷- مارونیہ فرقہ اور موریق کا پرویز کو اور پرویز کا

پھر اوس کے بعد موریق بیس[20] برس چار مہینے

موریق کی اولاد کو مدد دینا۔ | پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ مین شہر حماۃ کے

رہنے والون مین سے (جو شام مین حمص سے ایک منزل کے فاصلہ پر دریاے عاصی
کے کنارہ بستا ہے) ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ جو مارون کے نام سے مشہور تھا جس کے
نام سے نصاریٰ کا مارونیہ فرقہ بنا تھا۔ اس کا کچھ ایسا عقیدہ تھا جو اپنے متقدمین سے
بالکل جدا تھا۔ شام مین اس کے متبعین کثرت سے ہو گئے تھے۔ لیکن اون کا عقائد
دنیا سے معدوم ہو گیا۔ اب اون مین سے کوئی بھی کہین نظر نہین آتا۔ یہ موریق وہی
پادشاہ ہے جس کے پاس کسریٰ پرویز اوس وقت گیا تھا۔ جب کہ اوسے بہرام چوبین
نے شکست دی تھی۔ موریق نے اپنی بیٹی سے اوس کا بیاہ کر دیا۔ اور لشکر سے
اوس کی مدد کی۔ اور اوسے پھر اپنے ملک کا پادشاہ کرا دیا۔ جس کا ذکر ہم آیندہ چلکر
کرینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

پھر اوس کے بعد فوقاس پادشاہ ہوا۔ یہ موریق کے بطریقون مین سے تھا۔ اس
نے دہوکہ سے موریق کو قتل کر دیا۔ اور اوس کے بعد روم کا پادشاہ ہو گیا۔ اور آٹھ برس
چار مہینے پادشاہی کی۔ جب یہ پادشاہ ہوا تو اوس نے موریق کے پس ماندون اور
اوس کے دوستون کو خوب قتل کیا۔ جب یہ حال پرویز کو معلوم ہوا۔ تو اوسے بڑا
غصہ آیا اور اوس نے شام اور مصر کو فوجین بھیجین۔ اور اون دونو ملکون پر قبضہ کر لیا۔
اور نصاریٰ کے بہت آدمی مار ڈالے جس کا ذکر آیندہ چلکر ہم پرویز کے بیان مین
کرینگے۔

۱۸۔ ہرقل کا پادشاہ ہونا۔ | پھر اوس کے بعد ہرقل پادشاہ ہوا۔ اس کے پادشاہ ہونیکا سبب
یہ ہوا کہ جب فارس کی فوجین روم مین گئین۔ اور رومیون کو اونہون نے قتل کیا۔ اور خلیج

قسطنطنیہ پہ پہونچکر وہان رومیون کو گھیرا تو ہرقل اوس وقت کچھ غلہ براہ دریا رومیون کے لیے جارہا تہا۔ یہ موقع رومیون کو اچھا ہاتھ آگیا۔ اور ہرقل نے وہان اپنی شہامت و شجاعت کا خوب اظہار کیا۔ اور رومی اوس سے مانوس و مالوف ہوگئے۔ اس برادر نے رومیون کو بھڑکایا۔ کہ فوقاس کو قتل کردین۔ اور اوس کی بہت برائیان اون کے ذہن مین جما دین۔ رومیون نے اوسے مار ڈالا۔ اور ہرقل کو پادشاہ کردیا۔

طبقہ ثالثہ روم کے پادشاہونکا جو ہجرت نبوی کے بعد ہوئے ہین

۱۹۔ ہرقل کے زمانہ مین نبی صلعم کا ہونا اور قسطنطین اور چھٹا سنہدوس۔

ان مین سب سے اول ہرقل ہوا ہے جس کے پادشاہ ہونیکا سبب اوپر لکھدیا گیا ہے اس نے پچیس برس اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس پادشاہی کی ہے۔ اسی کے زمانہ مین نبی صلعم مبعوث ہوئے اور مسلمانون نے شام کا ملک اسی سے لیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا قسطنطین ہوا۔ جسے کوئی کوئی اوس کے بھائی قسطنطین کا بیٹا بھی بتاتے ہین۔ اس نے ساڑھے نو برس پادشاہی کی۔ جس کا ذکر غزاۃ صواری کے بیان مین آئیگا انشا اللہ تعالیٰ۔

اس پادشاہ کے زمانہ مین چھٹا سنہدوس ہوا جسکی غرض یہ تھی کہ قورس پر لعنت کیجائے جس نے ملکیہ فرقہ والون کی مخالفت اور مارونیہ فرقہ والون کی موافقت کی تھی۔

۲۰۔ قسطا ہرقل قسطنطین اسطیتان بونطش اور بکرر اسطینان کی پادشاہی۔

پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطا حضرت علی اور حضرت معاویہ کی خلافت مین پندرہ برس پادشاہ رہا۔ پھر ہرقل اصغر ابن قسطنطین چار سال تین مہینے پادشاہ رہا۔ پھر قسطنطین

ابن قسطا حضرت معاویہ کی اخیر زمانہ اور یزید اور اوسکے بیٹے معاویہ اور مروان بن الحکم اور ابتدائی عہد عبد الملک مین تیرہ سال تک بادشاہ رہا۔ پھر اسطینان معروف بہ اخرم (نکٹا) عبد الملک کے زمانہ مین نو برس بادشاہ رہا۔ پھر رومیون نے اوسے معزول کر دیا۔ اور اوسکی ناک کاٹ لی۔ اور کسی جزیرہ مین بھیجدیا گیا۔ وہان سے وہ بھاگ کر خزر کے بادشاہ کے پاس چلا گیا۔ (خزر ترکون کی ایک قوم ہے) اور اوس سے مدد مانگی۔ مگر جب اوس نے مدد نہ دی تو وہان سے برجان کے ملک مین چلا گیا۔ (برجان رومیون کی ایک قوم ہے)

پھر اوس کے بعد بونطش تین سال تک عبد الملک کے عہد مین حکومت کرتا رہا پھر حکومت کو چھوڑ کر راہب بن گیا پھر میں جو طرسوسی کے نام سے مشہور ہے سات برس بادشاہ رہا۔ اس وقت اسطینان اس پر چڑھکر آیا۔ اور اوس کے ساتھ برجان کا بادشاہ بھی آیا۔ پھر فریقین مین بہت لڑائیان ہوئین۔ اور اسطینان کی فتح ہوئی۔ اور طرسوسی معزول کیا گیا اور اسطینان پھر بادشاہ ہو گیا۔ یہ واقعات ولید بن عبد الملک کے زمانہ کے ہین۔ پھر اسطینان کی حکومت جم گئی۔ اسطینان نے برجان کے بادشاہ سے سالانہ خراج دینے کی شرط کی تھی۔ لیکن رومیون نے خراج دینا نہ چاہا۔ اس پر اسطینان نے بہت رومیون کو قتل کیا۔ اور رومی پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور اونھون نے اسطینان کو قتل کر دیا۔ دوسری مرتبہ اوس نے ڈھائی سال حکومت کی۔ اور اوس کا قتل سلیمان بن عبد الملک کے ابتدائے عہد مین ہوا ہے۔

۲۔ نسطاس تیدوس الیون قسطنطین الیون قسطنطین اور رینی کی بادشاہی۔

پھر نسطاس ابن فیلقوس بادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ مین رومیون مین اختلاف پڑا۔ اور اونھون نے اوسے معزول کر کے ملک سے نکال دیا۔ پھر تیدوس ارمنی سلیمان بن عبد الملک

نے کے ہی عہد مین ہوا۔ اسی کو مسلمتہ بن عبد الملک نے محصور کیا تھا۔ پھر اوس کے بعد ضعف مملکت کے سبب سے الیون ابن قسطنطین پادشاہ بنایا گیا۔ اس نے رومیون سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مین مسلمانون کو قسطنطنیہ سے ہٹا دونگا اس نے چھبیس[۲۶] برس پادشاہی کی۔ اور اوس سال مین مرا۔ جس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک خلیفہ ہوا ہے۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطنطین اکیس[۲۱] برس پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ مین دولت امویہ کا انقراض ہوا۔ اور یہ اوس وقت مرا۔ جب کہ منصور کے زمانہ کے دس سال گزر چکے تھے۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا الیون اونیس برس چار مہینے حکومت کرتا رہا۔ اور مہدی کی خلافت مین مر گیا۔ پھر اوس کے بعد الیون ابن قسطنطین کی بی بی رینی نام پادشاہ ہوئی۔ اور اوس کا بیٹا قسطنطین ابن الیون بھی اوس کے ساتھ شریک رہا۔ اس کی حکومت خلیفہ مہدی کے زمانہ سے رشید کے شروع خلافت تک رہی۔ جب اوس کا بیٹا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کے اور رشید کے درمیان جھگڑا ہوا پہلے اوس کی مان نے رشید سے صلح کر رکھی تھی۔ اس واسطے رشید قسطنطین پر چڑھ کر گیا۔ اور فریقین مین لڑائی ہوئی اور قسطنطین کو شکست ہوئی قریب تھا کہ وہ گرفتار ہو جائے۔ کہ اوس کی مان نے اوسے اندھا کر دیا۔ اور خود پادشاہ ہو گئی۔ اور رشید سے صلح کر لی۔ پھر وہ پانچ برس پادشاہ رہی۔

۲۲۔ نقفور کا ڈاڑھی رکھانا اور ولی عہدی کا دستور قایم کرنا اور سارقیوس کے معنی اور استبرق کی پادشاہی۔

پھر نقفور نے اوس سے پادشاہی لے لی اور سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس کے باپ کا نام استبرق تھا۔ مین نے اس لفظ کو بہت کتابون مین نقفور بہ سکون قاف لکھا دیکھا ہے۔ لیکن ایک شخص مجھ سے

کہتا تہا کہ وہ نقفور بفتح القاف ہے اس نقفور نے اپنے بیٹے کو اپنے بعد ولی عہد کیا
تہا [...] ستور رومیون مین اسی شخص نے پہلے جاری کیا ہے۔ اس سے پیشتر
وس [...] ملک کی [...] بن یہ قاعدہ نہ تہا۔ نقفور سے پہلے روم کے بادشاہ ڈاڑہی منڈایا کرتے تہے
اور بات نہ [...] ہی فارس کے بادشاہ بہی ڈاڑہی ندارد رکہتے تہے۔ مگر نقفور نے ڈاڑہی کا منڈانا
[...] کر دیا۔ اور اسیطرح روم کے بادشاہ کسی کو خط لکہتے تو لکہا کرتے تہے
اور [...] لب فلان ملک النصرانیتہ نقفور نے اسے موقوف کرکے اس طرح لکہنے کا
اور قسطہ نکالا۔ من جانب فلان ملک الروم۔ اور کہا مین سب نصرانیون کا بادشاہ نہین
ہوں [...]۔ اور روم والے عربون کو اسماعیل کی ماں بی بی ہاجرہ کی نسبت سے سارقیوس
[...] سارہ کے غلام کہا کرتے تہے۔ یہ بہی اوس نے منع کر دیا۔ کہ ایسے نہ کہا کرین
[...] سارقیوس کو جیسا کہ ابن اثیر کا خیال ہے اوس وقت کے جہان نصرانیون نے
[...] معنی مین استعمال کیا ہوگا۔ درحقیقت اوسے سارہ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ بلکہ
[...] رقیوس شرقی کا بگڑا ہوا ہے۔ یورپ والے مسلمانون کو شرق مین رہنے کے
[...] سے سارقیوس یا ساراسن کہتے ہین) پہر اس نقفور اور برجان کے بادشاہ سے
[...] ۱۹۲ھ مین لڑائی ہوئی۔ جس مین نقفور مارا گیا۔ اوس کے بعد اوس کا بیٹا استبرق
[...] کے ولی عہد کر دینے کے سبب سے بادشاہ ہوا۔ اور صرف دو مہینے
[...] شاہی کی۔

۲۱۔ میخائیل توفیل میخائیل اور بسیل نقلبی کی بادشاہی۔

پہر اوس کے بعد میخائیل بن جرجس جو نقفور کے چچا کا بیٹا تہا اور کوئی کوئی جسے استبرق کا بیٹا
[...] ہی بتاتے ہین بادشاہ ہوا۔ اور دو سال یا کسی قدر زائد بادشاہ رہا۔ یہ خلیفہ امین کے

زمانہ مین تہا اس پر الیون بطریق نے حملہ کیا - اور پکڑکر قید کر دیا - اور خود سات برس تین مہینے پادشاہی کی - لیکن میخائیل کے رفیقون نے چاہا کہ میخائیل کو چھڑا اسے مارڈالین - اس لیے اوس نے اوسے چھوڑ دیا - اور میخائیل یہ ہو گیا - ایک روایت یہ بہی ہے - کہ الیون کے زمانہ مین میخائیل راہب تہا - غرض اس دوسری مرتبہ اوس نے نوسال پادشاہی کی -

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا توفیل چودہ برس پادشاہ رہا - اس نے زبطرہ کیا تہا - (جو ملطیہ اور سمیساط کے درمیان ثغور روم پر ہے) اور اس وجہ سے معتصم اس پر چڑہائی کی - اور عموریہ کو فتح کیا - یہ توفیل واثق کے زمانہ مین مرا ہے -

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا میخائیل اٹھائیس برس پادشاہ رہا - اس کی مان اوسکے ساتھ حکومت مین شریک تہی اس لیے اس نے چاہا کہ اپنی مان کو قتل کر دے لیکن وہ راہب ہو گئی -

اس کے زمانہ مین ایک بغاوت برپا ہوئی تہی - اور اوس کا سردار ایک شخص عموریہ کا رہنے والا تہا جو پچھلے پادشاہون کی اولاد مین سے تہا - اور ابن بقراط کے نام سے مشہور تہا - میخائیل جب اوس سے لڑا تو اوس نے اون مسلمانون کو اپنے ساتھ لے لیا جو اوس کے قید مین تہے - اس سے میخائیل کو فتح ہو گئی - اور باغی کے ہاتھ پانو کاٹے گیے -

پہر اس سے بسیل صقلبی نے بغاوت کی - اور میخائیل کو قتل کر کے ۲۵۳ھ مین ملک کا مالک ہو گیا - پہر اس بسیل صقلبی نے بیس سال پادشاہی کی - معتز اور مہدی کے زمانہ مین اور کچھ معتمد کے ابتدائی زمانہ مین اس کی پادشاہی تہی - اس پادشاہ کی مان

صقلبیہ تھی - اسی سے اس کو صقلبی کہتے تھے - یہان حمزہ اصفہانی کو مغالطہ ہوا ہے۔ اوس نے میخائیل کے ذکر مین لکھا ہے "پھر رومیون سے ملک جاتا رہا - اور صقلبی ملک کے مالک ہو گیے - اور بسیل صقلبی نے اوسے قتل کر دیا" حمزہ سمجھا ہے - کہ ابن بسیل کا باپ صقلبی تھا - حالانکہ یہ بات نہین ہے صرف اوس کی مان صقلبی تھی (صقلب جزیرہ صقلیہ یا سسلی مین جو بحر مغرب مین ہے ایک شہر ہے)

۲۴ - الیون اسکندروس قسطنطین کی بادشاہی پھر اوس کا بیٹا الیون بن بسیل چھبیس برس پادشاہ رہا - اس کا زمانہ ایام معتمد اور معتضد اور مکتفی اور کچھ ایام مقتدر مین تھا - یہ بھی کہتے ہین کہ وہ ۲۹۷ھ مین مرا ہے - پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا اسکندروس ڈیڑھ سال

ارمانوس اور اوس کے بیٹون سے جھگڑے قسطنطین ابن اندرونقس کا اوسے قتل کرنا

[illegible]شاہ رہا - اور دبیلہ مین مرگیا (دبیلہ یا دبیلہ رملہ کے قریب شام مین ایک بستی ہے) [illegible]ی کہتے ہین - کہ اوسے اوس کی بدعادتون کے سبب سے کسی نے چپکے سے [illegible] ڈالا -

[illegible] اوس کے بعد قسطنطین بن الیون ایک خرد سال لڑکا پادشاہ ہوا - اور ایک بطریق بھی [illegible]س کی سلطنت کے کامون کا اجرا کرنے لگا - جس کا نام ارمانوس تھا - اور یہ اقرار کر [illegible]یا - کہ مین پادشاہ نہ ہونگا اور نہ مین اور نہ میری اولاد مین سے کوئی تاج پہنے گا - مگر [illegible]سال بھی نہ گزرے تھے - کہ وہ اور اوس کی اولاد پادشاہ اور پاشاہزادہ کہلانے لگے قسطنطین کے ساتھ وہ تخت پر بیٹھنے لگا - اس کے تین بیٹے تھے - اون مین [illegible]ے ایک کو تو خصی کر دیا - اور اوسے بطریق بنا دیا - تاکہ منازعت کا کچھ کھٹکا نہ رہے [illegible]ونکہ بطریق پادشاہ پر حکومت کرتا ہے - اس طرح پر وہ ۳۳۱ھ ہجری تک کام کرتا رہا - [illegible]لمن اس سنہ مین اوس کے دو نو بیٹے قسطنطین پادشاہ سے مل گیے - اور باپ

کی خرابی کے درپے ہو گئے - اور گس کر اوسے پکڑا اور قسطنطنیہ کے قریب ایک جزیرہ

کے کنیسہ مین اوسے بھیجدیا - پھر اوس کے دو تو لڑکے چالیس دن تک قسطنطین

کے ہمراہ رہے - اور چاہا کہ اوسے قتل کر ڈالین مگر قسطنطین نے ہی پیش دستی کی

اور اونھین پکڑ کر سمندر کے کمین دو جزیرون مین بھیجدیا - اون مین سے ایک نے

راستہ مین اپنے پہرہ والون پر حملہ کیا - اور اوسے مار ڈالا - اس پر جزیرہ والون نے

اوسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اوس کا سر قسطنطین بادشاہ کے پاس بھیجدیا - جس سے

اوسے بڑا رنج ہوا - رہا ارمانوس وہ راہب ہونے کے چار سال بعد مر گیا - اور قسطنطین

کی حکومت مقتدر کے آخر زمانہ مین اور قاہر اور راضی اور مستکفی کے عہد مین اور

کچھ مطیع کے ایام مین رہی -

پھر اس قسطنطین سے قسطنطین ابن اندرونقس نے بغاوت کی - اس قسطنطین کا باپ

مکتفی کے پاس سنہ ۲۹۴ھ مین آیا تھا - اور اوس کے پاس مسلمان ہو گیا تھا - اور یہین اوس

نے وفات پائی تھی - لیکن یہ قسطنطین یہان سے بھاگ گیا تھا - اور ارمینیہ آذربائیجان

ہو کر روم کو چلا گیا تھا - وہان اوس کے پاس بہت مخلوق فراہم ہو گئی - اور کثرت سے

فوج آ گئی - اس واسطے اوس نے قسطنطنیہ کو کوچ کیا - اور قسطنطین ابن الیون سے

لڑائی کی - یہ واقعہ سنہ ۳۰۱ھ کا ہے - اس لڑائی مین یہ قسطنطین بن اندرونقس فتحیاب ہو

اور بادشاہ کو پکڑ کر قتل کر دیا -

۲۵ - رومیہ کے حاکمون یعنی فرانسیسون کی قوت کی ترقی -

اس قسطنطین کی حکومت سے رومیہ کا وا[لی]

پھر گیا - یہ رومیہ ملک فرنگ کا پایہ تخت [تھا]

اور رومیہ کا والی بادشاہ بن گیا - اور شاہانہ لباس پہننے لگا - اوس سے پیشتر وہان

حاکم قسطنطنیہ کے رومی پادشاہون کی اطاعت کرتا تہا - اور اونہین کے حکم پر چلتا تہا
لیکن سنہ ۴۴ سنہ ہجری مین پادشاہ رومیہ کی حکومت قوی ہوگئی - اور قسطنطنیہ والون کی اطاعت
سے نکل گیا - اس واسطے قسطنطین نے اوس پر فوجین بھیجین - تاکہ اوس سے اور
اوس کے دوست فرانسیسون سے لڑین - لیکن جب لڑائی ہوئی - تو رومیون کو شکست
ہوئی - اور حیران پریشان قسطنطنیہ کو بھاگ کر آگئے - اس لیے قسطنطین نے رومیہ کے
حاکم سے معارضہ کو طے کر دیا - اور صلح پر راضی ہوگیا - اور پھر قسطنطین نے اپنے بیٹے
ارمانوس کے واسطے رومیہ کے پادشاہ کی بیٹی کرلی - اور اس زمانہ سے آیندہ برابر
فرانسیسون کی حکومت قوی ہوتی رہی - اور ملک اون کا بڑہتا گیا اور بلاد اندلس پر بہی
اون کا غلبہ ہوگیا - جس کا ذکر آیندہ ہوگا - اور اونہون نے جزیرہ صقلیہ بہی لے لیا اور بلاد
ساحل شام اور بیت المقدس پر بہی اونہین غلبہ ہوگیا - جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے - اور
رفتہ رفتہ سنہ ۱۰۶ ہجری مین قسطنطنیہ کے بہی مالک ہوگئے - چنانچہ اون کا ذکر آیندہ آتا ہے
جیسا کہ انشاءاللہ تعالی -

بہی ترکون کی تاخت بلاد روم اور فرنگ پر - یہان پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے - کہ
اس زمانہ مین ترکون کی کچھ قومین بجناک اور بجنتی وغیرہ جمع ہوئی تہین - اور روم کے ایک
شہر ولیدر پر سنہ ۳۲۲ ہجری مین حملہ کیا - اور اوس پر محاصرہ ڈالا تہا - جب اس کی خبر ارمانوس
کو پہونچی - تو اوس نے بڑا زبردست لشکر بہیجا - جس مین بارہ ہزار عرب متنصرہ تہے -
فریقین مین بڑی سخت لڑائی ہوئی - اور رومی بہاگے - اور ترک شہر پر قابض ہوگئے
اور اوسے خراب وبرباد کر ڈالا - اور نہایت کثرت سے لوگون کو قتل اور قید کیا - اور
وہان کا مال واسباب لوٹ کر قسطنطنیہ کو چلے - اور اوسے بہی چالیس روز تک گہیرے

رہے - اور بلاد روم کو غارت کیا - اور اون کی تاخت و تاراج بلاد فرنگ تک پہونچی - پہر وہ لوگ وہان سے لوٹ گیے -

قبایل عرب کا عراق مین آنا اور حیرہ مین آباد ہونا -

۲۷ - قبایل عرب کا بحرین مین بسنا اور اونکے تنوخ نام ہونے کی وجہ -

ابن الکلبی کہتا ہے - کہ جب بخت نصر مر گیا تو جن عربون کو اوس نے حیرہ مین رکہا تہا - وہ انبار والون سے مل گیے (انبار کو انبار اس لیے کہتے ہین کہ اہل فارس یہان غلہ کے انبار جمع کیا کرتے تہے) اور حیرہ ایک مدت دراز تک خراب و ویران پڑا رہا - اور اوس کے باشندہ انبار مین چلے گیے اور وہان اون کے پاس عرب سے کوئی بہی نہ آیا - جب وہان معد بن عدنان کی اولاد کثرت سے ہو گئی - اور جو قبائل عرب کہ اونکے ساتہ تہے وہ بہی بہت ہ اور اون مین لڑائیان ہوئین - اور اون سے وہ پراگندہ ہوئے تو سبز ملکون کی تلاش مہ ہوئے - اور قرب و جوار کے ممالک یمن اور شام کے مشرق مین شاداب خطہ ڈہونڈنے لگے - اور انہین مین سے کچہہ قبائل نکلکر بحرین مین چلے گیے - (بحرین بصرہ اور عما کے درمیان نجد کا ایک شہر ہے - جو سمندر سے دس فرسخ ہے) وہان کچہہ لوگ بنی ا مین سے تہے اور مالک اور عمرو فہم بن تیم بن اسد بن دبرۃ بن قضاعہ کے دو بیٹے ا مالک بن زہیر بن عمرو بن فہم اپنی قوم کے لوگون کو لیکر اور الحیقاد بن الحنق بن عمیر بن قبعہ بن معد بن عدنان کل بنی قبیص کو لیکر تہامہ سے آگئے تہے - اور غطفان بن عمرو الطہثان بن عموذ مناۃ بن یقدم بن افصی بن اعمی بن ایاد بن نزار بن معد بن عدنان و غ ایاد کے لوگ بہی ان مین جا ملے تہے - اور بحرین مین اسطرح عرب کے قبائل ا کے

ہوگئے تھے۔ اور ان لوگون نے تنوخ کے لیے آپس مین معاہدہ کرلیا تھا۔ تنوخ کے معنی مقام اور سکونت کے ہین۔ اور یہ ٹھہرالیا تھا۔ کہ ایک دوسرے کی نصرت اور مساعدت کرین۔ اس سبب سے یہ لوگ یک دل وجان ہوگئے تھے۔ اور سب کا نام تنوخ ہوگیا تھا۔ اور یہین پر نمارۃ بن لخم کے بطون بھی رہنے لگے۔ اور مالک بن زہیر نے جذیمۃ الابرش بن مالک بن فہم بن غانم بن اوس الازدی کو اپنے ساتھ تنوخ کرنے کے لیے کہا۔ اور اپنی بہن لمیس اوس سے منسوب کردی۔ اسواسطے جذیمہ نے وہان تنوخ کرلیا۔ یہ زمانہ ملوک طوائف کا تھا۔ ان لوگون کو ملوک طوائف اس واسطے کہتے تھے۔ کہ ہر ایک بادشاہ زمین کے ایک طائفہ (یعنی حصہ) قلیلہ پر حکومت کرتا تھا۔

۲۸- سواد عراق پر عربون کے قبائل تنوخ کا قابض ہونا اور مالک وعمرو وجذیمہ کی بادشاہی

پھر جو لوگ بحرین مین تھے اونہون نے عراق کے سرسبز زمینون پر نظر جمائی۔ اور چاہا۔ کہ جو ملک [illegible]ا دعرب کے قریب ہے وہ عجمیون سے لے لین۔ یا اوسمین شریک ہوجائین۔ کیونکہ [illegible]وک طوائف مین باہم نااتفاقی ہورہی تھی۔ اور اون سے زیادہ ترمزاحمت کا اندیشہ نہ تھا [illegible]یں واسطے اونہون نے عراق جانے کا عزم بالجزم کردیا۔ اور سب سے پہلے الحیقاد [illegible]ن الحنق اپنی قوم کے اور نیز دوسرے کچھ لوگ لیکر نکلا۔ یہان جاکر دیکھا۔ تو ارمانی اس ملک [illegible]قابض ہین۔ یہ لوگ سرزمین بابل پر اور اوس کے قرب وجوار کے موصل کے حدود تک [illegible]الک تھے (بابل کو کوئی تو کہتے ہین کہ عراق کا نام ہے اور کوئی اوسے دنیا وند بتاتے [illegible]ین اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے مقام پر پہلے ایک شہر بستا تھا یہ دنیا کا نہایت ہی پورانا [illegible]ہر ہے کہتے ہین کہ حضرت نوح طوفان کے بعد اسے جگہہ آباد ہوئے تھے۔ ایرانیون کا [illegible]دیم زمانہ مین بھی پایہ تخت رہا ہے۔ بابل کی قدیم زبان مین مشتری تارہ کو کہتے ہین اوسی سے

اس شہر کا یہ نام ہوگیا تھا۔ اوس زمانہ مین یہ لوگ ستارہ پرست تھے اور اردوانیون سے لڑا کرتے تھے۔ جو ملوک طوائف مین سے تھے۔ اور یہ خطہ نفر اور ابلہ کے درمیان واقع تھا (ابلہ بصرہ کے پاس دجلہ کے کنارہ اس خلیج کے زاویہ مین ایک شہر ہے۔ جہان سے بصرہ مین داخل ہوتے ہین) نفر سواد عراق کا ایک قریہ تھا۔ ان عربیون نے اونہین اس ملک سے نکالدیا۔ یہ ارمانی ارم کے بقایا مین سے تھے اور اسی واسطے ان کو ارمانی کہا کرتے تھے۔ اور سواد عراق کے نبطی تھے۔

پہر مالک اور عمر و فہم بن تیم اللہ کے دونو بیٹے اور اور تنوخ کے لوگ انبار کی طرف ارمانیون کے سامنے آئے اور نمارہ اور اوس کے ساتھی نفر کی طرف اردوانیون کے مقابل پہونچے۔ یہ لوگ عجمیون کی حکومت کو نہین مانتے تھے پہر ایک تبع آیا جس کا نام تہا اسعد ابو کرب بن ملکیکرب اور اپنے ساتھ بڑا لشکر لایا۔ اور جو لوگ کہ اوس کے لشکر مین کمزور تھے اونہین یہان چھوڑکر آگے چلا گیا۔ پہر جب لوٹ کر آیا۔ تو اون لوگون کو جنہین یہان چھوڑ گیا تھا یہین رہنے دیا۔ اور خود یمن کو لوٹ گیا۔ ان مین عرب کے تمام قبائل کے آدمی تھے۔

اور تنوخ انبار سے حیرہ تک بس گئے۔ مگر خباؤن مین یعنی اونٹ اور بھیڑ کے بالون کے کملون سے بنے ہوئے ڈیرون مین رہتے تھے۔ اور مٹی کے گھر نہین بناتے تھے ان مین جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ مالک بن فہم تھا اور اس کا مسکن انبار کے قریب تھا۔ پہر جب یہ مالک مرگیا۔ تو اوس کا بھائی عمرو بن فہم بن غانم بن دوس الازدی بادشاہ ہوگیا پہر جب یہ بھی مرگیا۔ تو اوس کے بعد جذیمۃ الابرش ابن فہم بادشاہ ہوا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ جذیمہ عادیہ اولی کے قبیلہ بنی فرما بن امیم بن لاوذ بن سام

بن نوح علیہ السلام سے ہے واللہ اعلم۔

جذیمۃ الابرش

۲۹۔ جذیمۃ الابرش اور اوس کی قوت وغیرہ اور جذیمہ ملوک عرب مین بڑا ہی عمدہ مدبر اور بڑا تاخت
و تاراج کرنے والا اور بڑا ہی قتال و سفاک تھا۔ اور یہ ہی تمام سرزمین عراق کا پہلا پادشاہ
ہے اور اسی نے عربون کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور لشکر لیکر ملکون پر چڑہائیان کین۔ اس کو
برص کا مرض تھا۔ عربون نے اس مرض کے ہی نام سے اس کی کنیت بنائی۔ اور اوسے
تعظیماً وضاح (گورا) اور ابرش (سپید) کہنے لگے تھے۔ اور اس کے رہنے کے مکانات
حیرہ اور انبار کے درمیان اور بقہ اور ہیت اور عین التمر اور ان کے اطراف مین عمیر اور خفیہ
[illegible]ت تھے (حیرہ کوفہ کے قریب تین میل پر ایک شہر تھا۔ جو ایام جاہلیت مین عربون کا عراق
[illegible] پایہ تخت تھا۔ اسے کے مشرق مین ایک میل پر خورنق اور سدیر ایوان تھے۔ کہتے ہین
[illegible] ایک تبع اس مقام پر ہوکر خراسان کو جاتا تھا۔ اوس کے ساتھ مین کچھ ضعیف لوگ بھی
[illegible]ے اوس نے اونہین کہا حیروا بہ (یعنی اسی جگہ بے ٹھکانے پڑے رہو) اس سے اسکا
حیرہ ہوگیا۔ انبار بھی عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے کنارہ بغداد کے مغرب مین
[illegible] فرسنخ پر تھا۔

ہیت دریاے فرات کے کنارے انبار سے اوپر کو ایک شہر ہے۔ جو فرات کے غرب مین
[illegible]شکی کی طرف کو بستا ہے۔ کہتے ہین کہ اسے ہیت بن البلندی نے آباد کیا ہے۔ بقہ بھی حیرہ
[illegible]ر انبار کے قریب ایک قریہ تھا۔) اور اس کے خزانہ مین محصول آتا تھا۔ اور پادشاہون
[illegible]ر امیرون کے ایلچی اوس کے پاس آتے تھے اور اوس نے طسم اور جدیس پر اون کے

مسکنون واقع یمامہ مین جاکر چڑہائی کی تہی - یہان اِن پر حسان بن تبع اسعد ابن کرب نے بہی تاخت وتاراج کی تہی - جذیمہ نے اوس کو جا لیا - اور وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹا - اور حسان نے جذیمہ کی ایک فوج کو آدابا اور اوسے غارت کر ڈالا -

۳۰ - جذیمہ کا عدی لڑکے کو ایاد سے چہیننا اور جذیمہ کے دو صنم تہے - جن کا نام ضیزنان تہا اور ایاد کے لوگ عین اباغ مین رہتے تہے - کسی نے جذیمہ سے کہا - کہ تیرے ماموؤن کے یہان بنی ایاد مین ایک لڑکا عدی بن نصر بن ربیعہ نہایت جمیل وحسین ہے - اسواسطے جذیمہ نے ایاد پر چڑہائی کی - اس چڑہائی کے وقت مین بنی ایاد نے جذیمہ کے دونو صنم کسی کو بہیجکر چرو الئے - اور وہ انہین ایاد کے پاس لے گیا - ایاد نے کہلا بہیجا - کہ تیرے صنم ہمارے پاس چلے آئے ہین - اور تجہ سے ناخوش ہوگئے ہین - اگر تو ہم سے یہ اقرار کرلے - کہ ہم پر آیندہ کبہی چڑہائی نہ کرے - تو ہم یہ تیرے صنم تجہے واپس دیدینگے - جذیمہ نے کہا - یہ صنم بہی دیدو اور ان کے ساتہ عدی بن نصر کو بہی دیدو - تب تمہاری درخواست مین منظور کرون گا ورنہ نہین - آخر کار ایاد نے منظور کرلیا - اور دونو صنم کو اور عدی کو بہی اوس کے پاس بہیجدیا -

۳۱ - عدی کا جذیمہ کے شراب پلانے پر مقرر ہوتا اور رقاش سے جذیمہ کی اجازت سے بیاہ کرنا اور وہان سے بہاگنا - جذیمہ نے اس لڑکے کو اپنی خدمت مین رکہ لیا - اور شراب پلانے کی خدمت پر مقرر کردیا - اس جذیمہ کی ایک بہن تہی اوس کا رقاش نام تہا - اوس نے جب اس لڑکے کو دیکہا تو وہ اس پر عاشق ہوگئی - اور اوس سے درخواست کی کہ جذیمہ سے وہ اوس کو مانگے - عدی نے کہا مجہے تو اتنی جرات نہین - کہ مین جذیمہ سے تیرے لیے سوال کرون - رقاش نے کہا - کہ جذیمہ جب شراب پینے بیٹہے تو تو اوسے

صرف شراب پلانا۔ اور اور لوگون کو جو اس جلسہ مین شریک ہون ممزوج شراب دینا جب جذیمہ شراب کے نشہ مین ڈوب جائے۔ تو اوس سے میرا سوال کرنا۔ اوس وقت جو تو کہے گا۔ وہ مان لیگا۔ جب وہ بیاہ کی اجازت دیدے تو تو اوس وقت حاضرین کو گواہ کر لینا۔ چنانچہ عدی نے رقاش کے کہنے کے بموجب کیا۔ اور جذیمہ نے اوس کی درخواست قبول کرلی۔ اور عدی کو اپنی بہن پر اختیار دیدیا۔ عدی اوسی وقت مجلس سے آیا۔ اور اوسی شب مین رقاش کو دلہن بنا کر ہم بستر ہوا۔ اور جب صبح کو جذیمہ کے پاس گیا۔ تو اوس نے خلوق یعنی زعفران وغیرہ کا بنا ہوا اوبٹن اوس کے کپڑون مین دیکھا۔ تو وہ کھٹک گیا اور پوچھا کہ عدی یہ کیا ہے۔ کہا یہ بیاہ کی نشانی ہے پوچھا کس سے بیاہ کیا۔ عدی نے کہا رقاش سے۔ کہا تیرا برا ہو کس نے اوس کو [illegible]ے ساتھہ بیاہ دیا۔ عدی نے کہا۔ حضور جہان پناہ نے۔ جذیمہ یہ سنکر سخت [illegible] ہوا۔ اور سوچ مین اوندھا زمین پر گر پڑا۔ عدی یہ دیکھتے ہی جان کے خوف سے [illegible]۔ اور پھر وہان کسی نے اوس کا نہ تو نشان دیکھا اور نہ اوس کا حال کانون سے [illegible] جب ہوش مین آیا تو جذیمہ نے اپنی بہن سے پوچھوایا۔

[illegible]ینی وَاَنْتِ لَا تَکْذِبِینِی	اَبِحُرٍّ زَنَیْتِ اَمْ بِھَجِینٍ

کہ [illegible]ش تو مجھے سچ سچ بتادے جھوٹ نہ بولنا۔ کہ تو نے کسی حر (خالص عرب) سے زنا [illegible]ہے یا کسی ہجین (دوغلہ عرب) سے۔

[illegible]بْدٍ فَاَنْتِ اَھْلٌ لِعَبْدٍ	اَمْ بِدُوْنٍ فَاَنْتِ اَھْلٌ لِدُوْنٍ

[illegible] نے کسی غلام سے کیا ہے تو تو غلام ہی کے لائق ہے۔ یا کسی کمینہ سے کیا ہے [illegible]مینہ ہی کے سزاوار ہے۔

رقاش نے کہا۔ نہین مین نے توڑنا نہین کیا۔ بلکہ تو نے مجھے ایک شخص سے بیاہ دیا جو عالی النسل اور شریف ہے۔ اور مجھ سے تو نے کچھ پوچھا بھی نہین۔ اس سے جذیمہ خاموش ہو رہا اور اوس کو پھر کچھ نہ کہا۔

اُدھر عدی جب یہان سے بھاگا۔ تو اپنے ایاد کے قبیلہ مین چلا گیا۔ وہان کچھ عرصہ تک وہ رہا کیا۔ ایک روز کچھ جوانون کے ساتھ کہین شکار کھیلنے گیا۔ وہان وہ پہاڑون کے درمیان کسی نے عدی کو گرا دیا۔ جس سے چکنا چور ہو کر وہ مر گیا۔

۲۳۔ رقاش کے بیٹا پیدا ہونا اور اوسکے بیٹے عمرو سے جذیمہ کی محبت اور ایک جن کا عمرو کو لیجانا

ادھر رقاش حاملہ ہو گئی۔ اور ایک بیٹا جنی۔ اور اوس کا نام عمرو رکھا جب وہ پاؤن چلنے لگا۔ اور بڑا ہوا۔ تو اوسے کپڑے پہنائے اور عطر لگایا۔ اور اپنے مامون کے پاس بھیجا۔ جب جذیمہ نے دیکھا۔ تو اوسے اچھا معلوم ہوا۔ اور اپنے بچون کے ساتھ اوسے [illegible] کرنے لگا۔

ایک مرتبہ جذیمہ جنگل کو گیا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی لے گیا فصل کے دن تھے جنگل سرسبز ہو رہا تھا۔ جذیمہ ایک باغ مین اُترا ہوا تھا۔ جہان جا بجا پھول تھے بہتی تھین۔ اوس کے بیٹے ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے عمرو بھی اون کے ساتھ ساتھ تھا۔ کھنبیان بچے توڑتے تھے اور جب جذیمہ کے بچون کو کھنبیان ملتین تو اچھے کھا جاتے تھے۔ اور جب عمرو کو ملتین تو اونہین چھپا لیتا تھا۔ جب وہ جذیمہ کے لوٹ کر دوڑتے ہوئے آئے تو عمرو کہتا ہوا آیا۔

هذا جناي وخياره فيه		اذ كل جانٍ يده الى فيه

لیجیے یہ میرے بیٹے ہوئے اچھے اچھے پھل ہین۔ حالانکہ اور لوگ جو بیٹے تھے وہ

اپنے اپنے منہ مین دے لیتے تھے۔

جذیمہ اس سے بہت خوش ہوا۔ اور اوسے اپنے پاس رکھہ لیا۔ اور اپنے پاس سے اوس کی جدائی اوسے ایک لحظہ کو بہی گوارا نہ رہی۔ اور اوس کے لیے چاندی کا زیور اور طوق بنوا دیا۔ پہلے عرب لوگ طوق نہین پہنتے تھے۔ عمرو ہی نے سب سے اول طوق پہنا ہے۔ جب اس خوشی و خرمی سے عمرو کی پرورش ہورہی تھی۔ کہ ایک جن آیا اور اوسے اوڑا لے گیا (غالباً اس کا باپ عدی ہوگا۔ جو چہپا کر اسے لے گیا۔ اور اوس نے اپنے ساتھہ اوسے کہین رکھا ہوگا) جذیمہ نے اوسے بہت تلاش کرایا۔ اور مدت تک دنیا مین جا بجا آدمی بہیجے۔ مگر عمرو کا کہین پتا نہ چلا۔

۳۳۔ عمرو بن عدی کو مالک اور عقیل کا جذیمہ کے پاس لانا اور اوس کی بُری حالت

پہر بلقین قضاعہ کے دو شخص مالک و عقیل شام سے جذیمہ سے ملنے کو چلے۔ یہ دونو شخص فارج کہا مالک کے بیٹے تھے۔ انہون نے جذیمہ کے واسطے ہدیہ اور تحفے بہی لئے تھے کیونکہ راستہ مین یہ دونو ایک مقام پر ٹھیرے۔ ان کے ساتھہ ایک لونڈی تہی جس کا بہی نام ام عمرو تہا۔ وہ وہاں ان کے واسطے کہانا لائی۔ یہ دونو کہانا کہانے لگے۔ دیکھتے کیا ہین کہ ایک گبرو ننگا چلا آرہا ہے۔ جس کے بال بدن پر بہت لنبے لنبے ہوگئے تہے اور ناخن بہی بڑہ رہے ہین اور بہت بری حالت ہے۔ وہ بہی آکر ان دونو کے پاس بیٹھہ گیا۔ اور ہاتھہ پہیلا کر کہانے کو مانگا۔ اوس لونڈی نے ایک کُراع (بہیڑ کی پنڈلی یا پتلی نلی) اوسے دیدی۔ وہ کہا گیا۔ اور پہر ہاتھہ پہیلایا۔ تو اوس لونڈی نے کہا۔

تُعْطِ الْعَبْدَ الْكُرَاعَ فَيَطْمَعُ فِي الذِّرَاعِ (غلام کو پتلی نلی ندو نہین تو وہ دست کی ہڈی کو (جو اوس سے بہتر ہوتی ہے) مانگنے لگتا ہے (یعنی جب کتے کو ہڈی

دو تو گوشت کے لیے لالچ کرنے لگتا ہے) یہ بات ایک مثل ہوگئی - پہر اوس لونڈی نے اونہین شراب پلائی جو اوس کے پاس تہی - اور بوتل کو بند کرلیا - اس کو دیکھکر عمرو بن عدی نے کہا -

وَكَانَ الْكَأسُ مَجْرَاهَا الْيَمِينَا		صَدَدْتِ الْكَأسَ عَنَّا أُمَّ عَمْرٍو

ای ام عمرو تو نے پیالہ ہماری طرف سے پہیر لیا - حالانکہ دستور کے بموجب پیالہ داہنے ہاتہ سے (جدہر مین بیٹہا ہون) دیا جانا چاہیئے -

بِصَاحِبِكِ الَّذِي لَا تَصْبَحِينَا		وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ أُمَّ عَمْرٍو

اور ام عمرو ان تین آدمیون مین سے وہ شخص برا نہین ہے کہ جسے تو شراب نہین پلاتی -

یہ سنکر اون دونو شخصون نے اوس جوان سے پوچہا کہ تو کون ہے - اوس نے کہا اگرچہ تم مجہے نہین جانتے اور نہ تم میرے نسب کو پہچانتے ہو - لیکن مین تم کو بتاتا ہون - کہ مین عمرو بن عدی اور تنوخیہ لخمیہ کا بیٹا ہون - کسی دن تم دونو مجکو تمہارے قبیلہ مین دیکہو گے کہ تمام لوگ مجکو اپنا سردار مانتے ہونگے - اور کوئی میرے حکم سے سرتابی نہ کرے گا یہ سنتے ہی وہ دونو اوٹہے اور اوس کا سر دہلایا - اور اوس کی حالت درست کی - اور اوسے کپڑے پہنائے - اور بولے - کہ جذیمہ کے لیے اوس کے بہانجے سے بہتر تحفہ کون ہوسکتا ہے - یہ سب سے بہتر چیز ہمین مل گئی - اسے جذیمہ کے پاس لے چلنا چاہئے پہر وہ اوسے جذیمہ کے پاس لائے - جذیمہ اوسے دیکہکر نہایت ہی خوش ہوا - اور کہا کہ جس روز یہ گیا تہا اوس روز طوق پہنے ہوئے تہا - اوس کے طوق کا پہننا میری آنکہو نمین اور میرے دل مین آج تک پہر رہا ہے - اس لیے اوسے طوق پہنا دیا - جب جذیمہ نے دیکہا تو کہا - كَبُرَ عَمْرٌو عَنِ الطَّوْقِ (عمرو کی عمر اب طوق پہننے کی نہ رہی بڑا ہوگیا ہے) یہ

ایک مثل ہوگئی -

اور مالک اور عقیل سے کہا - کہ اس کے عوض مین تم کیا چاہتے ہو - مانگو - جو تم مانگو گے مین دونگا - اوہون نے کہا کہ جبتک ہم اور تم زندہ رہین ہم تیرے پاس رہنا اور ندیم بنا چاہتے ہین - چنانچہ یہ ہی جذیمہ کے وہ دو ندیم ہین جن کی مخلوق مین مثال دیجایا کرتی ہے -

۴۴ - جذیمہ کا عمرو کو قتل کرنا اور اوس کی بیٹی زبّا کا جذیمہ کو اپنے ساتھہ بیاہ کے لیے بلانا -

اور سرزمین جزیرہ اور مشارق شام پر عمرو بن ظرب بن حسان بن اذینہ عملیقی عرب کا بادشاہ تہا - اس سے اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی - عمرو اوس مین مارا گیا - اور اوس کی فوج بہاگ گئی اور جذیمہ صحیح وسالم اپنے ملک کو لوٹ آیا - اُدہر عمرو کے بعد اوس کی بیٹی زبّا (یعنی پشمون کے بڑے بال والی) جس کا نام نائلہ تہا بادشاہ ہوئی - اس زبّا کے لشکر مین عمالیق وغیرہ قومون کے لوگ تہے - اور اس کا ملک فرات سے تدمر تک تہا - جب اس کی حکومت تہام ہی - اور سب کام درست ہوگئے - تو اوس نے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کا ہ کیونکہ دہ کیا - اس کی ایک بہن بہی تہی جس کا نام ربیبہ تہا - یہ بہی بڑی عاقل تہی - اوس نے ی زبا - کہ تو جو جذیمہ پر چڑہکر جاتی ہے اس کا انجام بہی سوچ لینا چاہیئے - لڑائی کے دو پہلو ہ میں پر کرتے ہین - اور اوس سے کہا - کہ میرے نزدیک لڑائی کرنا مناسب نہین ہے ساتہہ کوئی حیلہ اور مکر کرنا چاہیئے - زبّا نے کہا - اچہا - اور اوس کے مشورہ سے جذیمہ کو ہا - کہ تو یہان آ - مین تجہہ سے بیاہ کرنا چاہتی ہون - اور اوس خط مین یہ ہی بیان کیا - ہ عورتون کی ملکداری اچہی نہین معلوم ہوتی - اور نہ اون کی حکومت کچہہ زبردست ہوتی ہے ر تیرے سوا میرے لیے کوئی کفو نہین ہے - اور اس ملک کا مالک ہونے کے لائق نہین -

۳۵ - جذیمہ کا زبّا کے پاس جانے کی نسبت مشورہ لینا اور قصیر کا اوسے منع کرنا -

جب یہ زبّا کا خط جذیمہ کے پاس پہونچا - تو اوسکا حال سنکر بہت خوش ہوا - کہ کیسی بے وقوف ہے - جو مجھے بلاتی ہے - اور اپنے معتمدین کو جمع کیا اس وقت وہ دریاے فرات کے کنارہ بقہ مین تہا - اون سے کہا - کہ زبّا نے ایسے ایسے خط لکھے ہین - تم اس مین کیا مشورہ دیتے ہو سب نے بالاتفاق کہا - کہ بہت اچھا ہے آپ وہان جائیے - اور اوسکا ملک لے لیجئے -

ان لوگون مین ایک شخص تہا - جس کا نام قصیر (یا قُصَیر) ابن سعد لخمی تہا - اس کے باپ سعد نے جذیمہ کی لونڈی سے بیاہ کیا تہا - اوس سے قصیر پیدا ہوا تہا - یہ قصیر بڑا عاقل اور صاحب حزم اور جذیمہ کا ناصح اور اوسکا مقرب تہا - اس نے ان لوگون کی راے سے مخالفت کی اور کہا - رَأیٌ فَاتِرٌ وعَدُوٌّ حَاضِرٌ (یہ بُری راے ہے اور دشمن کے منہ مین جانا ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی اور جذیمہ سے کہا - کہ تو اوسے خط لکہہ اگر وہ سچی ہوگی - تو بیاہ کرنے کے لیے یہان خود چلی آئیگی - نہین تو تجہے وہان جاکر اوس کے پہندے مین نہ پہنسنا چاہئے تو نے اوس کے باپ کو قتل کیا ہے اور اوسے تجہ سے انتقام لینا ہے - جذیمہ نے قصیر کی بات کو نہ مانا - اور اوس سے کہا - مین اوسے خط نہین لکہتا - رَأیُكَ فِي الكِنِّ لَا فِي الضَّحِّ (تیری راے گہر کے اندر کے کام کی ہے - میدان کے کام کی نہین) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - پہر جذیمہ نے اپنے بہانجے عمرو بن عدی کو بُلایا اور اوس سے بہی مشورہ لیا - اوس نے بہی جذیمہ کو جانے کی ہی ہمت دلائی - اور کہا تنوخ میری قوم ہے اور وہ زبّا کے پاس ہے - اگر وہ تجہے دیکہینگے تو تیرے ساتہہ ہوجائینگے - جذیمہ نے اوس کی بات مان لی - اس پر قصیر نے کہا - لَا يُطَاعُ لِقَصِيرٍ أَمْرٌ (قصیر کی بات کوئی نہین سنتا

اور عرب کہنے لگے بِبُقَّۃَ اُبْرِمَ الْاَمْرُ (جو ہونا تھا وہ بقہ مین ہی ہو چکا) یہ دو تو قول مثل ہو گیے۔

۳۶۔ جذیمہ کا زبّا کے پاس جانا اور قصیر کا عصا گھوڑے پر سوار ہو کر بہاگ آنا۔

پہر جذیمہ نے عمرو بن عدی کو اپنے ملک کا اور عمرو بن عبد الجن کو اپنے سوارون کا نگران کیا۔ اور اپنے عمائد کو لیکر زبّا کی طرف روانہ ہوا۔ جب فرضہ مین پہونچا تو قصیر سے پوچہا کہ تیری کیا رائے ہے۔ کہا۔ بِبُقَّۃَ تَرَکْتُ الرَّاْیَ (رائے تو مین بقہ مین ہی چھوڑ آیا) یہ بہی ایک مثل ہو گئی۔ (فرضہ دریاے فرات کے کنارے ایک مقام ہے۔ اسے فرضہ نعم بھی کہتے ہین۔ نعم تبع ذی معاہر حسان کی لونڈی تھی۔ اوسی نے اسے آباد کیا تہا۔) یہان اوس کے پاس زبا کے ایلچی تحفہ لائے۔ اور لطف و مدارات کی باتین کہین۔ جذیمہ نے پوچہا قصیر سے تجھے کیسی علامتین معلوم ہوتی ہین۔ کہا خطر یسیر و خطب کبیر (سخت خطرہ اور نہایت اندیشہ کا مقام ہے) یہ بہی ایک مثل ہو گئی۔ اور قصیر نے کہا۔ اب تجھے سوار ملینگے۔ اگر یہ سوار تیرے آگے آگے چلین تو یہ عورت سچی ہے۔ اور اگر تیرے دونو طرف آجائین اور تجھے گھیر لین۔ تو جاننا کہ یہ دہوکہ کرنے والے ہین۔ اوس وقت تجکو چاہیئے کہ اس گھوڑے عصا پر سوار ہو جانا وہ جذیمہ کی ایک گھوڑی تھی جس کے گرد کو کسی کو پہونچنا دشوار تھا۔ قصیر نے کہا مین اس پر سوار ہون اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہون۔

پہر جذیمہ کے پاس فوجین آئین۔ اور اوسے گہیر لیا۔ اور عصا گھوڑی اوس فوج سے پہر رہ گئی۔ قصیر اوس پر سوار ہوا اور جذیمہ نے دیکھا۔ کہ وہ اوس کی پیٹھ پر سوار بہاگا جاتا ہے۔ تو کہا۔ وَیْلُ اُمِّہٖ حَزْمًا عَلٰی مَتْنِ الْعَصَا (اوس کی مان اجڑ جو عصا کی پیٹھ پر ہے وہ مر جاے) یہ بہی ایک مثل ہو گئی۔ اور یہ بہی کہا۔ مَا ضَلَّ مَنْ تَجْرِیْ بِہٖ الْعَصَا (جسے عصا

لے گئی وہ بہکنے سے بچ گیا) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - یہ گہوڑی برابر غروب آفتاب تک
اوسے لئے چلی گئی - اور اس قدر بڑا راستہ طے کر کے وہان پہونچتے ہی مرگئی - اوس
مقام پر قصیر نے ایک برج بنا دیا - جسے برج العصا کہتے ہین - اور عرب لوگ کہا کرتے
ہین - کہ خیرٌ مَاجَاءَتْ بِہِ العصا (جسے عصا لے آئی وہ اچہی چیز ہے) یہ بہی مثل کے طور پر
بولا جاتا ہے -

۷۳ - زبا کا جذیمہ کو قتل کرنا - اب سوارون نے جذیمہ کو گہیر لیا - آخر لاچار جذیمہ آگے
بڑہا - اور زبّا کے پاس پہونچا - جب زبا نے اوسے دیکہا - تو ننگی ہوگئی - دیکہتا کیا ہے
کہ اوس کے اسب بڑے لنبے لنبے ہین - اسب موئے زہار اور پشمون کو کہتے ہین
زبا نے کہا - جذیمہ دیکہہ اَدَأبُ عَرُوسٍ تَرٰی (دیکہا دلہنون کی یہی وضع ہوا کرتی ہے جو تو دیکہتا ہے)
اور یہ بہی ایک مثل ہوگئی - جذیمہ نے کہا - بَلَغَ المُدٰی وجفّ الثریٰ وامرٌ غدرٌ اَرٰی
(وقت آگیا اور قبر تیار ہوگئی - اور یہ سب دغا و فریب کی باتین ہین جو مین دیکہہ رہا ہون -) یہ بہی ایک
مثل ہوگئی - زبا نے کہا - ھِیَ مَابِنَا مِنْ عَدَمِ مَوَاسٍ وَلَا قِلّۃِ اَوَاسٍ وَلٰکِنَّھَا شِیمَۃُ مَا اُنَاسٍ
(یہ اس سبب سے نہین - کہ ہمارے پاس استری نہین اور طبیب تیماردار نہین بلکہ یہ ایک ایسی ہی عادت ہے
جیسے لوگون کی عادتین ہوا کرتی ہین) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اور زبا نے کہا مین نے سنا ہے
کہ پادشاہون کا خون کٹنے کے کاٹنے کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے - پہر جذیمہ کو
ایک نطع (یعنی ادیم کے فرش) پر بٹہایا - اور ایک طلائی طشت منگایا - اور اوسے
شراب پلائی - جب اوس کا خوب نشہ چڑہ گیا - تو اوس کے بازوؤن کی رگین کٹوا دین
اور طشت آگے کر دیا - کسی نے اوس سے کہا تہا - کہ اگر طشت سے باہر اوس کا ایک
قطرہ بہی نیچے گر پڑیگا - تو خون کا عوض تجہ سے لیا جائیگا - اور یہ بہی دستور تہا - کہ لڑائی کا

کے سوا تعظیم کی وجہ سے پادشاہون کی گردن نہین ماری جاتی تہی - جب اوس کے ہاتہہ ضعیف ہوگیے تو نیچے گر گیے - اور خون کا ایک قطرہ طشت سے باہر جا پڑا - زبّا نے کہا - پادشاہ کا خون ضایع نہ کرو جذیمہ نے جواب دیا - کہ دَعُوْا دَمًا ضَیَّعَہٗ اَہْلُہٗ (اوس خون کو جانے دو - جسے اوسکے مالک نے ہی ضایع کر دیا ہو -) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - بعد ازان جذیمہ مرگیا - یہ اوس کا اخری کلام تہا -

۲۷۸ - قصیر کا عمرو بن عدی سے جذیمہ کے انتقام لینے کی تحریک کرنا اور زبّا کا عمرو کی تصویر منگانا - اور قلعہ تک نقب کہدوانا -

ادہر قصیر کا حال سنئے - وہ اوس قبیلہ سے نکلا جہان عصا جا کر مر گئی تہی اور پہر عمرو بن عدی کے پاس آیا - یہ حیرہ مین تہا - دیکہتا کیا ہے کہ یہان تو عمرو بن عدی اور عمرو بن عبد الجن مین کچہہ ناراضی پیدا ہوگئی ہے - قصیر نے اوس کی اصلاح کردی - اور لوگون کو عمرو بن عدی کی اطاعت کی طرف مائل کر دیا - اور اوس سے کہا مستعد ہوجا - اور سامان کر - اپنے مامون کا خون نہ چہوڑ - عمرو بن عدی نے کہا - یہ کیونکر مین کرسکتا ہون - وَہِیَ اَمْنَعُ مِنْ عُقَابِ الْجَوِّ (وہ (زبا) تو آسمان کے عقاب سے بہی زیادہ محفوظ ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اُدہر زبا نے کہین کاہنون سے پوچہا تہا کہ مین کس طرح مرون گی - اور میرا آگے کیسا حال ہوگا - تو اونہون نے اوس سے کہا تہا - کہ عمرو بن عدی کے سبب سے تیری ہلاکت ہمین نظر آتی ہے - لیکن موت [illegible]ے ہی ہاتہہ سے ہوگی - اس واسطے وہ عمرو سے ڈرتی تہی - اور اوس نے اپنے [illegible]کے مقام سے ایک نقب کہدوا تہا - اور اوسے شہر کے اندر قلعہ مین لے گئی تہی [illegible]ی - کہ اگر ناگہانی امر پیدا ہوگا - تو مین اس نقب کی راہ سے قلعہ مین چلی جاؤنگی - [illegible]بلک مصور بلوایا - جو بڑا ماہر تہا - اوسے عمرو بن عدی کے پاس چہپا کر بہیجا - اور کہا

کہ اوس کی تصویر اوتار لا۔ بیٹہا کہڑا سوار پیادہ متسلح اپنے ہیئات اور لباس اور رنگ برنگ کے کپڑون مین اوسے بناکر لے آ۔ چنانچہ اس مصور نے ایسا ہی کیا۔ اور زبا کی فرمایش کے بموجب عمرو بن عدی کی تصاویر بناکر لے آیا۔ اس مین اوسکو یہ منظور تہا کہ عمرو بن عدی کو پہچان لے۔ اور جس حال مین وہ اوسے دیکھے اوسے پہچان جاوے۔ اور اوس سے اپنا بچاو کرلے۔

۳۹۔ قصیر کا اپنی ناک کٹوا کر زبا کے پاس جانا اور وہان رہنا۔

پہر قصیر نے عمرو سے کہا۔ کہ میری ناک کاٹ اور میری پیٹہہ پر کوڑے مار۔ اور مجہے چہوڑدے مین زبا کو سمجہہ لونگا۔ عمرو بن عدی نے کہا۔ مین تو ایسا ہرگز نہ کرونگا۔ قصیر نے کہا۔ خَلِّ عَنِّي إِذًا وَخَلَاكَ ذَمٌّ (تو تو مجہے چہوڑدے۔ اور تجہہ پر کوئی برائی نہین ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی ہے عمرو نے کہا۔ اچہا تو جیسا چاہے ویسا کر۔ تو اپنے کامون کو خوب سمجہتا ہی اس پر قصیر نے اپنی ناک کاٹی۔ اور اپنی پیٹہہ پر کوڑے لگوائے۔ اور وہان سے نکل کر چلدیا۔ جیسے کوئی بہاگ کر جاتا ہے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ عمرو نے اوس کے ساتہہ یہ کیا ہے۔ اور ادہر اُدہر بہاگتے بہاگتے زبا کے پاس آیا۔ لوگون نے جاکر زبا سے کہا۔ کہ قصیر دروازہ پر حاضر ہے۔ زبا نے اوسے اندر بلوالیا۔ دیکہتی کیا ہے۔ کہ اوس کی تو ناک کٹی اور پیٹہہ پر کوڑے لگے ہین۔ زبا نے کہا لِأَمْرٍ مَا جَدَعَ قَصِيرٌ أَنْفَهُ (کسی بڑی غرض سے قصیر نے اپنی ناک کاٹی ہے) یہ بات بہی ایک مثل ہوگئی۔ زبا نے اوس سے پوچہا۔ قصیر تیرا کیا حال ہے۔ کہا۔ عمرو نے یہ سمجہا۔ کہ مین نے اوس کے ماموں کے ساتہہ دغا کی اور اوس کو سمجہایا کہ وہ تیرے پاس آئے۔ اور مین نے ہی اوسکے قتل مین تیری مدد کی ہے اسی لیے اوس نے میرا یہ حال کیا جو تو دیکہتی ہے۔ اور اس واسطے مین تیرے پاس

آیا ہون - کہ مین جانتا ہون اگر تیرے پاس مین رہونگا تو عمرو بن عدی پر نہایت ہی گران گزریگا - جب زبا نے یہ حال دیکھا - تو اوس کا بڑا اکرم کیا - اور اوسے اپنے پاس رکھ لیا

۴۰ - زبا کا قصیر پر اعتبار اور قصیر کا تجارت کے لئے عراق مین جانا آنا -

پھر زبا نے قصیر کے حزم اور رائے صائب اور تجربہ اور امور مملکت کی واقفیت کو دیکھا تو اوسے خاطر خواہ پایا - پھر جب قصیر نے دیکھا - کہ زبا کو اطمینان ہو گیا اور وہ اُس پر اعتبار کرنے لگی - تو اوس نے کہا - کہ عراق مین میرا بہت مال ہے - اور عطر اور عجیب و غریب چیزین ہین - مجھے آپ وہان بھیجدین - تو مین اپنا مال بھی لے اؤن - اور وہان کے عجائب و غرایب اور انواع و اقسام کی تجارتی اشیا بھی لاؤن - جس مین تجھے بہت فائدہ ہو - اور بعض ایسی چیزین بھی ہاتھ آجائین جو بادشاہون کے لیے ضروری ہین - زبا نے اوسے بھیجدیا - اور اوسے بہت مال و اسباب بھی دیا - اور ایک قافلہ اوس کے ساتھ بنا کر کر دیا - قصیر وہان سے روانہ ہوا - اور چلتے چلتے عراق مین پہونچا - اور چھپ کر عمرو بن عدی سے ملا - اور اوسے سارا بھید بتا دیا - اور کہا مجھے اچھے کپڑے اور نوادر وغیرہ یہان کے دے - تعجب نہین اللہ تعالیٰ تجھے زبا پر قدرت عطا کر دی! اور تو اپنا انتقام لے لے - اور دشمن کو قتل کر ڈالے - عمرو نے جو ضرورت تھی وہ اوس کی پوری کر دی - اور پھر قصیر سب مال و اسباب لے کر زبا کے پاس لوٹ گیا - اور اوسے سب چیزین [illegible]ین - جنھین دیکھکر وہ تعجب مین رہ گئی اور نہایت خوش ہوئی اور اوس پر اوسے کامل [illegible]رو بھروسہ ہو گیا - پھر اوس نے قصیر کو پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ مال و اسباب [illegible]ر اوسے عراق کو مکرر روانہ کیا - پھر قصیر عراق کو آیا - اور عمرو کے پاس سے جو جو ضروری [illegible]یا اوس نے سمجھین وہ لے گیا اور جہان تک اوس سے ہو سکا - کوئی نادر شئی

اور کوئی مال و متاع ایسا نہ چھوڑا جو زبا کے پاس نہ لے گیا ہو۔

۱۴۔ قصیر کا عمرو کی فوج کو اونٹون کے تھیلیون مین بٹھا کر لیجانا اور زبا کو قتل کرنا۔

پھر تیسرے مرتبہ قصیر عراق کو آیا۔ اور عمرو سے سارا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ اپنے معتبر آدمی اور لشکر جمع کر۔ اور اون کے لیے تھیلے تیار کر یہی شخص ہے جس نے تھیلے سے اول بنائے ہین۔ اور پھر ہر اونٹ کے دونو طرف دو تھیلیون مین دو دو آدمی بٹھائے اور اون تھیلیون کے سر نیچے کی طرف کو کیے۔ کہ چھپے رہین۔ اور عمرو سے کہا کہ جب مین زبا کے شہر مین جاؤنگا۔ تو تجھے مین نقب کے دروازہ پر کھڑا کر دونگا۔ اور لوگون کو تھیلیون سے نکالونگا۔ یہ لوگ نکل کر شہر مین نعرے مارین گے اور جو کوئی لڑیگا اوسے قتل کر ڈالینگے۔ اور جب زبا آئے اور چاہے کہ نقب مین جائے تو تو اوسے قتل کر ڈالنا چنانچہ عمرو نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب زبا کے شہر کے قریب پہونچے۔ تو قصیر آگے گیا۔ اور اوسے اپنے آنے کی خوشخبری سنائی۔ اور کہا کہ مین کپڑے اور تحفے بہت کثرت سے لایا ہون۔ آپ چلیے اور اونٹون کو دیکھیے اور اون کا بوجھہ ملاحظہ کیجیے۔ اور قصیر کا یہ دستور تھا۔ کہ دن مین چھپ رہتا تھا اور رات مین چلا کرتا تھا یہی اول شخص ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے۔ پھر زبا نکلی اور اونٹون کو دیکھا۔ کہ بوجھہ کے مارے اون کے پیر زمین مین گڑے جاتے ہین۔ تو قصیر سے بولی۔

أجَنْدَلًا يَحْمِلْنَهَا أَمْ حَدِيْدَا	مَا لِلْجِمَالِ مَشْيُهَا وَئِيدَا

کیا بات ہے کہ اونٹ آہستہ آہستہ چلتے ہین۔ کیا اون پر پتھر لدے ہوے ہین۔ یا لوہا لدا ہوا ہے۔

اَمرَ الرِّجَالُ جُثَّمًا قُعُوْدَا	اَمْ صِرِّ فَانًا بَارِدًا شَدِیْدًا

یا سخت ٹھنڈا منجمد اسیسہ اون پر ہے۔ یا آدمی اونمین گسے بیٹھے ہوئے ہین اور پھر اونٹ شہر کے اندر داخل ہوگئے۔ جب وہ اوس کے وسط مین پہونچے تو اونہین بٹھایا۔ اور تھیلون مین سے آدمی نکلے۔ اور عمرو کو نقب کے دروازہ پر پہونچا دیا۔ اور سپاہی شہر مین چلائے۔ اور شہر والون پر ہتیار اوٹھائے۔ اور عمرو سرنگ کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ اور زبا وہان آئی۔ کہ اوسمین ہوکر نکل جائے۔ جب دیکھا۔ کہ عمرو وہان کھڑا ہوا ہے تو اوسے دیکھتے ہی پہچان گئی۔ کیونکہ اوس نے اوس کی تصویر دیکھی ہوئی تہی۔ اس واسطے اوس نے زہر کہا لیا۔ جو اوس کے ہاتھ کی انگوٹھی مین تہا۔ اور کہا۔ بِیَدِی لَا بِیَدِ عَمْرٍو اپنے ہاتھ سے مرتی ہون عمرو کے ہاتھ سے نہین مرتی یہ بہی ایک مثل ہو گئی۔ اور عمرو نے اوس پر تلوار چلائی اور قتل کر ڈالا۔ اور شہر کا پہر جو حال ہوا وہ خوب ہی ہوا۔

۴۴۔ حیرہ کی پادشاہی عمرو بن عدی کے خاندان مین قایم ہونا۔

پہر عمرو بن عدی عراق کو لوٹ گیا۔ اور جذیمہ کے بعد اسی عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مسعود بن مالک بن عنم بن نمارة بن لخم کے خاندان مین عراق کی پادشاہی قایم ہوگئی۔ یہی عرب کا پادشاہ ہے جس نے سب سے اول حیرہ کو اپنا مسکن بنایا ہے۔ پہر مرو برابر اپنے مرنے تک پادشاہ رہا۔ اور ایک سو بیس برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سو اٹھارہ برس کی عمر مین مرگیا۔ پچانوے برس اس کی سلطنت طوک وائف کے زمانہ مین رہی اور باقی اردشیر بن بابک کے زمانہ مین چودہ برس اور کتنے ہی مہینے اور کئی دن اور اوس کے بیٹے شاپور بن اردشیر کے عہد مین آٹھہ برس دو مہینے

یہ اپنے ملک کا خود مختار پادشاہ تہا۔ اور کشور کشائی کرتا اور ملوک طوائف کا مطیع نہ تھا لیکن جب اردشیر بن بابک فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اوس کا مطیع ہوگیا تہا۔ اس کے خاندان مین وہان کی ہمیشہ حکومت رہی۔ اور ملوک کندہ کے زمانہ تک برابر چلی آئی۔ اوس وقت اس خاندان کا آخری پادشاہ نعمان بن المنذر تہا جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

نصر بن ربیعہ کی اولاد کے عراق مین جانے کا سبب جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بعض لوگ اوس کے سوا اور بہی اسباب بیان کرتے ہین۔ یعنی ربیعہ نے ایک خواب دیکہا تہا۔ جس سے یہ لوگ وہان گیے تہے۔ اس کا ذکر حبشیون کے بیان مین آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

طسم اور جدیس قومین جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تہین

۳۴۔ طسم کے پادشاہ عملیق کے پاس ہزیلہ کا اپنے شوہر پر نالش کرنا اور عملیق کا جدیس کی لڑکیون کے ازالہ بکارت کا حکم دینا۔

طسم بن لوذ بن ازہر بن سام بن نوح اور جدیس بن عامر بن ازہر بن سام دو چچا زاد بہائی تہے۔ اور ان دونو کے مساکن یمامہ کے مقام مین تہے جس کا اوس زمانہ مین جَوّ نام تہا۔ یہ ملک نہایت ہی سرسبز اور زرخیز تھا۔ اور ان ملوک طوائف کے زمانے مین اون کا پادشاہ عملیق تہا۔ یہ بڑا ظالم اور بد معاش و بدکار تہا۔ یمامہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو خط ملایا جائے اوسکے نقطہ وسط پر عمود ڈالکر مشرق کو بڑہائین تو یہ عمود یمامہ پر ہوکر گزرتا ہے۔ اور بصرہ اور کوفہ سے کوئی سولہ سولہ منزل کے فاصلہ پر ہے اور بحرین سے دس دن کا راستہ ہے۔ یہ یمامہ نجد مین شمار کیا جاتا ہے۔ اور اسکا صدر مقام

حجر ہے) جدلیس قبیلہ کی ایک عورت تھی - جس کا نام ہزیلہ تھا اوسے اوس کے شوہر نے
طلاق دیدی تھی - اور چاہتا تھا کہ اوسکا بیٹا اوس سے لے لے - اس پر اوس کی عورت نے
عملیق کے پاس جاکر اپنے شوہر پر نالش کی - اور اوس نے کہا - کہ مین نے اس بچے کو
نو مہینے پیٹ مین رکھا - اور مصیبت سے جنا - اور پرورش کے لیے پیچھے پیچھے لیے پھری
جب اوس کے جوڑ بند درست ہو گیے - اور جوانی کا زمانہ قریب آگیا - تو وہ اوسے مجھ سے
زبردستی چھینتا ہے - جس سے مین دیوانی ہو جاونگی - اسکے جواب مین اوسکے شوہر نے کہا اے
پادشاہ مین نے اوس کا پورا پورا مہر دیدیا - لیکن مجھے اس سے بجز ایک ناچیز بچے کے
اور کوئی فائدہ نہ ہوا - اب جو حضور کی مرضی ہو وہ کیجیے -

عملیق پادشاہ نے (اس کا یہ کیا اچھا فیصلہ کیا - کہ) حکم دیا - کہ لڑکا تو میرے لڑکون کے پاس
بھیجدیا جاسے - اور ان زن و شوہر دونو کو فروخت کر دیا جاسے - شوہر کی جو قیمت اُٹھے
اوسکا دسوان حصہ عورت کو اور عورت کی جو قیمت حاصل ہو اوس کا پانچوان حصہ مرد کو دیدیا جائے
اس پر ہزیلہ نے - کہا -

فَانْفَذَ حُكْمًا فِي هَزِيلَةَ ظَالِمًا	أَتَيْنَا أَخَا طَسْمٍ لِيَحْكُمَ بَيْنَنَا

ہم طسم کے بھائی کے پاس آئے تھے - کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے - اوس نے جو حکم
ہزیلہ کی نسبت دیا وہ بالکل انصاف کے خلاف اور ظالمانہ ہے -

وَلَا كُنْتَ فِيمَنْ يُبْرِمُ الْحُكْمَ عَالِمًا	لَعَمْرِي لَقَدْ حَكَمْتَ لَا مُتَوَرِّعًا

عمر کی قسم ہے - اے پادشاہ تو نے ایمانداری سے فیصلہ نہین کیا - اور جو حکم تو نے
کیا وہ سمجھکر نہین کیا -

وَأَصْبَحَ بَعْلِي فِي الْحُكُومَةِ نَادِمًا	نَدِمْتُ وَلَمْ أَنْدَمْ وَإِنِّي بِعَثْرَتِي

اس سے مین بڑی نادم ہون - اور میری ندامت نہین بلکہ مین نے خود ٹھوکر کھائی ہے
اور میرا شوہر بھی اپنا فیصلہ کرانے مین نادم ہوا ہے۔

جب عملیق نے ہزیلہ کی یہ باتین سنین - تو اوس نے حکم دیدیا - کہ جدیس کی کسی باکرہ
عورت کا اوس وقت تک بیاہ نہ ہو اور نہ شوہر کے یہان بھیجی جائے - کہ جب تک وہ
اوس کا ازالہ بکارت نہ کر دیا کرے۔

۴۴ - عملیق کا عفیرہ کی بکارت توڑنا اور عفیرہ کا اپنی قوم کو اس ندامت کے رفع کے لیے مشتعل کرنا -

اس سے جدیس قوم پر بڑی بلا آئی - اور سخت ذلت مین پھنس گیے - اور ایک مدت تک
اون مین یہی قانون جاری رہا - کچھ عرصہ کے بعد شموس کا جس کا نام عفیرہ بنت عماد تھا
اور اسود کی بہن تھی بیاہ ہوا - جب اونہون نے چاہا - کہ اوسے شوہر کے یہان بھیجدین
تو اوسے عملیق کے پاس لے گیے - کہ وہ اوس سے پہلے اپنا کام کرلے اور اُس کے
ساتھ اور جوان بھی تھے - جب یہ عفیرہ اوس کے پاس گئی تو اوس نے اوس کا ازالہ بکارت
کیا - اور اوسے نکالدیا - جب وہ نکل کر شرمناک حالت مین اپنی قوم کے پاس آئی - تو اوس نے
اپنا پائجامہ آگے پیچھے دو نو طرف پھاڑ دیا - تاکہ اوس کی شرمناک حالت معلوم ہوجائے
اور وہ کہتی جاتی تھی۔

لَا اَحَدٌ اَذَلُّ مِنْ جَدِیْسٍ	اَھٰکَذَا یُفْعَلُ بِالْعَرُوْسِ

جدیس کی قوم سے کوئی بھی زیادہ ذلیل نہ ہوگا - کیا دلہنون سے ایسے ہی کام کیے جاتے

یَرْضٰی بِذَا یَا قَوْمُ بَعْلٌ حُرٌّ	اَھْدٰی وَقَدْ اَعْطٰی وَسِیْقَ الْمَھْرُ

لوگو کیا کسی بی بی کا شوہر جس نے عورت کا بار مہر اپنے اوپر سے اوتار دیا ہو اس امر سے راضی
ہوگا - کہ مین اس حالت مین اوس کے پاس بھیجی جاؤن۔

اور پھر اوس نے یہ شعار بھی اپنی قوم کی تحریص اور اشتعال کے واسطے کہے۔

أَيَجْمُلُ مَا يُؤْتَى إِلَى فَتَيَاتِكُمْ ... وَأَنْتُمْ رِجَالٌ فِيكُمْ عَدَدُ النَّمْلِ

کیا یہ اچھا معلوم ہوتا ہے جو تمہاری جوان لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ تم مرد موجود ہو اور اتنے ہو کہ چونٹیوں کے برابر تمہاری کثرت ہے۔

وَتُصْبِحُ تَمْشِي فِي الدِّمَاءِ عَفِيرَةً ... جِهَارًا وَزُفَّتْ فِي النِّسَاءِ إِلَى بَعْلِ

کیا یہ اچھی بات ہی کہ عفیرہ دلہنوں کے طور پر عورتوں کے ساتھ شوہر کے یہاں کھلم کھلا نا پاکی میں جائے

وَلَوْ أَنَّنَا كُنَّا رِجَالًا وَكُنْتُمْ ... نِسَاءً لَكُنَّا لَا نُقِرُّ لِذَا الْفِعْلِ

اگر ہم مرد ہوتے اور تم عورتیں ہوتیں تو ایسی ذلت ہم کبھی گوارا نہ کرتے۔

فَمُوتُوا كِرَامًا أَوْ أَمِيتُوا عَدُوَّكُمْ ... وَدِبُّوا لِنَارِ الْحَرْبِ بِالْحَطَبِ الْجَزْلِ

تمہیں چاہیے کہ عزت داروں کی طرح مر جاؤ یا دشمن کو مار ڈالو۔ اور ایندھن کی لکڑی سے لڑائی کی آگ خوب جلاؤ

وَإِلَّا فَخَلُّوا بَطْنَهَا وَتَحَمَّلُوا ... إِلَى بَلَدٍ قَفْرٍ وَمُوتُوا مِنَ الْهُزْلِ

ورنہ قوم کے درمیان سے نکل کر کسی بیابان میں چلے جاؤ اور تباہ و برباد ہو کر مر جاؤ۔

فَلَلْبَيْنُ خَيْرٌ مِنْ مَقَامٍ عَلَى الْأَذَى ... وَلَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ مَقَامٍ عَلَى الذُّلِّ

کیونکہ تکلیف میں رہنے سے فراق اور ہجرت بہتر ہے۔ اور ذلت میں رہنے سے مر جانا بہتر ہے۔

وَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَغْضَبُوا بَعْدَ هَذِهِ ... فَكُونُوا نِسَاءً لَا تَعِيبُ مِنَ الْكُحْلِ

اور اگر اسکے بعد بھی تمکو غصہ نہ آئے۔ تو تم عورتیں ہو جاؤ جنہیں سرمہ لگانا کچھ عیب نہیں ہوتا ہے۔

وَدُونَكُمْ طِيبَ النِّسَاءِ فَإِنَّمَا ... خُلِقْتُمْ لِأَثْوَابِ الْعَرُوسِ وَلِلْغُسْلِ

اور عورتوں کی سی خوشبو لگایا کرو۔ کیونکہ ایسی حالت میں تم عورتوں کے کپڑے پہننے اور نہانے دھونے کے لیے مخلوق ہوئے ہو۔

وَيَحْتَالُ لِشَيْءٍ بَيْنَنَا مَشْيَةَ الْفَحْلِ	فَبُعْدًا وَسُحْقًا لِّلَّذِي لَيْسَ دَافِعًا

ذرا اور خدا اوسے ملیا میٹ کرے اور اوسکا کالا منہ کرے جو ہماری اب بہی حفاظت نہ کرے اور سانڈ کی طرح اکڑا اکڑا کر ہمارے بیچ مین پہرتا پہرے۔

۴۵ ـ جدیس کا عملیق اور اوسکے رفیقون کو ضیافت کے بہانہ سے بلا کر مار ڈالنا۔

جب اوسکے بہائی اسود نے اوس کی یہ باتین سنین جو اپنی قوم کا سردار تہا اور لوگون مین جسکی بات خوب چلتی تہی۔ تو اوس نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے جدیس کے لوگو۔ طسم کے لوگ ہم سے ہمارے ملک مین کچہہ بڑی عزت والے نہین ہین۔ صرف اون کی قوم کا ایک شخص ہم پر اور اون پر بادشاہ ہے۔ اگر ہم عاجز نہ ہنین تو اونہین ہم پر کوئی فضیلت نہین۔ اور اگر ہم اپنی حفاظت کرین تو اون سے ہم اپنا انصاف لے سکتے ہین تمکو چاہیئے کہ تم سب میرا کہا مانو۔ کیونکہ یہ بات زمانہ مین یادگار رہ جائیگی۔ اس وقت جدیس عفیرہ کی باتین سنکر جوش مین بہر آئے تہے۔ اونہون نے اسود سے کہا۔ کہ ہم تو تیرے تابع اور فرمان بردار ہین۔ مگر طسم کی قوم ہم سے تعداد مین بہت ہے۔ اسود نے کہا۔ مین طسم کے بادشاہ کی دعوت کرتا ہون۔ اور اوسے اور اوسکے رفیقون کو کہانے کیواسطے بلاتا ہون۔ جب وہ اپنے لباس گیٹیتے زیور پہنے ہوئے (بے ہتیار) آئینگے۔ تو ہم تلوارین لینگے اور اونہین قتل کر ڈالینگے سب نے کہا۔ اچہا جو تو چاہے کر۔ ہمکو منظور ہے۔ اس پر اوس نے کہانا پکوایا۔ اور شہر کے میدان مین رکہا۔ اور اسود نے اور اوس کے لوگون نے تلوارین ریت مین چہپا دین۔ اور بادشاہ کو اور اوس کے رفیقون کو بلوایا۔ جب وہ (دعوت کے کپڑے پہنے) خوبصورت لباسون مین آئے اور (کہانا کہانے کے لیے) اپنی اپنی جگہون مین بیٹھے۔ اور کہانے کے واسطے ہاتھ پہیلائے۔ تو نبی جدیس

نے ریت سے تلواریں نکالیں اور اون کو پادشاہ سمیت قتل کر دیا۔ اور پھر اون کے جو ادنی اور نیچے درجے کے آدمی تھے اونھیں بھی مار ڈالا۔

۱۷۴۔ حسان کا جدیس سے آکر طسم کا انتقام لینا اور یمامہ کی تیز نظری سے یمامہ کا نام یمامہ ہوتا اور سرمہ کا پتھر۔

پھر طسم کے جو باقی لوگ رہ گئے تھے وہ حسان بن تبع پادشاہ یمن کے پاس گئے۔ اور اپنی قوم کا انتقام لینے کے واسطے اوس سے مدد چاہی وہ اون کے ساتھ یمامہ کو چلا۔ پھر جب یمامہ تین منزل رہا۔ تو طسم کے لوگوں سے کسی نے اوس سے کہا۔ کہ جدیس میں میری ایک بہن بیاہی ہوئی ہے۔ اوس کا یمامہ نام ہے اوسکی نظر ایسی تیز ہے۔ کہ سوار کو تین دن کے راستہ سے دیکھہ لیتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہین وہ ہمین دیکھکر جدیس کو ہماری خبر نہ کر دے۔ اس لیے تو اپنے آدمیوں سے کہدے۔ کہ ہر ایک شخص کسی درخت کی ایک ایک ڈالی توڑ لے۔ اور اوسے اپنے آگے کر لے۔ حسان نے اس کی نسبت اپنے آدمیون کو حکم دیدیا۔

ادہر یمامہ نے جب نظر اوٹھائی۔ تو اونھین دیکھہ لیا۔ اور جدیس سے کہدیا کہ حمیر تمہاری طرف آرہے ہین۔ اونھون نے کہا۔ تو نے کیا دیکھا۔ جو تو کہتی ہے کہ حمیر آرہے ہین بولی۔ کہ مین نے ایک شخص کو ایک درخت مین دیکھا۔ کہ وہ ایک شانہ کا گوشت کہا رہا ہے۔ یا جوتا جہاڑ رہا ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح تھی۔ مگر اون لوگون نے اوسے جہوٹا سمجھا اور اوسکی کوئی تدبیر نہ کی۔ حسان صبح کو عین عالم غفلت مین اون پر جا پڑا۔ اور اونہین نیست و نابود کر ڈالا۔

اور پھر حسان کے پاس یمامہ پکڑی آئی۔ اور اوس کی آنکھین نکال ڈالی گئین۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ اون مین کالی کالی رگین ہین۔ اوس سے حسان نے پوچہا کہ یہ کیا ہے۔ کہا

دو پہاڑون مین رہنے لگے اور اُس وقت سے اب تک وہین رہتے ہین۔ اسی وقت سے وہ وہان سگے ہین۔

اصحاب کہف جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھے

۸۴۔ اصحاب کہف ورقیم اور اون کا زمانہ اور شریعت وغیرہ۔

اصحاب کہف (یا غار والے) ایک بادشاہ کے زمانہ مین تھے جس کا نام وقیوس یا دقیانوس تھا اور روم کے ملک کے ایک شہر افسوس (یا افسیس) مین رہتے تھے۔ ان کا بادشاہ بت پرست تہا۔ اور کچھہ لوگ اونمین سے ایسے بہی تھے۔ جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (اے پیغمبر کیا تم ایسا سمجھتے ہو۔ کہ اصحاب کہف اور رقیم (یعنی غار اور کتبہ والی) ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک عجیب نشانی تہی۔) رقیم سے مطلب یہ ہے۔ کہ اون کے حالات ایک تختی مین لکھے ہوئے تھے اور وہ تختی اوس غار کے دروازہ پر رکھی ہوئی تہی۔ جہان وہ آکر چھپے تھے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ حالات اونہین کے زمانہ مین سے کسی نے لکھے اور اوس عمارت مین نصب کر دئے تھے۔ اوسمین اون کے نام تھے۔ اور اون کا زمانہ بھی اوس مین درج تھا۔ اور یہ سبب بہی لکھا ہوا تہا۔ کہ وہ وہان کیون آئے تھے۔ اور بعض یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ باتین اوس بادشاہ نے لکھی تہین جس نے اون کو آکر دیکھا تہا اور وہان ایک کنیسہ بنایا تہا۔ اور ابن عباس کی روایت کے موجب اون کی تعداد سات تہی اور آٹھوان کتا ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہین۔ کہ مین ہی اون لوگون مین سے ہون جو اون کے حالات سے واقف ہین۔

ابن اسحاق کا بیان ہے - کہ وہ آٹھ تھے - اس واسطے اوسکے قول کے بموجب کتا نوان ہوگا - یہ لوگ رومی تھے اور بت پوجا کرتے تھے - اللہ تعالی نے اون کو ہدایت کی - انکی شریعت حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت تھی - لیکن بعض لوگون کا بیان ہے - کہ وہ حضرت عیسی سے پہلے ہوئے ہین - اور حضرت عیسی نے اون کا حال اپنی قوم کو بتایا تھا - اور اللہ تعالی نے اونھین اونکے خواب سے حضرت مسیح کے ارتفاع کے بعد اوٹھایا تھا - لیکن پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے -

۴۹ - اصحاب کہف کا حضرت عیسیٰ کے حواری پر ایمان لانا اور شاہزادہ کے مرجانے پر اونکا بھاگ کر ایک غار مین چھپنا -

اور اون کے ایمان کا سبب یہ تھا - کہ حضرت عیسیٰ کے اصحاب مین سے ایک حواری اون کے شہر مین آیا - اور چاہا کہ اوس شہر مین جائے لوگون نے اوس سے کہا - کہ اس شہر کے دروازہ پر ایک بت ہے جو کوئی اوس کے اندر جاتا ہے اوسے ضرور ہے کہ پہلے اوسے سجدہ کرے - اس لیے یہ حواری اوسکے اندر نہ گیا - اور شہر کے نزدیک ایک حمام مین آکر ٹھیر گیا - اور اوسی مین کام کرنے لگا - حمام کے مالک نے دیکھا - کہ اوس کے کام سے وہان برکت کے آثار نظر آتے ہین - اور کچھ وہان جوان تھے وہ بھی اوسکے دوست و رفیق ہوگئے - وہ حواری اون کے روبرو آسمان زمین کے اور آخرت کے حالات بیان کیا کرتا تھا - جس سے رفتہ رفتہ وہ ایمان لے آئے - اور اوسکو سچا سمجھنے لگے -

اسی مین وہان کے پادشاہ کا بیٹا اوس مقام پر ایک عورت کو لیکر آیا - اور حمام مین گھسا - اس حواری نے جب ایسی ناشایستہ حرکت دیکھی - تو اوس کو نصیحت کی اور کہا کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے - اس سے اوسکو شرم آگئی - اور وہ لوٹ گیا پھر کچھ دنون کے بعد وہ مکرر آیا -

جب اس حواری نے اوسے نصیحت کی - تو اوس نے اسے گالیان دین اور جھڑک کر حمام مین اوس عورت کو لے کر گھس گیا - خدا کی قدرت وہ دونو حمام مین مر گیے - پادشاہ کو جب یہ حال معلوم ہوا - اور لوگون نے اوس سے کہا - کہ حمام مین ایک شخص ہے اوس نے شاہزادہ کو مار ڈالا ہے - تو اوس نے اوس کی گرفتاری کا حکم دیا مگر وہ حواری چلدیا تھا کسی کو نہ ملا - اسی مین کسی نے اوسکے رفیقون کا ذکر کیا - اور اون جوانون کا تذکرہ ہوا - اس پیٹے لوگ اونھین پکڑنے کو آئے - یہ سنکر یہ لوگ بھاگے - اون کا آقا ایک کھیت مین تھا - جب وہ وہان پہونچے تو اون سے اپنا حال بیان کیا - وہ بھی اون کے ساتھ ہولیا - اور اوس کا کتا بھی اون کے پیچھے پیچھے چلدیا - جب رات ہوگئی - تو وہ ایک غار مین آئے - اور بولے کہ رات کو اسی جگہہ رہین گے - جب صبح ہوگی - تو جیسا مناسب ہوگا ویسا کرینگے پھر وہ اوس مین داخل ہوئے - دیکھا تو وہان ایک چشمہ ہی اور کچھہ پھل بھی موجود ہین - اونھون نے وہ پانی پیا اور وہ پھل کھائے - پھر جب رات ہوگئی - تو اللہ تعالی نے اون کے کان تھپک دئے (یعنی اونھین سلادیا) اور اون پر فرشتے مقرر کردئے کہ اونھین دھنے بائین کروٹین بدلاتے رہین - کہ اون کے اجساد کو مٹی نہ کھا جائے - اور آفتاب بھی اون پر نکلا کرتا تھا -

۵۰ - اصحاب کہف کا غار سے زمانہائے دراز کی بعد نکلنا اور شہر مین طعام خریدنے کو جانا اور وہان لوگون کا تعجب کرنا اور اون کے غار پر جانا وغیرہ

دقیانوس نے اون کا حال سنا - اور اپنے رفیقون کو لے کر چلا - جب یہ لوگ اون کی جستجو کرتے ہوئے چلے - تو دقیانوس کو معلوم ہوا - کہ وہ ایک کہف مین یعنی غار مین گھس گیے ہین - اوس نے اپنے آدمیون کو حکم دیا - کہ اندر گھس کر اونھین نکال لائین - لیکن جب کسی نے چاہا - کہ اندر جاے - تو اوس کی ہمت نہ پڑی - اور خوف

کے سبب سے لوٹ لوٹ گئے - اس پر ایک شخص نے وقیانوس سے کہا - کہ اگر آپ اونہین پکڑین تو آپ کا یہی ارادہ ہے کہ اونہین قتل کر ڈالین - اوس نے کہا ہان کہا تو پھر اس غار کا دروازہ بند کر دیجئے اور اُنہین یہین چھوڑ دیجئے - وہ بھوک پیاس سے خود ہی مر جاوینگے - اس واسطے پادشاہ نے ایسا ہی کیا - اور اوس غار کا دروازہ بند کرا دیا اسی طرح وہ ایک مدت دراز تک وہان پڑے رہے - اور زمانہ پر زمانہ گزرتا گیا - اتفاقاً ایک مرتبہ وہان مینہ برسنے لگا - ایک چرواہا جنگل مین بکریان چرا رہا تھا - اوس نے کہا - کہ اگر کسی طرح اس غار کا دروازہ مین کھول لون - تو اوس مین پانی سے بکریون کو امن مل جاویگی - اسواسطے اوس نے غار کا دروازہ کھولا - اس پر اللہ تعالی نے دوسرے روز اون کی روحین اون کے اجسام مین واپس کر دین صبح کا وقت تھا - اون مین سے ایک کو اونھون نے ایک روپیہ دیکر بھیجا کہ اون کے واسطے کھانا مول لے آئے - اس شخص کا نام تملیخا تھا - جب وہ شہر کے دروازہ پر آیا - تو اوس نے نئی نئی حالتین دیکھین اور وہان سے ہوتے ہوتے ایک شخص کے پاس پہونچا - اور کہا کہ مجھے ان درہمون کا کھانا دیدے - اوس شخص نے دیکھکر کہا - کہ یہ درہم تیرے پاس کہان سے آئے تملیخا نے کہا - مین اور میرے ساتھی کل یہان سے گئے تھے - جب صبح ہوئی تو اونھون نے مجھے کھانا خریدنے کے واسطے بھیجا ہے - اوس شخص نے کہا - یہ درہم تو فلان پادشاہ کے زمانہ مین مروج تھے - اور تملیخا کو پادشاہ کے پاس لے گیا - اس زمانہ مین وہان کا پادشاہ ایک نیک آدمی تھا - اوس نے بھی تملیخا سے درہمون کا حال پوچھا - تملیخا نے جو بات پہلے کہی تھی وہی پھر اوس سے بھی بیان کی - پادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کہان ہین - کہا میرے ساتھ چلو مین بتائے دیتا ہون - لوگ اوس کے ساتھ گئے - اور غار

کے دروازہ پر پہونچے - وہان تملیخا نے کہا - ذرہ مجھے اپنے لوگون کے پاس آگے جانے دو - تاکہ وہ آپ کی آوازین سنکر کہین یہ خیال نہ کرین کہ دقیانوس کو ہمارا حال معلوم ہوگیا ہے - اوراس سے وہ ڈر جاوین - اس لیے وہ آگے آگے اندر گیا - اوراون سے سارا حال بیان کیا اور سب نے سجدۂ شکر ادا کیا - اوراللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اب اونہین موت دیدے - اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا قبول کی - اوراوس کے اور نیز اوس کے سب رفیقون کے کان تھپک دئے (یعنی سُلادیا) پادشاہ نے چاہا - کہ اوس کے اندر جائے لیکن جب کوئی شخص اوس کے اندر گھستا تو خوف کے سبب اندر پاؤن نہین رکھہ سکتا تھا اس واسطے وہ اوس کے اندر نہ جاسکے مجبوراً پادشاہ لوٹ گیا - اور وہان ایک کنیسہ بنادیا کہ اوس مین لوگ عبادت کیا کرین -

عکرمہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کو اُٹھایا تھا - تواوس وقت ایک مومن پادشاہ کی حکومت تھی - اس زمانہ مین اوس کے ملک والے روح اور جسم کی نسبت اور اون کے قیامت کے دن اُٹھنے کے باب مین گفتگو کیا کرتے تھے - کوئی تو کہتا تھا - کہ اللہ تعالیٰ فقط روحین ہی مبعوث کریگا جسم نہین ہوگا - اور کوئی کہتا تھا کہ نہین قیامت کے دن روحین اور جسم دونو اٹھینگے - اسکی نسبت جب بادشاہ کا اطمینان نہ ہوا - تواوسکو بڑا رنج ہوا - اورکمبل کی گدڑی پہنکر اللہ تعالیٰ اسی درخواست کی کہ یہ بات اوس پر ٹھیک ٹھیک ظاہر کردی - کہ سچ اسمین کیا ہے - اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو صبح کے وقت اُٹھایا - جب آفتاب روشن ہوا - تواون مین ایک نے دوسرے سے کہا - کہ آج رات ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت مین بڑی غفلت کی - اور اُٹھ کر وہ پانی کی طرف گیے - وہان غار کے پاس درخت بھی تھے اور پانی کا چشمہ بھی تھا دیکھتے کیا ہین - کہ وہ چشمہ اور درخت سوکھہ گیے ہین - کسی نے اون مین سے کہا ہماری

عجیب حالت ہے۔ کہ ایک ہی رات مین یہ کنوان بہی خشک ہوگیا۔ اور درخت بہی
سوکھ گیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو بہوگ لگادی۔ اس لیے وہ بولے کہ کوئی شہر
کو جائے فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا
(اور جا کر دیکھے۔ کہ کہان اچھا کہانا مل سکتا ہے۔ تو اوسمین سے بقدر ضرورت کہانا لے آئے۔ اور
چپکے سے لے کر چلا آئے۔ اور کسی کو خبر نہ ہونے دے) پہر اون مین سے ایک شخص کہانا
خریدنے کے لیے گیا۔ جب اوس نے وہان جا کر بازار کو دیکھا۔ تو اوسے تو پہچان لیا۔
مگر صورتین جو دیکھین وہ نئی نئی دیکھین اونہین نہ پہچانا۔ اور طرز انداز سے معلوم ہوا۔ کہ وہ
لوگ ایمان والے ہین۔ پہر وہ ایک شخص کے پاس مول لینے کے لیے گیا۔ اوس نے
جب اس کے درہم دیکھے تو غیر مروج سکہ پایا۔ اس واسطے وہ اس خریدار کو بادشاہ پاس
لے گیا۔ اس جوان نے کہا۔ کیا تمہارا بادشاہ فلان شخص نہین ہے۔ دوکاندار نے کہا۔
نہین بلکہ فلان شخص ہے۔ اس سے اس خریدار کو بڑا تعجب ہوا۔ جب بادشاہ کے
سامنے اوسے لے گئے۔ تو اوس نے اپنے رفیقون کی ساری کہانی سنائی۔ اس واسطے
بادشاہ نے لوگون کو جمع کیا۔ اور کہا تم لوگون کو روح اور جسد کے باب مین اختلاف تہا
دیکہو اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے فلان قوم مین سے یعنی اوس بادشاہ کی قوم مین سے جو اون
اصحاب کہف کے بہاگنے کے وقت تہا ایک نشانی کے طور پر بہیجا ہے۔ پہر اوس جوان
نے کہا۔ چلو میرے ساتھ۔ مین اپنے لوگون کو بتائے دیتا ہون۔ بادشاہ سوار ہوا۔ اور اوس
کے لوگ بہی اوس کے ساتھ چلے جب وہ اوس کہف پر پہونچے۔ تو اوس جوان نے
بادشاہ سے کہا۔ مجھے اجازت دیجئے۔ کہ مین آپ سے آگے ہی اپنے رفیقون کے
پاس جاؤن اور اونہین آپ کی خبر کرون۔ نہین تو جب وہ آپ کی آوازین اور آپ کے

گھوڑون کے سمون کی آہٹ سینگے تو سمجھینگے کہ آپ لوگ دقیانوس کے آدمی ہین اور اوس سے وہ ڈرجاینگے۔ اس واسطے پادشاہ نے اوسے اجازت دیدی وہ اپنے لوگون کے پاس پہلے گیا۔ اور وہان جاکر اون سے یہ سارا قصہ بیان کیا۔ تو اونہین اس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ غار مین کتنی مدت سے ہین۔ اور خوشی کے مارے رو پڑے۔ اور خدا سے دعا مانگی کہ اونہین اب مار دے۔ اور جو لوگ کہ اونہین دیکھنے کو آئے ہین اونہین اون کو نہ دکھائے جس سے وہ اوسی وقت مرگیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اوس کے اور اوس کے رفیقون کے کان تھپک دئے۔ اور اونہین سلادیا۔ جب اوس کو اندر دیر ہوئی۔ تو اس پادشاہ کے لوگ اون جوانون کے پاس گیے دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان جسم پڑے ہوئے ہین اور کوئی چیز اون کی بگڑی نہین ہے۔ صرف یہی ہے کہ اون مین جان نہین ہے۔ پادشاہ نے کہا۔ کہ دیکھو یہ ایک اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

پادشاہ نے یہان ایک تانبے کا صندوق دیکھا۔ اوس پر مہر لگی ہوئی تھی۔ جب اوسے کھولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس مین ایک سیسہ کی تختی ہے۔ اوسمین اون جوانون کے نام لکھے ہوئے ہین۔ اور لکھا ہے کہ "وہ دقیانوس پادشاہ سے اپنی جانون کو اور اپنے دین کو بچانے کے لئے بھاگے ہین۔ جب وہ اس غار مین گھس گیے۔ اور دقیانوس کو اون کا اس غار مین ہونا معلوم ہوا۔ تو اوس نے یہ غار بند کرادیا۔ جو شخص ہمارے اس نوشتہ کو پڑھے اوسے اون کا حال معلوم ہوجائیگا" جب اونہون نے یہ پڑھا۔ تو اونہین سخت تعجب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اونہون نے تعریف کی۔ جس نے اونہین مخلوق کے پھر جلا اُٹھانے کی قدرت پر یہ نشانی دکھائی تھی۔ اور خوب زور زور سے اونہون نے تسبیح اور تحمید کی آوازین بلند کین۔

یہ بھی کہتے ہین کہ یہ پادشاہ اور اوس کے ساتھی اون جوانون تک پہونچ بھی گئے تھے۔ اور اون کو زندہ دیکھا تھا اون کے چہرے نور سے چمکتے تھے۔ اور اون کے رنگ روشن تھے اور اون کے کپڑے بوسیدہ نہین ہوئے تھے اور اون جوانون نے اپنے دیکھنے والون سے وہ حالات بیان کیے تھے۔ جو اون کے اور دقیانوس کے درمیان گذرے تھے۔ اور پادشاہ اون سے بغلگیر ہوا تھا۔ اور وہ لوگ پادشاہ کے ساتھ بیٹھکر اللہ تعالی کی تسبیح پڑھتے اور اوس کا ذکر کرتے رہے تھے۔ پھر اونھون نے پادشاہ سے کہا۔ کہ اب آپ خدا کے سپرد۔ اور لوٹ کر جہان لیٹے تھے وہین جا لیٹے۔ اس واسطے پادشاہ نے اون مین سے ہر شخص کے واسطے ایک طلائی تابوت بنوایا۔ لیکن جب پادشاہ سویا تو اوسے خواب مین وہ لوگ نظر آئے۔ اور کہا کہ ہم سونے کے نہین بنائے گئے ہین ہم مٹی کے بنائے گئے ہین۔ اور اوسی مین مل جاینگے۔ اس واسطے اوس نے اونکے لیے لکڑی کے صندوق بنوادئے۔ پھر باہر کے لوگون کے اور اون کے درمیان اللہ تعالی نے خوف کا پردہ ڈالدیا۔ اور اوس پادشاہ نے غار کے دروازہ پر ایک مسجد بنوادی۔ اور اون کی زیارت کا ایک میلہ مقرر کردیا۔

ان جوانون کے نام یہ ہین۔ مکسلمینا۔ تملیخا۔ مرطوس۔ نیرونس۔ کسطوس۔ دینموس۔ ریطونس قالوس۔ مخسیلمینا۔ یہ سب نو نام ہوئے اور یہ سب سے مکمل روایت ہے۔ اور اون کے کتے کا نام قطمیر تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت یونس بن متی

۵۱۔ حضرت یونس اور اونکا اپنی قوم پر بددعا کرنا | ان کا واقعہ بھی ملوک طوائف کے ہی زمانہ کا ہے

اور عذاب کا نازل ہونا۔ | کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یونس

ابن متی کے سوا کوئی نبی اپنی مان کے نام سے منسوب نہین ہوا ہے۔ متی اون کی
مان کا نام تہا۔ اور یہ موصل کے پاس کے ایک قریہ مین رہتے تہے جس کا نام نینوی
تہا۔ (اور جو قدیم زمانہ مین اسیریا کا دار السلطنت تہا) ان کی قوم کے لوگ بت پوجا کرتے
تہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو اون کی طرف بہیجا تھا۔ کہ اونہین بت پرستی
سے منع کرین اور توحید سکہائین۔ یہ تینتیس برس اون مین رہے۔ اور اونہین بہت کچھ
ہدایت کی۔ مگر دو رومیون کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا۔ جب وہ ان کے ایمان
سے مایوس ہوگئے۔ تو اون پر بد دعا کی۔ ندا آئی۔ کہ تو نے میرے بندون پر بڑی
جلدی بد دعا کی۔ پہر اون کے پاس جا۔ اور چالیس روز تک اون کو ہدایت کر۔ یہ اونکے
پاس گئے۔ اور سینتیس روز تک اون کو ہدایت کرتے رہے۔ مگر کسی نے ان کی نہ
سنی۔ تب انہون نے اون سے کہا۔ کہ تم پر تین روز مین عذاب نازل ہوگا۔ اور
اوس کی نشانی یہ ہے۔ کہ تمہارے رنگ متغیر ہوجائینگے۔ جب صبح ہوئی تو دیکہتے
کیا ہین۔ کہ اون کے رنگون مین تغیر آگیا۔ یہ دیکہتے ہی اونہون نے کہا۔ کہ یونس نے
جو کہا تہا۔ وہ ہی بلا نازل ہوئی۔ ہم نے اوسے کبہی جہوٹ بولتے نہین دیکہا ہے۔
دیکہو۔ اگر وہ رات کو یہین رہین۔ تو تمہین عذاب سے کچھ اندیشہ نہین۔ اور اگر وہ رات
کو یہان نہ ہون۔ تو جاننا کہ صبح کو ہم پر عذاب آئیگا۔ جب چالیسوین شب ہوئی۔ تو
حضرت یونس کو عذاب کے نازل ہونے کا یقین ہوگیا۔ اور اون کے پاس سے
وہ نکل کر چلدئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو عذاب نے آکر اون کے سرون کو ڈہانک لیا
اور ایک سیاہ ابر بڑا خوفناک اون پر آگیا۔ جس مین سے سخت دہوان نکلتا جاتا تہا۔ پہر

وہ سر پر آگیا۔ اور اون کے اجسام کانپنے پڑ گئے۔

۵۲۔ حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر عذاب کا رفع ہونا۔

جب اون لوگون نے یہ حالت دیکھی۔ تو اونہین اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہوگیا اور اونہون نے حضرت یونس کو جاکر ڈھونڈا تو وہ نہ ملے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کے دل مین ڈالا۔ کہ توبہ کرین۔ اور اونہون نے اخلاص کے ساتھہ توبہ کی۔ اور ایک بزرگ کے پاس گیے اور کہا۔ کہ دیکھو یہ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے۔ ہم کیا کرین۔ اوس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اور توبہ کرو۔ اور کہو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا حَیُّ مُحْیِی الْمَوْتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پہر وہ گانو سے باہر ایک ٹیلے پر بڑے میدان مین گیے۔ اور جتنے جاندار تھے خدا تعالیٰ سے فریاد و زاری کیلئے اونسے اون کے بچے جدا کر دیے۔ اور پہر سب نے اللہ تعالیٰ سے چلا چلا کر فریاد کی اور معافی مانگی۔ اور جو جو برائیان اور ظلم کیے تھے اوس کی تلافی کرنے لگے۔ یہان تک کہ اگر کسی نے کسی کا کوئی پتہر اپنے گھر کی عمارت مین لگا لیا تہا تو اوسے بہی اُکھیڑ اُکھیڑ کر دینے لگا۔ اس منت وزاری اور خوف کو دیکھکر اللہ تعالیٰ نے اون سے عذاب دور کر دیا۔ یہ دن عاشورہ کا اور روز چہار شنبہ کا تہا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ شوال کا نصف مہینا اور دن چہار شنبہ کا تہا۔

۵۳۔ حضرت یونس کا خدا سے روٹھہ کر جانا اور کشتی سے گرنا اور مچھلی کا اونہین نگل لینا۔

اودہر حضرت یونس انتظار مین تھے۔ کہ گانو کا اور گانو والون کا دیکھئے کیا حال ہوتا ہے۔ کہ اسی مین ایک شخص اون کو جاتا ہوا ملا۔ اونہون نے اوس سے بستی کا حال پوچہا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ بستی والون نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور اوس نے اون کی توبہ منظور کرلی۔ اور عذاب اون سے ٹال دیا۔ اس سے حضرت یونس کو بڑا غصہ آیا۔ اور قسم

کھائی - کہ اب تومین اوس بستی کو چھوڑتا ہوکر نہین جاؤنگا حضرت یونس کی قوم کے سوا ایسی اور کوئی بستی نہین ہے کہ جس پر عذاب آیا ہو اور پھر اللہ تعالی نے اوسے ٹالدیا ہو - پھر وہ اللہ تعالی سے روٹھہ کر چلدئے - اون کا مزاج بڑا تند اور تیز تہا - اور صبر اون مین بہت ہی کم تہا - اور اسی واسطے اللہ تعالی نے نبی صلعم کو اون کی اقتدا سے ممانعت کی ہے - اور فرمایا ہے - لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ (اے پیغمبر تم یونس) مچھلی والے کیطرح نہ ہونا) اور جب چلدئے تو اون کو یہ خیال گذرا کہ اللہ تعالی اون پر قادر نہین - یعنی اون پر عذاب نہین کرسکیگا - یا اون کو نہایت تنگ قید مین نہ ڈال سکے گا - غرض وہ چلدئے اور چلتے چلتے ایک کشتی مین سوار ہوئے اوس کشتی پر ایک طوفان آگیا - اور ایک روایت مین ہے - کہ وہ ٹہیر گئی - آگے چلی ہی نہین ناخدا نے کہا - تم مین کون مجرم ہے اوسکے سبب سے یہ کشتی نہین چلتی ہے - حضرت یونس نے کہا - یہ مجرم مین ہون مین نے ہی خطا کی ہے - مجھے دریا مین ڈالدو - اونہون نے اس بات کو اون کی تسلیم نہین کیا - اور کہا - کہ لاؤ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (پہر اونہون نے کشتی والون کے ساتہ قرعہ ڈالا - تو ہار گیے) مگر اوںہون نے اونہین دریا مین نہ ڈالا - اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا - اور پہر بھی اونہین نہ گرایا - آخر کار حضرت یونس خود ہی دریا مین گر گیے - یہ رات کا وقت تہا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ (تو مچھلی نے اون کو نگل لیا) پہر اللہ تعالی نے مچھلی پر وحی بھیجی - کہ اونہین اپنے پیٹ مین تو لے مگر نہ تو اون کے گوشت پر کوئی کھروںچ لگائے - اور نہ اون کی ہڈی توڑے - چنانچہ مچھلی نے لے لیا - اور جہان دریا مین اوس کا مسکن تہا وہان چلی گئی -

سہ ۵ - حضرت یونس کی تسبیح و تقدیس سے	جب حضرت یونس اوس جگہہ پہونچ گیے - تو وہان

نجات ہونا اور مچھلی کے پیٹ سے نکلنا۔ اونھون نے کسمپس کی آواز سنی۔ تو اپنے
دل مین کہا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ مین ہی اون پر وحی بھیجی
کہ یہ بحری جانورون کی تسبیح کی آواز ہے۔ اس لیے اونھون نے بھی مچھلی کے پیٹ
مین ہی تسبیح پڑھنا شروع کی۔ اور ملائکہ نے اون کی تسبیح کی آواز سنی۔ تو کہا پروردگار ہمین
ایک باریک آواز کہین دور زمین مین سنائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
یہ میرا بندہ یونس ہے۔ اوس نے میری کچھ خطا کی ہے۔ اس لیے مین نے اوسے
مچھلی کے پیٹ مین دریا مین قید کیا ہے۔ فرشتے بولے۔ وہ تو بندہ بڑا نیک ہے
اوسکے نیک کام تو ہر روز آسمان پر آیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اون کی شفاعت
کی فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ (پھر حضرت یونس نے بھی تاریکیوں مین (یعنی ظلمت بحر ظلمت شکم ماہی
اور ظلمت شب مین اللہ تعالیٰ کو) پکارا۔ اور کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
(اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہین تیری ذات پاک ہے۔ اور مین نے بڑا ہی ظلم کیا ہے) اور اونھون
نے پہلے بھی نیک کام کئے تھے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون کے حق مین فرمایا
ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔ (تو اگر یونس
خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے والون مین سے نہ ہوتے۔ تو اوس دن تک کہ جب لوگ (قیامت کے دن)
اٹھا کر کھڑے کیے جائین گے یون ہی اوسکے پیٹ مین پڑے رہتے) اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ جب کبھی لغزش ہو جائے تو عمل صالح آدمی کے اوس وقت بڑی مفید ہوتے ہین۔
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ (تو ہم نے اون کو مچھلی کے پیٹ سے نکالکر کھلے میدان
مین ڈالدیا اور وہ مچھلی کے پیٹ مین رہنے سے بیمار ہو گئے تھے) دریا کے کنارے پر آکر پڑ گیے
اور وہ ایسے ہو گیے تھے کہ جیسے بچا ابھی کا جنا ہوا ہو۔ وہ مچھلی کے پیٹ مین چالیس دن

رہے - ایک روایت ہے - کہ بیس روز یا تین روز یا سات روز مچھلی کے پیٹ مین رہے - واللہ اعلم - اور اللہ تعالی نے اون پر ایک یقطین کا پیڑ پیدا کر دیا - یقطین قرع دلیعنی کدو) کو کہتے ہین - اوس سے دودہ نکل نکل کر اون پر گرتا تہا - ایک روایت یہ بہی ہے - کہ اللہ تعالی نے کچھ پہاڑی جنگلی بکریان اون کے واسطے مقرر کر دی تہین وہ صبح شام اونہین دودہ پلا جاتی تہین - اور اسی سے اون مین پہر قوت آگئی تہی - پہر وہ چلنے لگے - اور ایک روز اوسی پیڑ کے پاس آ گئے - دیکہتے کیا ہین - کہ وہ خشک ہو گیا ہے - اس سے اونہین رنج ہوا اور رو پڑے - اس پر اللہ تعالی نے اون پر عتاب کیا - اور ندا آئی کہ تو ایک درخت پر رنج کرتا اور روتا ہے اور ایک لاکہہ بلکہ اس سے بہی زیادہ آدمیون پر تجہے کچھ افسوس نہ ہوا جن کے مارنے کی تو نے دعا کی تہی -

۵۵ - اللہ تعالی کے حکم سے حضرت یونس کا پہر اپنی قوم مین جانا اور قوم والون کی اطاعت -

پہر اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا - کہ وہ اپنی قوم کے پاس جائین - اور کہین کہ اللہ تعالی نے اون کی خطا معاف کر دی ہے - چنانچہ وہ چلے راستے مین ایک راعی سے اون کی ملاقات ہوئی - حضرت یونس نے اوس سے اپنی قوم کا حال پوچہا - اوس نے کہا - وہ بڑی آرزوئین کر رہے ہین کہ اون کا رسول کسی طرح اون کے پاس آ جائے - حضرت یونس نے کہا - تو اون سے جا کر کہہ - کہ مین یونس کو دیکہہ کر آیا ہون - راعی نے کہا مین تو اون سے جا کر جب کہونگا - کہ تمہاری اس بات کے کہنے کا مجہے کوئی گواہ ملجائے - اس لیے حضرت یونس نے اوس کی بکریون مین سے ایک بکری کو بتایا - اور جہان وہ کہڑی تہی اوس جگہہ کو بہی بتایا اور وہان ایک درخت کی طرف بہی اشارہ کیا - اور کہا - کہ یہ سب اسبات کے گواہ ہین - تب راعی لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور اون سے کہا - کہ مین نے یونس کو دیکہا ہے

وہ سنتے ہی اوس پر دوڑے - کہا جلدی مت کرو - صبح ہونے دو جب صبح ہوئی - تو وہ اونہیں اوس مقام پر لے گیا جہان اوس نے یونس کو دیکھا تہا - اور اوس سے کہا - کہ گواہی دے چنانچہ اوس مقام نے گواہی دی اور ایسی ہی بکری اور درخت نے بہی گواہی دی - حضرت یونس بہی وہین کہین چہپے تہے جب بکری نے گواہی دی - تو اوس نے یہ بہی کہا - کہ اگر تم اللہ کے نبی کو دیکہنا چاہتے ہو - تو وہ فلان مقام پر ملینگے - وہ لوگ حضرت یونس کے پاس آئے - اور جب اون کو دیکہا - تو اون کے ہاتہون پر بوسہ دیا - اور پیر چومے - اور اونہین منت خوشامد کرکے شہر کو لے گئے - پہر وہان وہ اور اون کے اہل و عیال چالیس دن رہے - اور بعد اسکے وہ سیر کے طور پر نکلے - اور بادشاہ بہی اون کے ہمراہ نکلا - اور اپنے ملک کا کاروبار اوس راعی کے حوالہ کرآیا - اور وہ ہی چالیس سال تک اوسکے ملک کا انتظام کرتا رہا - پہر اسکے بعد حضرت یونس لوٹ کر پہر وہان آگئے -

۵۶ - حضرت یونس کے مچہلی کے پیٹ مین جانے کی ایک اور روایت -

ابن عباس اور شہر بن حوشب کہتے ہین - کہ حضرت یونس کی رسالت اوس وقت ہوئی ہے - کہ جب وہ مچہلی کے پیٹ سے نکل آئے ہین - اور کہتے ہین اللہ تعالی نے سورۃ الصافات مین ایسے ہی فرمایا ہے - چنانچہ اس نے کہا ہے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَّأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ تو ہمنے اونکو مچہلی کے پیٹ سے نکالکر کہلے میدان مین ڈالدیا اور وہ مچہلی کے پیٹ مین رہنے سے نڈہال ہو رہے تہے اور پہر ہمنے اون پر (کدو کا) ایک بیلدار درخت بہی اوگایا - اور اونکو اچہا کرکے ایک لاکہہ آدمی کی طرف اور (اگر بال بچون کو بہی ملالو تو) اون سے بہی زیادہ کی طرف پیغمبر کرکے بہیجا) اور شہر نے کہا ہے کہ جبرئیل یونس کے پاس آئے - اور کہا نینوے والون کے پاس چل - اور اونکو عذاب سے

ڈرا - کیونکہ اون پر عذاب آنے والا ہے - کہا مجہے ایک جانور سواری کے لیے چاہیئے ہے
کہا اتنی مہلت نہین ہے - کہا تو مین جوتا ہی پہن لون - کہا اتنی بہی مہلت نہین ہے -
راوی کہتا ہے - تو وہ غصہ ہو گئے اور کشتی کی طرف چلدئے اور اوسمین سوار ہوئے جب
وہ کشتی مین سوار ہوئے - تو اوس کا چلنا موقوف ہو گیا - راوی کہتا ہے پہر اونہون نے
قرعہ ڈالا - تو حضرت یونس کا نام نکلا - پہر مچہلی آئی - اور غیب سے اوس مچہلی کو ندا آئی
کہ یونس کو ہم نے تیری روزی نہین بنایا ہے - ہم نے تجہے اونکے واسطے پناہ بنایا ہو -
پہر مچہلی نے اونہین نگل لیا - اور یہان سے وہ اونہین لیکر چلی گئی - اور اُبُلّہ پر گزرتی ہوئی
دجلہ ہی دجلہ چلی گئی - اور جا کر اونہین نینوے مین نکال کر ڈالدیا -

اللہ تعالیٰ کا تین رسولونکو شہر انطاکیہ کو بہیجنا جو ملوک طوائف کے زمانہ کا واقعہ ہے

۸۷ - حضرت عیسیٰ کے دو رسولون کا انطاکیہ جانا اور بادشاہ کا اونہین قید کرنا اور پٹوانا -

یہ لوگ حضرت مسیح کے حواری اور اصحاب تہے اونہون نے پہلے دو کو بہیجا تہا - جن کے نامون کی نسبت اختلاف ہے - وہ دونون انطاکیہ کو آئے - وہان اونہون نے ایک بزرگ کو دیکہا - جو بکریان چرا رہا تہا - اوسکا نام حبیب النجار تہا - اونہون نے اوس پر سلام کیا - اوس نے پوچہا کہ تم کون ہو - بولے - کہ حضرت عیسیٰ کے رسول ہین - اور تم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہدایت کرنے کو آئے ہین - کہا کوئی نشانی بہی تمہارے پاس ہے - وہ دونو رسول بولے ہان ہے - ہم مریضون کو اچہا کرتے ہین - اور اندہون کو آنکہین دیتے ہین - اور کوڑہیون کو چنگا کرتے ہین - یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہین - حبیب نے کہا - کہ میرا ایک بیٹا بیمار ہے - اوسے کئی برس ہوتے ہین اچہا نہین ہوتا ہے - اور اونہین اپنے گہر لے گیا -

انہون نے اوس کے بیٹے کے اوپر ہاتھ پھیر دیا۔ وہ اوسی وقت اچھا بھلا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی۔ اور بہت مریض اون کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے اچھے کرادئے۔

اون کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام انطیخس تھا۔ وہ بتون کو پوجا کرتا تھا۔ جب اوسے ان کی خبر ہوئی تو اوس نے اونہین بلایا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہون نے کہا۔ ہم حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے ہین۔ اور تمہین اللہ تعالیٰ کے راستہ کی ہدایت کرنے آئے ہین اوس نے یہی کہا کہ کوئی نشانی بھی لائے ہو۔ کہا۔ ہم اندہون کو آنکھین دیتے اور جذامیون کو اور مریضون کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کرتے ہین۔ بادشاہ نے کہا اٹھو تو ہم تمہارا حال دیکھین کہ کیسے ہو جب وہ اُٹھے تو سب لوگون نے اونہین مارنا شروع کردیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ وہ دونو اس شہر مین جب آئے تو مدت تک بادشاہ تک اون کی رسائی ہی نہین ہوئی۔ ایک مدت کے بعد جب اونہون نے دیکھا کہ بادشاہ باہر نکلا ہے۔ تو تکبیرون کے نعرے مارے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ اس سے بادشاہ کو غصہ آیا۔ اور اونہین دونو کو قید خانہ مین بھیجدیا اور ہر ایک کے سو سو درے لگوائے۔

۵۸۔ حضرت عیسیٰ کا ایک تیسرے رسول کو اونکی مدد کے لیے بھیجنا اور انطاکیہ والون کا ایمان لانا۔

جب لوگون نے انہین جھوٹا بنایا۔ اور اونہین مارپیٹ کی۔ تو حضرت مسیح نے اون کی مدد کے لئے شمعون حواری کو بھیجا۔ جو اون کے حواریون مین سب سے بڑا تھا۔ وہ شہر مین بھیس بدلکر آیا جیسے وہ حضرت عیسیٰ کا حواری نہین ہے۔ اور بادشاہ کے درباریون کے ساتھ رہنے لگا۔ جنہون نے بادشاہ تک اوسکا ذکر پہونچادیا۔ اور بادشاہ نے اوسے اپنے پاس بلایا۔ اور اوسکی صحبت سے خوش

ہوا۔ اور اوس سے مانوس ہوگیا۔ اور عزت کرنے لگا۔ جب ایک مدت گزر گئی۔ تو موقع
پاکر شمعون نے بادشاہ سے عرض کیا۔ کہ مین نے سنا ہے کہ تیرے ملک مین دو شخص
آئے ستھے اور اونہون نے تجھے اپنے دین کی دعوت کی تھی اس واسطے تو نے
اون کو قید مین کر رکھا ہے۔ اور اونہین پٹوایا بھی ہے۔ کیا تو نے خود اون سے بات
چیت کی تھی۔ اور اون کی باتین سنی تھین۔ یا کسی اور نے اون کی نسبت کچھہ تجھ سے
کہدیا تھا۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ مجھے اون پر غصہ آگیا تھا۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اب تو بلوائیے
دیکھین تو وہ کیا کہتے ہین۔ بادشاہ نے اونہین بلوایا شمعون نے اون سے پوچھا
کہ تمھین کس نے بھیجا ہے۔ بولے۔ کہ ہمین اوس پروردگار نے بھیجا ہے۔ جس نے
تمام چیزین بنائین۔ اور اوس کا کوئی شریک نہین ہے۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اوس کی
مختصر تعریف اور صفت کیا ہے۔ بولے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اوس کا
ارادہ ہوتا ہے حکم دیتا ہے۔ شمعون نے پوچھا۔ کہ بھلا تمھارے پاس کوئی نشانی بھی ہے
کہ تم اوسی کے بھیجے ہوئے ہو۔ کہا۔ نشانی یہ ہے۔ کہ جو تیری آرزو ہو وہ پوری ہوجائیگی
اس پر بادشاہ نے حکم دیا۔ تو ایک لڑکے کو لائے۔ جس کی آنکھین جاتی رہی تھین اور
اون کی جگہہ گوشت کے لوتھڑے ہوگئے تھے پھر اونہون نے اپنے پروردگار سے
دعا کی۔ جس سے آنکھون کی جگہہ چر گئی۔ اور اونہون نے مٹی کے دو گلولہ بنائے اور اونہین
آنکھہ کے حلقون مین رکھدیا۔ وہ اوس کی پتلیان ہوگیے۔ اور اون سے وہ دیکھنے لگا۔
بادشاہ اس سے تعجب مین رہ گیا۔ اور بولا۔ اگر تمھارے خدا مین جس کی تم پرستش
کرتے ہو۔ یہ طاقت ہو کہ مردے کو زندہ کردے۔ تو مین اوس پر اور تم پر ایمان لے آونگا
اونہون نے کہا۔ ہمارا اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ یہان ایک مرد مرگیا ہے

اور سات روز سے مرا پڑا ہے۔ ہمنے اوسے دفن نہین کیا ہے۔ اوسکا باپ یہان
نہین ہے اوس کے آنے کا انتظار کر رہے ہین۔ پہر اوس نے مردہ کو منگایا۔ اوس مین
بدبو اوٹھ کھڑی ہوئی تھی اون دونو نے علانیہ اور شمعون نے آہستہ آہستہ اللہ تعالی سے
دعا کی۔ اور مردہ جی کر اُٹھہ کھڑا ہوا۔ اور بولنے لگا۔ کہ مین مشرک مرا تہا۔ اور دوزخ کے
گڑھون مین ڈالدیا گیا تہا۔ تمہین چاہیے اس شرک کی خرابی سے بچو۔ پہر کہا۔ آسمان
کے دروازے کہل گئے۔ اور مین نے اُدہر دیکھا۔ تو دیکھتا کیا ہون کہ ایک خوبصورت
جوان ہے اور اون تینون کی سفارش کر رہا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا وہ تینون کون ہین
کہا یہ اور شمعون کی طرف اشارہ کیا۔ اور یہ دو تو اون دونو پہلے رسولون کی طرف ہاتھہ کر کے
بتایا۔ اس سے بادشاہ کو تعجب ہوا۔ اور شمعون نے اس وقت بادشاہ کو اپنے دین کی
دعوت کی۔ اور اوس کی قوم اون پر ایمان لی آئی۔ اور بادشاہ بہی ایمان لایا۔ اور کچھہ لوگون
نے اون کو نہ مانا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ بادشاہ کافر ہی رہا۔ اور اوس نے اور اوسکی
قوم نے ارادہ کیا۔ کہ رسولون کو قتل کر ڈالین۔ جب یہ بات حبیب نجار نے سنی جو شہر کے
دروازہ پر رہتا تھا وہ وہان سے دوڑتا آیا۔ اور اون سے اللہ تعالی کی باتین کین اور
اللہ تعالی کی اور رسولون کی اطاعت کے واسطے کہا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے
اپنے اس قول مین فرمائی ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
(اس طرح پر کہ پہلے ہمنے اون کی طرف دو رسول بہیجے تو اونہون نے اون دو نو کو جہوٹا بتایا۔ اس پر ہمنے
ایک تیسرے رسول سے اون کی اور مدد کی) اس تیسرے کا نام شمعون تہا۔ یہان اللہ تعالی انے
بھیجے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ اونہین مسیح نے بہیجا تہا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔
کہ مسیح نے اللہ تعالی کے حکم سے اونہین بہیجا تہا۔ اس واسطے وہ اللہ ہی کے بہیجے

ہوئے تھے۔

۵۹ - انطاکیہ والوں پر قحط اور حبیب کا قتل اور جنت مین جانا۔

غرض جب اون لوگون نے ان رسولون کو جھوٹا بنایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر خشک سالی کی بلا نازل کی۔ اس واسطے اون لوگون نے رسولون سے کہا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ لَئِن لَّمۡ تَنتَهُواْ لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (ہمنے تمہین بڑا منحوس پایا۔ اگر تم۔ (اپنے وعظ ونصیحت سے) باز نہ آوٗگے تو ہم تمہین (پتھرون سے) مارینگے اور ضرور تم کو ہم سے بڑی سخت تکلیف پہونچیگی)

پھر جب حبیب آیا۔ یہ شخص مومن تھا۔ اور اپنا ایمان چھپائے رہتا تھا۔ اور اپنی جو کمائی ہوتی اوسے جمع کرتا اور نصف اپنے عیال کے خرچ مین اوٹھاتا۔ اور نصف صدقہ مین دیدیا کرتا تھا۔ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱتَّبِعُواْ ٱلۡمُرۡسَلِينَ (کہا بھائیوان رسولون کا اتباع کرو) یہ سنکر اوس کی قوم نے کہا۔ کیا تو بھی ہمارے رب سے مخالف ہو گیا۔ اور اون کے اللہ پر ایمان لے آیا۔ مَا لِيَ لَآ أَعۡبُدُ ٱلَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ (مجھے کیا جنون ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اوسکی عبادت نہ کرون حالانکہ تم سب کو اوسی کی طرف لوٹ جانا ہے) جب اوس نے یہ بات کہی۔ تو اوسے اونہون نے قتل کر ڈالا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اوس کے لیے جنت واجب کردی۔ اور اس طرح فرمایا۔ قِيلَ ٱدۡخُلِ ٱلۡجَنَّةَۖ قَالَ يَٰلَيۡتَ قَوۡمِي يَعۡلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلۡمُكۡرَمِينَ (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسے ارشاد ہوا۔ کہ جنت مین جا داخل ہو (لیکن دیکھو کہ اوسے اب بھی اپنی قوم کی بھلائی کا خیال تھا کیونکہ) اوس نے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو میری قوم جان جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھے بخشدیا۔ اور اپنے مقبول بندون مین مجھے شامل کرلیا۔)

شمسون کا حال جو انھین ملوک طوائف کے زمانہ مین تھا

۶۰ ـ شمسون مومن کا بت پرستون پر جہاد اور اوسکا زور اور عورت کا اوسے بالون سے باندہنا اور شمسون کا ستون نکال کر شہر کو گرا دینا ـ

شمسون روم کے ایک قریہ مین رہتا تہا اور ایماندار تہا لیکن اوس بستی کے لوگ بت پوجتے تہے ـ شمسون شہر سے کچہہ دور کئی میل پر رہتا تہا ـ اور اکیلا ہی ان بستی والون پر جاتا اور اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے اون سے لڑا کرتا تہا ـ پہر جب کہین اوسے پیاس لگتی تو جہان کہین شیرین پانی ہوتا پتہرون سے چشمے پہوٹ کر نکل آتے ـ اور وہ اوسے پی لیا کرتا تہا اور وہ ایسی قوت والا اور طاقتور تہا ـ کہ لوہا وغیرہ اوس کے سامنے کچہہ اصل نہ رکہتا تہا ـ اسی طرح وہ اون پر جہاد کرتا اور اونہین لوٹ کہسوٹ لاتا تہا ـ اور وہ اوسکا کچہہ بہی نہ کر سکتے تہے ـ

اس واسطے اوس شہر والون نے اوس کی عورت کو گانٹہا ـ اور اوسے کچہہ دنیا کیا ـ کہ کسی طرح سے وہ اوسے باندہ دے وہ راضی ہو گئی ـ اور اونہون نے اوسے ایک مضبوط رسی دی ـ اور اوس نے وہ رسی لیکر رکہہ لی ـ جب وہ رات کو سو رہا ـ تو اوس عورت نے رسی سے اوسکے ہاتہہ باندہے ـ لیکن جب وہ بیدار ہوا ـ تو اوس نے کہینچکر اوسے توڑ ڈالا ـ عورت نے یہ بات شہر والون سے کہلا بہیجی ـ اس واسطے اونہون نے لوہے کی ایک زنجیر بہیجدی اور اوس نے اوس زنجیر سے اوسکے ہاتہہ باندہے ـ اور گردن مین بہی زنجیر ڈالدی وہ سو رہا تہا ـ جب وہ اوٹہا تو اوس نے کہینچ تان کر ہاتہہ اور گردن دونو سے اوسے توڑ ڈالا ـ اور عورت سے کہا ـ یہ دو مرتبہ تو نے باندہا اس کا کیا سبب تہا ـ کہا مین تیرا زور ازمانا چاہتی تہی ـ اب مجہے معلوم ہو گیا

کہ دنیا مین تیرے برابر کوئی زور آور نہین ہے۔ بھلا کوئی چیز ایسی بھی ہے جس سے تجھے باندھا جاے اور وہ تجھ سے نہ ٹوٹ سکے۔ کہا ہان ایک چیز ہے۔

اوس عورت نے پوچھا۔ کہ وہ کیا چیز ہے تو اوس نے ایک مدت تک اوسے نہ بتایا لیکن جب بہت پوچھا تو اوس نے کہدیا بال ایسے ہین کہ اگر تو اون سے مجھے باندھ دے تو مین اونہین نہین توڑ سکونگا۔ جب وہ سو گیا تو اوس نے اوسکے سر کے بالون سے اوسکے ہاتھ باندھے ہے۔ اوسکے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے اور اونہین یہ حال کہلا بھیجا۔ وہ فوراً آئے۔ اور اوسے پکڑ لیا۔ اور ناک کان کاٹ ڈالے۔ آنکھین نکال ڈالین اور مخلوق کے دیکھنے کے واسطے اوسے کھڑا کر دیا۔ اور پادشاہ بھی اوسے دیکھنے کے واسطے آیا۔

اس شہر کی عمارت ستونون پر تھی۔ شمسون نے اللہ تعالیٰ سے اون کے حق مین بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کہ شہر کے عمودونمین سے دو عمود لے۔ اور اونہین کھینچ لے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکی آنکھین وغیرہ یہ چیزین جو جاتی رہی تھین وہ اوسے سب دیدین۔ پھر اوس نے دو ستون کھینچ لئے۔ جس سے وہ تمام شہر وہان کے باشندون پر گر پڑا۔ اور پادشاہ اور وہ سب کے سب مر گئے۔ یہ شمسون ملوک طوائف کے زمانے مین تھا۔

جرجیس کا قصہ جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھا

۶۱۔ جرجیس اور اوسکی تجارت وغیرہ اور موصل کو جانا اور وہان کے پادشاہ کی بت پرستی اور ظلم

کہتے ہین کہ موصل مین ایک پادشاہ تھا جس کا وازانہ نام تھا یہ بڑا جبار ظالم تھا۔ اور جرجیس فلسطین کا ایک نیک باشندہ تھا۔ اور ایمان چھپائے رہتا تھا۔ اور اوسکے ساتھ اور بھی چند صالح لوگ تھے۔

انہون نے کچہہ حواریون کو دیکہا بہی تہا - اور اون سے کچہہ مذہب کی باتین سیکہی تہین - اور جرجیس ایک بڑا تاجر تہا اور بہت کچہہ صدقہ دیا کرتا تہا - یہان تک کہ کبہی کبہی اپنا تمام مال صدقہ مین دیدیا کرتا تہا - اور پہر اپنی کمائی سے اوسیطرح مال پیدا کرلیتا تہا - اور اگر اوسے صدقہ دینے کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ دولت سے فقیری کو بہتر سمجہتا تہا -

چونکہ اوسے شام مین یہ اندیشہ پیدا ہوا - کہ کہین اوس کی دینداری مین کچہہ خرابی نہ آجاے اس واسطے وہ موصل کو چلا گیا اور پادشاہ کے واسطے کچہہ تحفہ تحائف لیتا گیا - کہ کہین وہ اوسے اوسکے دشمنون کے حوالہ نہ کردے - یہان جب یہ آیا - تو اوس وقت آیا - کہ پادشاہ نے اپنی قوم کے عظما اور اکابر کو جمع کیا تہا - اور آگ جلائی تہی - اور کتنے ہی قسم کے عذاب تیار کئے تہے - اور ایک بت کو جس کا نام افلون تہا کہڑا کردیا تہا - اور حکم دیا تہا کہ جو کوئی اوسے سجدہ نہ کرے اوسے عذاب کیا جائے اور آگ مین ڈالدیا جائے -

۹۴ - جرجیس کی اور موصل کے پادشاہ کی بت پرستی اور خدا پرستی پر بحث -

جب جرجیس نے یہ حالت دیکہی تو اوسے بڑا اندیشہ ہوا - اور اپنے دل مین جہاد کے لیے تیار ہو کر جو کچہہ اپنے پاس مال و اسباب تہا اپنے اہل بیت مین تقسیم کردیا - اور پادشاہ کے پاس نہایت جوش آور اور غضب آلود ہو کر آیا - اور کہا تو ایک بندہ اور غلام ہے - نہ تو تجہے اپنے نفس کا اختیار ہے - اور نہ کسی غیر پر کچہہ اختیار ہے - تیرے اوپر ایک پروردگار ہے اوسی نے تجہے پیدا کیا - اور روزی دی ہے - اور پہر اللہ تعالی کی عظمت کا اور اوس کے بت کے عیوب کا بیان کیا - یہ سنکر پادشاہ نے اوس سے پوچہا تو کون ہے - اور کہان سے آیا ہے - جرجیس نے کہا - مین اللہ کا بندہ اور اوس کی لونڈی کا بیٹا ہون - خاک سے پیدا ہوا - اور خاک مین ہی ملجاؤنگا - پادشاہ نے اوس سے صنم کی

پرستش کے واسطے کہا۔ اور کہا اگر تیرا پروردگار تمام دنیا کا بادشاہ ہوتا تو تجھ پر بھی اوس کی عنایت کے کچھ آثار نظر آتے۔ جیسے میری قوم کے امرا پر میری مہربانی کے آثار نظر آتے ہین جرجیس نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی تجھے تعظیم و تمجید کرنا چاہیئے۔ اور کہا۔ کیا افلون کی عبادت بہتر ہے جو نہ تو سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ تجھے پروردگار عالم سے بچا سکتا ہے۔ یا اوس کی عبادت بہتر ہے جسکے حکم سے آسمان زمین قائم ہین پھر جرجیس نے حضرت عیسیٰ کا اور اون کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اونہین اپنا خاص بندہ بنایا اور اونہین اعزاز و اکرام بخشا ہے۔ بادشاہ نے یہ باتین سنکر اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو ایسی باتین کہی ہین۔ کہ ہم اونہین جانتے بھی نہین ہین۔ اب دو ہی باتین ہین۔ یا تو تو اس بت کو سجدہ کر نہین تو مین تجھے سخت سزا دونگا۔ جرجیس نے کہا۔ کہ یہ تیرا بت جو ہے۔ اگر اسی نے آسمان بنایا ہے اور فلان فلان چیزین بنائی ہین تو تو سچ کہتا ہے اور تیری بات ٹھیک ہے اور اگر ایسا نہین ہے تو ملعون تیرا کلام ہے۔

۴۴۔ موصل کے بادشاہ کا جرجیس کو سخت ایذائین دینا اور اوس کا مرنا نہین۔

جب بادشاہ نے جرجیس کی یہ باتین سنین تو اوسے قید کا حکم دیا اور لوہے کی کنگھیون سے اوس کا بدن کھچوایا۔ جس سے اوسکا گوشت اور رگین ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین۔ اور اونپر سرکہ اور رائی چھڑکوائی۔ مگر اس پر بھی وہ نہ مرا۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اس سے وہ نہ مرا۔ تو لوہے کی چھ سلاخین گرم کرائین۔ کہ وہ آگ کی طرح گرم ہو گئین۔ اور اوسکے سر مین گھسیڑ دین جس سے اوس کا مغز نکل پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اوسے بچا دیا جب بادشاہ نے دیکھا کہ اس سے بھی وہ نہ مرا۔ تو اوس نے ایک تانبے کا حوض لیا۔ اور اوس پر آگ جلوا کر اوسے خوب گرم کرا دیا۔ اور پھر اوسمین جرجیس کو ڈالدیا۔ اور اوسے

ڈہانک دیا۔ جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پہر جب دیکھا۔ کہ اس سے بہی وہ نہ مرا۔ تو اوسے
بلایا۔ اور پوچھا کہ مین نے جو ایسی ایسی تجھکو ایذائین دین تجھے اس سے دکھہ درد ہوا یا نہین
جرجیس نے کہا۔ کہ میرے رب نے یہ ایذائین مجھ سے دور کردین اور مجھے صبر عطا فرمایا
کہ تجھپر اوس کی حجت قایم ہو جائے۔

۶۴۔ پادشاہ کا جرجیس کو قید کرنا اور اوسکا نکلنا

اب اوس نے یہ تجویز کی۔ کہ جرجیس کو ہمیشہ کے لیے قید کردیا جائے لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ اگر تو نے اسے مجلس مین ایسے ہی آزاد چھوڑ دیا۔ تو وہ لوگون سے باتین کرے گا۔ اور اونھین تیرے برخلاف بہڑکائیگا۔ چاہیئے کہ اوسے ایسی ایذا دیجاے۔ کہ جس سے وہ بات بہی نہ کرسکے۔ اس واسطے اوسے پٹ لٹا دیا۔ اور اوسکے ہاتھہ اور پیرون مین لوہے کی میخین گڑوا دین۔ اور پہر سنگ رخام کا ایک ستون لیا۔ جسے اٹھارہ آدمیون نے اٹھایا۔ اور اوس کی پیٹھہ پر رکھدیا۔ اور وہ دن بہر اوس پتہر کے نیچے دبا پڑا رہا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالی نے فرشتہ کو بہیجا یہ پہلا ہی موقع تہا۔ کہ اللہ تعالی نے فرشتہ کے ذریعہ سے آدمی کی مدد کرائی تہی اوسنے اوس پتہر کو اوس پر سے اُٹھایا اور میخین نکالین اور کہلا پلا کر اوسے خوش کیا اور تسلی دی۔ اور جب صبح ہوئی تو اوسے قیدخانہ سے نکالدیا۔ اور کہا تو اپنے دشمن کے پاس جا اور جہاد کر۔ کیونکہ ہمنے تجھے سات برس اسی معاملہ مین مبتلا کیا ہے۔ وہ تجھے عذاب دیگا اور چار مرتبہ قتل کریگا اور ہر مرتبہ ہم تیری روح تیرے جسم مین پہر پہیر دینگے جب چوتہی مرتبہ وہ قتل کریگا۔ تو ہم تیری روح قبول کرلینگے۔ اور تجھے اوسکا اجر عطا کرینگے

۶۵۔ پادشاہ کا جرجیس کو چروانا اور اوس کا پہر زندہ ہونا اور سحر کا اوس پر نہ چلنا۔

پہر جرجیس پادشاہ کے پاس گیا۔ اور جا کر اوسکے سر کے پاس کہڑا ہو گیا پادشاہ کو جرجیس کا آنا معلوم بہی نہ ہوا۔ کہ اسی مین دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہ اوسے دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ کہاں جرجیس

ہے۔ کہا ہاں۔ پوچھا۔ قیدخانہ سے تجھے کس نے نکالدیا۔ کہا مجھے اوس نے نکالدیا۔
جسکی حکومت تیری حکومت سے بڑی ہے۔ اس سے بادشاہ کو بڑا غصہ آیا۔ اور طرح
طرح کی اوسے ایذا دینے کا حکم دیا۔ اور اوسے دو لکڑیون کے درمیان کھڑا کیا۔ اور آرہ
سے چیرا۔ اور پیرون تک چیر کر دو ٹکڑے کر دئیے پھر اوسکو کاٹ کر اور بہی ٹکڑے کرڈالے
اور بادشاہ کے یہان سات خونخوار شیر ایک کنوے مین رہا کرتے تھے اوس کا بدن اونکے
سامنے ڈالدیا۔ جب اون شیرون نے اوسے دیکھا۔ تو اپنے سر جہکا دئیے۔ اور پنجون پر
کھڑے ہو گئے۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچایا۔ وہ اسی طرح تمام دن یہ مردہ پڑا رہا۔
یہ پہلے ہی مرتبہ اوس کی موت ہوئی تھی۔ پھر جب رات ہو گئی۔ تو اللہ تعالی نے اوس کے
جسم کو جمع کیا۔ اور برابر کر کے اوسمین جان ڈالدی اور کنوے سے اوسے باہر نکال دیا
جب صبح ہوئی تو دیکھتے کیا ہین۔ کہ جرجیس چلا آرہا ہے۔ وہ یہان اوسکے مرنے کے
سبب سے عیدین منارہے تھے دیکھتے ہی بولے۔ کہ یہ شخص تو جرجیس سے کیسا
مشابہ ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ یہ تو وہ ہی ہے جرجیس بولا۔ کہ ہاں مین ہی ہون۔ تم بہت
ہی بُرے لوگ ہو۔ مجھے تم نے مارڈالا۔ اور ہاتھ پانو کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالی نے
مجھے پھر جلادیا۔ تمہین چاہیئے کہ اس پروردگار عظیم کی عبادت کرو۔ جس کی قدرت ایسی ہے
کہا۔ یہ تو بڑا ساحر ہے۔ تمہاری نظر بندی کردی ہے۔ اور تم کو اُس پر کچھہ اختیار نہین رہا ہے۔
اس لیے اونھون نے اپنے ملک کے ساحرون کو جمع کیا جب وہ آگئے تو بادشاہ نے
اون مین جو بڑا تھا اوس سے کہا۔ کہ مجھے کچھہ اپنے جادو دکھا۔ تاکہ مجھے معلوم ہو۔ کہ تو
جرجیس کی برابری کر سکتا ہے یا نہین۔ جادوگر نے ایک بیل منگایا۔ اور اوس کے کانون
مین پھونکا۔ اوسی وقت ایک بیل کے دو بیل ہو گئے۔ پھر کچھہ دانہ منگائے۔ اور اونہین

بویا جوتا۔ اور پیڑ بڑے ہوئے۔ پھر اونہین کاٹا کوٹا۔ بہوسہ صاف کیا۔ پیسا روٹی پکائی۔
اور اوسی وقت اوسے کہالیا۔ پھر پادشاہ نے اوس سے کہا۔ کیا تجھے یہ طاقت ہے
کہ تو جرجیس کو کتا بنا دے کہاہان ایک پانی کا پیالہ لائے۔ جب پانی آیا۔ تو اوس پر پہونکا
پھر کہا جرجیس سے اسے پی لے۔ جرجیس اوسے سب کا سب پی گیا۔ جادوگر نے کہا
اب تیرا کیا حال ہے۔ کہا بہت اچھا حال ہے مجھے پیاس لگی تھی۔ اللہ تعالی نے
اپنی مہربانی سے مجھے پانی پلوا دیا۔ ساحر نے پادشاہ سے کہا۔ تو اگر اپنے کسی ہمسر پادشاہ
سے زور آزمائی کرتا تو بے شک تو غالب ہوجاتا لیکن تو تو ایسے جبّار سے مقابلہ کرتا ہے
جو زمین اور آسمان کا پادشاہ ہے۔ اوس کی برابری نہین ہوسکتی۔

۹۶۔ جرجیس کا ایک بیل کو زندہ کرنا اور پادشاہ کے وزیر کا اور چار ہزار آدمیون کا ایمان لانا۔

جرجیس کے پاس شام کی ایک عورت آئی تھی اوس وقت جرجیس کے اوپر سخت عذاب ہو رہا
تھا۔ عورت بولی۔ کہ میرے پاس صرف ایک بیل تھا۔ اوسی کی کاشتکاری کی محنت
سے میرا گزر ہوتا تھا۔ وہ مر گیا ہے۔ مین تیرے پاس آئی ہون۔ کہ مجہپر تو رحم کرکے خدا سے
اوسکے جلا دینے کے لیے دعا مانگے۔ جرجیس نے اوسے اپنا عصا دیدیا۔ اور کہا۔ اپنے
بیل کے پاس جا۔ اور اوسے اس عصا سے مار۔ اور کہو خدا کے حکم سے زندہ ہوجا۔ اوس
عورت نے عصا لے لیا۔ اور جہان بیل مرا تھا وہان آئی۔ دیکھا تو وہان اوس کی ہڈیان اور
دم کے بال پڑے ہوئے ہین۔ اوس نے اونہین اکٹھا کیا۔ اور عصا سے مارا۔ اور جرجیس
نے جو اوس سے کہدیا تھا وہ کہا۔ بیل فوراً زندہ ہوگیا۔ اور یہ خبر ہوتے ہوتے پادشاہ کی
پاس بھی آئی۔

اودہر جب ساحر نے پادشاہ کو نصیحت کی۔ تو پادشاہ کے درباریون مین سے ایک نے جو اونہین

سب سے بڑا تھا کہا۔ میری بات سنو تم اسے ساحر اور جادوگر بتاتے ہو۔ اور اوس کی
یہ حالت ہے کہ اوس پر نہ تو تمہارا عذاب کارگر ہوتا ہے اور نہ تم اوسے قتل کرسکتے ہو
کیا کوئی ساحر تم نے ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ جو موت کو اپنے سے دور کردے۔ اور
مردون کو زندہ کردے اور یہ بیل کا قصہ اور اوسکے زندہ کرنیکا حال بیان کیا۔ وہ سب
کہنے لگے۔ کہ یہ باتین تو تو ایسی کرتا ہے جیسے کہ تو اوسی کا ہو گیا ہے کہا۔ مین تو اوس
پر ایمان لے آیا۔ اور جن چیزون کو تم پوجتے ہو مین اون سے بیزار ہون۔ یہ سنکر بادشاہ
اور اوسکے درباری اوس پر پہیل پڑے اور اوسے خنجرون سے مارا۔ اور زبان خنجر
سے کاٹ ڈالی۔ جس سے وہ ذرا دیر مین مرگیا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ وہ بولنے
بھی نہین پایا۔ اور فوراً طاعون سے مرگیا۔ اور ان لوگون نے اوس کے حال کا ذکر
کسی سے نہ کیا اور اوسے چھپا دیا۔ لیکن جرجیس نے لوگون سے کہدیا۔ اور چار ہزار
آدمی نے اوسکا اتباع کیا۔ اور وہ مرا پڑا تھا۔ اس لیے پادشاہ نے اون سب کو انواع
عذاب دیدیکر قتل کردیا۔ اور اونمین سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔

۶۷۔ جرجیس کی دعا سے خشک لکڑیونکا سبز اور بارآور ہونا۔

پھر ایک شخص نے پادشاہ کے اراکین دولت مین سے کہا۔ جرجیس تو کہتا ہے کہ تیرا خدا مخلوق کو پیدا
کرتا ہے۔ مین ایک بات کہتا ہون۔ اگر تیرا خدا وہ کردے تو مین تجھے سچا جانون گا
اور تجھ پر ایمان لے آونگا اور جتنے میری قوم کے آدمی ہین انہین بھی تیرا تابع کردونگا۔ یہان
چودہ[۱۴] منبر (کرسیان) اور مائدہ (میز) اور پیالہ اور صحاف (رکابیان) خشک لکڑی کے ہین
اور قسم قسم کے درختون کی لکڑی سے بنے ہین۔ اپنے رب سے دعا کر۔ کہ اونہین سبز
کردے جیسے اوس نے اونہین پہلے پیدا کیا تہا۔ اور اونمین سے ہر لکڑی اپنے رنگ

اور پتون پہلون اور پہولون سے معلوم ہوجائے جرجیس نے کہا۔ یہ جو تو نے سوال کیا ہے مجہپر اور تجہپر تو بڑا سخت ہے۔ لیکن اللہ تعالی پر یہ بات بڑی آسان ہے۔ پہر اوس نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ تو فوراً وہ سرسبز ہوگئین۔ اور جڑین پہوٹ نکلین۔ اور شاخین نکل پڑین۔ اور پتے اور کلیان نمودار ہوگئین۔ جس سے ہر لکڑی کا نام معلوم ہوگیا۔

۶۸۔ جرجیس کو ایک مورت مین جلا کر مار ڈالنا اور اون کا پہر زندہ ہونا۔

پہر اوسی شخص نے جس نے یہ سوال کیا تہا کہا۔ کہ مین جرجیس کو اب عذاب دیتا ہون۔ پہر اوس نے تانبا لیا۔ اور اوس سے بیل کی ایک مورت بنائی۔ اور اندر سے اوسے مجوف کر کہا۔ اور اوسمین رال سیسہ گندگ اور ہرتال بہر دیا۔ اور جرجیس کو اوسمین گسیٹر دیا۔ پہر اس مورت کے نیچے آگ جلائی۔ جس سے وہ بہڑک اٹہی۔ اور اوس کی سب چیزین پگہل کر مخلوط ہوگئین۔ اور حضرت جرجیس اوسکے اندر مر گیے۔ جب وہ مر گیے تو اللہ تعالی نے اون پر آندہی اور رعد و برق اور تاریک ابر بہیجا۔ جس سے تمام آسمان زمین مین اندہیرا ہوگیا اور کتنے ہی دن تک یہ لوگ متحیر پہرتے رہے۔ پہر اللہ تعالی نے حضرت میکائیل کو بہیجا۔ اونہون نے آکر اوس مورت کو اوٹہایا۔ اور اوٹہا کر زمین پر دے مارا۔ جس سے اوسکے دہماکے کی آواز سنکر سب لوگ ڈر گیے۔ اور وہ مورت ٹوٹ گئی۔ اور اوس سے حضرت جرجیس زندہ نکل آئے۔ جب وہ کہڑے ہوئے۔ اور اون سے بات چیت کی۔ تو پہر اندہیرا جاتا رہا اور آسمان زمین مین جو غبار بہرا ہوا تہا وہ سب صاف ہوگیا۔

۶۹۔ جرجیس کا سترہ مردون کو زندہ کرنا۔

اون لوگون کے ایک امیر نے حضرت جرجیس سے کہا۔ کہ اللہ تعالی سے دعا مانگو۔ کہ ہمارے مردے جو ان قبرون مین ہین اونہین جلادے۔ حضرت جرجیس نے اون قبرون کو کہدوایا۔ دیکہین تو وہان بالکل بوسیدہ ہڈیان

ہین - پہر جرجیس نے دعا مانگی - دعا کے مانگتے ہی سترہ آدمی نظرون کے سامنے آ گئے جن مین نو مرد پانچ عورتین اور تین بچے تہے - اور اون مین ایک بوڑہا آدمی بہی تہا - جرجیس نے اوس سے پوچہا کہ تو کب مرا تہا - کہنے لگا کہ فلان فلان وقت مین مین مرا تھا - معلوم ہوا کہ اوسے چار سو برس گزرے تہے -

۷ - حضرت جرجیس کا ایک درخت کو سبز کرنا اور ایک اندہے کو آنکہین کان دینا -

جب بادشاہ نے یہ حالت دیکہی - تو کہا اب ہم سب طرح سے اوسے اور اوسکے رفیقون کو عذاب دے چکے - اب بہوک پیاس کا عذاب اور باقی رہا ہے - اس واسطے اوسے ایک بوڑہیا کے گہر مین لے گئے - یہ نہایت محتاج تھی - اور اوس کا ایک اندہا بہرا اور لنگڑا بیٹا تھا - جرجیس کو اوسکے گہر مین بند کیا - اور ایسی نگرانی کی کہ کوئی اوسے کہانا پینا وہان نہ پہونچائے جب وہ بہوکے ہوئے - تو اونہون نے اوس بوڑہیا سے پوچہا - کہو تیرے پاس کچہ کہانے پینے کو بہی ہے یا نہین - وہ بولی کہ مین نے اتنے روز سے نہ کچہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا ہے اب مین جاتی ہون اور کچہ کہین سے تیرے لیے مانگ کر لاتی ہون اونہون نے اوس سے کہا کیا تو اللہ کی عبادت کرتی ہے - کہا نہین - کہا تو کریگی - کہا ہان اور ایمان لائی - اور کچہ لینے کے واسطے باہر گئی - اوسکے گہر مین ایک خشک لکڑی کا ستون تھا - جس پر گہر کی چہت کا بوجہ تہا - حضرت جرجیس نے اللہ سے دعا مانگی - وہ فوراً سبز ہو گیا - اور ہر قسم کے پہل اوسمین لگ گئے - جو کہانے کے تہے اور جنہین سب جانتے تہے - اور اوس ستون مین شاخین نکلین - اور گہر کے اوپر اور گرداگرد اون کا سایہ ہو گیا - اسی مین وہ بڑہیا لوٹ کے آئی دیکہتی کیا ہے کہ وہ روٹی کہا رہے ہین - اور جب گہر کی حالت دیکہی تو بول اٹہی - کہ مین اوس پر ایمان لائی - کہ جس نے اس بہوکے ننگے گہر مین تجہے کہانا کہلایا - اُس پروردگار عظیم

سے دعا مانگ کہ وہ میرے بیٹے کو اچھا کر دے ۔ کہا اوسے میرے پاس لا ۔ وہ اوس کے پاس لے گئی ۔ اونہون نے اوس کی آنکھ پر ہاتھ پہیر دیا وہ اوسی وقت بینا ہوگیا ۔ پہر کانون مین پہونک دیا ۔ وہ سننے لگا پہر وہ بڑھیا بولی ۔ کہ اوس کی زبان اور پانو بہی درست کر دے ۔ جرجیس نے کہا ۔ اسکے لیئے بہی ٹہیر جا ۔ اوس کا وقت آنے والا ہے ۔

جب پادشاہ نے اوس درخت کو دیکھا ۔ تو کہا مین نے تو یہان اس درخت کو کبہی نہین دیکھا تہا ۔ یہ کہان سے آگیا ۔ کہا یہ درخت اس ساحر نے اوگایا ہے جسے حضور نے بہوک سے ایذا دینا چاہا ہے ۔ اور اوس درخت کے پہل اس نے بہی کہائے ہین اور اورون کو بہی کہلائے ہین ۔ اور بڑہیا کے بیٹے کو بہی اچھا کر دیا ہے ۔ پہر اوس پادشاہ نے حکم دیا گہر کو گرا دین سو وہ گرا دیا گیا ۔ اور حکم دیا کہ درخت کو کاٹ ڈالین ۔ جبہی اوسے کاٹنے کو گیے اللہ تعالی نے اوسے خشک کر دیا ۔ اس لیے اونہون نے اوسے چھوڑ دیا ۔

۷۱ ۔ جرجیس کا قتل گاڑیون کے نیچے ڈالکر اور پہر زندہ ہونا ۔

پہر پادشاہ نے حکم دیا ۔ کہ جرجیس کو اوندہے منہ بچھاڑ دین ۔ اور گاڑیان بنوائین اور اون پر ستون لادے ۔ اور اون کے نیچے خنجر اور چھریان لگائین ۔ پہر چالیس بیل منگائے ۔ اور اونہین گاڑیون مین جوتکر ایک ساتھ ہانک دیا ۔ اور جرجیس اون کے نیچے ڈالدئیے گیے ۔ اس سے اونکے تین ٹکڑے ہوگیے ۔ پہر ایک ٹکڑے کو جلوا دیا ۔ اور اوس کی راکھ لوگون کو دی ۔ کہ جاکر دریا مین بکہیر دین جبہی اونہون نے دریا مین راکہہ بکہیری ہی ۔ کہ آسمان سے ایک آواز آئی ۔ دریا اللہ تعالی نے حکم دیا ہی کہ اس جسم پاک کی راکہہ جو تجھ مین پڑی اوسے محفوظ رکھنا ۔ کیونکہ مین اوسے پہر زندہ کرنا چاہتا ہون پہر اللہ تعالی نے ہوا کو بہیجا اور اوس نے وہ راکہہ جیسی تہی پہر جمع کر دی ۔ اور وہ لوگ جنہون نے راکہہ پہینکی تہی ابہی کہڑے ہی ہوئے تہے گیے بہی نہ تہے کہ اسی مین جرجیس زندہ

گرد آلود نکل آئے - اور وہ لوگ لوٹے اور جرجیس بھی اون کے ساتھہ ہی لوٹے - اور اون لوگون نے جاکر اوس آواز کی اور ہوا کی سب کیفیت بیان کی -

۴۷ - جرجیس کا بتخانہ کو جانا اور بتون کو زمین مین دھسا دینا -

پھر پادشاہ نے جرجیس سے کہا - ایک بات میرے اور تیرے دونون کے لیے بہتر ہے آؤ وہ کرین - اگر تو یہ نہ کرے - کہ تو مجھ پر غالب آگیا - تو مین تجھ پر ایمان لے آؤن - لیکن شرط یہ ہے - کہ تو میرے صنم کو ایک مرتبہ سجدہ کرلے - یا اوس کے واسطے ایک بکری ذبح کردے - پھر جو کہے گا مین وہی کرونگا - جرجیس کے دل مین آیا - کہ جب اس کا صنم سامنے آئے لاؤ اوسی کو برباد کر ڈالین - اور پھر پادشاہ بھی ایمان لے آئیگا - جرجیس نے اس لئے جھوٹ موٹ اوس سے کہدیا اچھا مجھے اپنے بت کے پاس لیچلئے - مین سجدہ کرونگا - اور وہان بکری بھی ذبح کرونگا - پادشاہ اس سے نہایت خوش ہوگیا اور اوسکے ہاتھہ پانو پر بوسہ دیا - اور کہا کہ آج تو رہنے دیجئے - اور اب آج کے دن اور آجکی رات میری پاس رہئے - کل دیکھا جائیگا - جرجیس وہان رہے - اور پادشاہ نے اون کے لیے ایک گھر خالی کردیا - وہان جرجیس گیے - جب رات ہوئی تو اونہون نے نماز بھی پڑہی اور زبور بھی پڑہی - اون کی آواز بہت اچھی تھی جب پادشاہ کی بی بی نے اونکی آواز سنی - تو وہ فریفتہ ہوگئی اور ایمان لے آئی - مگر دل کا بھید چھپائے رکھا جب صبح ہوئی تو پادشاہ اونہین بتخانہ کو لے گیا - تاکہ وہ اوسے سجدہ کرین - لوگون نے بڑھیا سے کہا - کہ جرجیس بگڑ گیا - اور پادشاہ کے بعد اوس کے ملک کے لالچ مین آگیا - وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو کندھے پر اٹھا کر نکلی - تاکہ جرجیس کو اس سے روکے -

جب وہ تبخانہ مین گیے۔ تو دیکہتے کیا ہین۔ کہ بڑہیا اور اوس کا بیٹا اون کے بہت ہی نزدیک موجود ہین۔ جرجیس نے اوسکے بیٹے کو بلایا۔ تو اوس نے جواب دیا۔ اس سے پہلے وہ کبھی نہین بولا تہا۔ پہر وہ اپنی مان کے کندہون پر سے اُترا۔ اوس کے پاؤن اچھے ہو گیے۔ اس سے پہلے کبھی وہ پاؤن سے نہین چلا تھا۔ جب وہ جرجیس کے سامنے کہڑا ہوا۔ تو اوس سے کہا۔ کہ ان بتون کو میرے پاس بلا۔ وہ طلائی کرسیون پر رکہے ہوئے تہے۔ اور وہ سب اکہٹے تہے۔ اور وہ آفتاب اور ماہتاب کو بہی پوجتے تہے۔ جب اوس نے اونہین بلایا۔ تو وہ لڑہکتے ہوئے چلے آئے۔ جب وہ اونکے پاس آئے تو اونہون نے اون کے ایک لات ماری۔ وہ سب کرسیون سمیت زمین مین دہس گیے۔ بادشاہ نے کہا جرجیس تو نے مجھے دہوکا دیا۔ اور میرے بت برباد کردیے۔ کہا کہ مین نے تو یہ جان کر کیا ہے۔ تاکہ تو ان سے عبرت پکڑے۔ اور جان جاوے۔ کہ اگر وہ خدا ہوتے تو اپنی حفاظت کرتے۔

۴۷۔ بادشاہ کی بی بی کا ایمان لانا اور بادشاہ کا اوسے مروا ڈالنا۔

جب حضرت جرجیس نے یہ کہا۔ تو بادشاہ کی بی بی نے کہا۔ اور اپنا ایمان ظاہر کر دیا۔ اور جرجیس کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور بولی تم لوگ کس خیال مین ہو۔ یہ شخص جس وقت بددعا کرے گا۔ تم سب فوراً ہلاک ہو جاؤ گے۔ بعینہ اوسی طرح جیسے کہ تمہارے یہ بت غارت ہو گیے۔ بادشاہ نے کہا اوہو کیا اس ساحر نے تجھے بہی بہکا لیا۔ اور اوسے ایک لکڑی مین لٹکوا دیا۔ اور آہنی کنگہیون سے اوس کا بدن کہرچوایا۔ جب اوسے اوس سے تکلیف ہوئی۔ تو اوس نے جرجیس سے کہا۔ اللہ تعالی سے دعا مانگو کہ مجھ سے وہ اس تکلیف کو کم کر دے۔ جرجیس نے کہا اوپر تو دیکھ۔ جب اوس نے نظر اٹھائی تو ہنس پڑی۔

پادشاہ نے پوچہا کیون ہنستی ہے۔ کہا مین دیکھتی ہون کہ میرے سر پر دو فرشتے ہین۔ اور اون کے پاس جنت کے دو تاج ہین۔ اور انتظار کر رہے ہین کہ روح نکلتے ہی مجھے وہ پہنا دین اور جنت کو مجھے اوٹھا لیجائین۔ پہر وہ مر گئی۔

۷۴۔ جرجیس کا قتل اور اوس شہر والون کا جلنا اور شہر کا اُلٹ جانا۔

جب وہ مر گئی تو جرجیس بد دعا کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا اے اللہ تو نے مجھے اس بلا مین مبتلا کر کے اعزاز بخشا۔ تاکہ تو مجھے شہدا کے اعلی سے اعلی مراتب عنایت فرمائے۔ اور اب میرے آخر دن آ گئے۔ اب مین چاہتا ہون کہ یہ جو تیری سطوت اور عقوبت کے منکر ہین ان پر تو ایسا عذاب بہیج کہ جس سے یہ لوگ کچھ نہ کر سکین۔ اس پر اللہ تعالی نے اون پر آگ کا مینہ برسایا۔ جس نے اونہین جلا دیا۔ جب اونہین اوسکی گرمی معلوم ہوئی تو وہ حضرت جرجیس کی طرف آئے۔ اور اونہین تلوارون سے مار کر قتل کر ڈالا۔ یہ اون کا چوتھا قتل تہا۔ جب شہر جل گیا۔ اور اوسمین کچھ نہ رہا۔ تو پہر اوس کی زمین اُلٹ دی گئی۔ اور مدتون تک اوس مین سے دہوان نکلتا رہا۔ اور سڑی بو آتی رہی جو لوگ کہ جرجیس پر ایمان لائے تہے اور قتل ہوئے تہے اون کی تعداد چونتیس ہزار تھی اور ایک پادشاہ کی بی بی بہی تھی۔

خالد بن سنان العبسی

۷۵۔ خالد کی نبوت اور اوس کا آگ مین گہسکر اوسے بجہانا۔

فترہ کے زمانہ مین (یعنی اوس زمانہ کے درمیان جو حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان گزرا ہی) ایک شخص خالد بن سنان العبسی بہی ہوا ہے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ بہی نبی تھا۔ اور اوسکے

معجزات مین سے یہ معجزہ بیان کیا کرتے ہین۔ کہ اوسکے عہد مین عرب کے ملک مین ایک آگ پیدا ہوئی تہی۔ جس سے عرب لوگ دہوکے مین آگیے تہے۔ اور مجوسی ہونے کے قریب پہونچ گیے تہے۔ اس پر خالد نے اپنا عصا لیا۔ اور اوسکے اندر گہس گیا اور بیچ مین جاکر اوسے پراگندہ کردیا۔ اور بولا۔ بدًا بدًا کُلّ هادٍ مُؤدٍّ اِلَی اللّٰہِ الاعلٰی لَا دخلنّها وهی تلظّی ولاخرجنّ منها وثیابی تندی (دور دور ہر ایک ہادی اللہ کیطرف بلاکر لیجاتا ہے۔ مین اس آگ مین جاتا ہون۔ گو کہ وہ جل رہی اور شعلے مار رہی ہے۔ لیکن اوسمین سے جب نکلون گا تو میرے کپڑے تر ہی رہینگے اور آگ کا اثر جو خشک کرنے اور جلانے کا ہے مجھ پر کچھہ بہی نہ ہوگا۔) پہر وہ آگ بجھ گئی۔ اور ابہی تک وہ آگ کے اندر ہی تہا۔

۶۷۔ خالد کی قبر پر گورخرون کا آنا اور اوسکی بیٹی کا مسلمان ہونا۔

جب خالد کی وفات کا وقت آیا۔ تو اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ جب مجھے تم لوگ دفن کردوگے۔ تو گورخرون کا ایک غول آئیگا۔ اور اون کے آگے آگے ایک بے دم کا گورخر ہوگا۔ اور اپنے سمون سے میری قبر کہود دیگا۔ پہر جب تم ایسا دیکھو تو میری قبر کہودنا مین تمہین جتنا حال آیندہ کا ہوگا سب بتا دونگا۔ پہر جب وہ مر گیا۔ تو لوگون نے اوسے دفن کردیا۔ پہر اونہون نے وہ ہی حال دیکہا۔ جو وہ کہہ مرا تہا۔ اسواسطے اونہون نے چاہا۔ کہ اوس کی قبر کہودین۔ لیکن بعض لوگون نے اوسے پسند نہ کیا۔ اور بولے اگر ہم قبر کہودینگے تو لوگ ہمین بدنام کرینگے۔ اور عرب لوگ گالیان دینگے کہ تم نے مردہ کی قبر کہودی۔ اسواسطے اوسے ویسے ہی چہوڑ دیا۔

کہتے ہین کہ نبی صلعم نے اس کی نسبت فرمایا ہے ذَالِکَ نَبِیٌّ ضَیَّعَهٗ قَوْمُهٗ

دیہ نبی تھا لیکن اوس کی قوم نے اوس کی قدر نہ کی) اس کی بیٹی نبی صلعم کے پاس آئی۔
اور ایمان لائی تھی۔

کہتے ہین۔ کہ یہ واقعہ ملوک طوایف کے زمانہ کا آخری واقعہ ہے۔ مگر ملوک طوائف
کے زمانہ کا واقعہ ہونے کے لیے اس پر کوئی دلیل نہین ہے۔ کیونکہ جس شخص کی بیٹی
نے نبی صلعم کو دیکھا ہے وہ شخص اردشیر بن بابک کی پادشاہی کے ایک مدت دراز کے
بعد ہوا ہوگا۔ اور اردشیر کے وقت سے ملوک طوائف کا خاتمہ ہو چکا۔ تو یہ واقعہ ملوک
طوائف کے عہد کا نہین ہو سکتا۔

اب ہم سیاق تاریخ کے لیے شاہان فارس کا بیان کرتے ہین اور اون کے بیان سے
پیشتر ملوک طوائف مین سے شاہان اشکانیہ کی گنتی لکھتے ہین۔ اور شاہان فارس کے
طبقات بیان کرتے ہین۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

شاہانِ فارس کے طبقات

طبقہ اوّل شاہانِ پیشدادی

۷ے۔ پیشدادی پادشاہون کے نام۔ دنیا کے پادشاہون مین سے کیومرث کے بعد
ہوشنگ پادشاہ ہوا اور پھر پیشداد نے چالیس برس پادشاہی کی۔ پیشداد کے معنی ہین۔
اول حاکم۔ اسکے بعد طہمورث ابن نوجہان تیس برس پادشاہ رہا۔ پھر اوسکا بھائی جمشید ہوا۔
اور سات سو سولہ برس پادشاہی کی۔ پھر بیوراسپ ابن اروند اسب نے ہزار برس حکومت
کی پھر فریدون ابن اتقیان نے پانچ سو برس سلطنت کی۔ پھر منوچہر نے ایک سو بیس برس

پہر افراسیاب ترکی نے بارہ برس پہر زوبن تہماسب نے تین برس پہر کرشاسب نے
نو برس بادشاہی کی۔

طبقۂ ثانی شاہان کیانی

۷۸۔ کیانی بادشاہون کے نام۔ پہر کیقباد ایکسو چہبیس[۱۲۶] برس بادشاہ رہا۔ پہر کیکاؤس
ایکسو پچاس[۱۵۰] برس پہر کیخسرو اسی برس پہر کے لہراسپ ایکسو بیس[۱۲۰] برس پہر کے گشتاسب
ایکسو بیس[۱۲۰] برس پہر کے بہمن ایکسو بارہ[۱۱۲] برس پہر دارا ابن دارا چودہ[۱۴] برس بادشاہ رہا۔ یہی
دارا ہے جس سے سکندر نے بادشاہی چہین لی تھی۔ اور سکندر کی بادشاہی اسکے
بعد بارہ[۱۲] برس رہی۔

طبقۂ ثالث شاہانِ اشکانی

۷۹۔ شاہانِ اشکانی کے نام۔ یہ لوگ عراق اور جبال کے بادشاہ تہے۔ اور تمام
طوائف ان کو بڑا مانتے تہے ان مین سے ملوک طوائف کے زمانہ مین اول بادشاہ
اشک ہوا۔ اور اوس نے باون برس بادشاہی کی۔ پہر اوسکے بعد شاپور ابن اشک
چوبیس برس پہر گودرز بن شاپور پچاس برس بادشاہ رہا۔ اسی گودرز نے یحییٰ بن زکریا کے
قتل کے بعد بنی اسرائیل پر چڑہائی کی تہی۔ پہر اوسکے بعد اوسکے بہائی کا بیٹا ویجن بن
بلاش اکیس[۲۱] برس بادشاہ رہا پہر گودرز بن ویجن نے اونیس برس حکومت کی۔ پہر اوس کا
بہائی نرسے تیس[۳۰] برس حکومت کرتا رہا۔ پہر اوس کا چچا ہرمزان بن بلاش بن شاپور اونیس[۱۹] برس
پہر اوسکا بیٹا فیروز بن ہرمزان بارہ[۱۲] برس پہر اوس کا بیٹا خسرو چالیس[۴۰] برس پہر اوسکا بہائی

فیروز چوبیس۲۴ برس پھر اوسکا بیٹا اردوان بن بلاش پچپن۵۵ برس بادشاہ رہا۔ لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ہرمزان بن بلاش کے بعد اردوان اکبر نے بارہ برس بادشاہی کی ہے ملوک طوائف کی تعداد مین مختلف اقوال ہین۔ کوئی کچھہ کہتا ہے اور کوئی کچھہ کہتا ہے۔ اور اہل فارس بھی اس امر کے معترف ہین۔ کہ ملوک طوائف اور حکومت بیوراسب اور افراسیاب ترکی کے زمانہ کی تاریخ مشتبہ ہے۔ اوس وقت اون کی حکومت جاتی رہی تھی۔ اور اس وجہ سے اوس زمانہ کی تاریخ صحیح صحیح لکھی نہ گئی۔

طبقہ چہارم شاہان ساسانی

۸۰۔ اردشیر کا نسب اور اوس کا داراب گرد کا حاکم ہونا۔	ان مین سب سے اوّل اردشیر بن بابک بادشاہ ہوا ہے۔

اردشیر ابن بابک اور شاہان فارس

کہتے ہین کہ جب سکندر سرزمین بابل کا بادشاہ ہوا۔ تو قول نصاریٰ اور اہل کتاب اوّل کے موافق اوسکے پانچ سو تیرہ برس بعد اور مجوس کے قول کی رو سے دو سو چھیاسٹھ۲۶۶ برس بعد اردشیر بن بابک ابن ساسان اصغر ابن بابک ابن ساسان ابن بابک ابن ہرمس ابن ساسان ابن بہمن بادشاہ ابن اسفندیار بن بشتاسپ پیدا ہوا۔ جس کے نسب کی نسبت اختلاف ہے۔ اور اوس نے چاہا۔ کہ دارا ابن دارا کے خون کا عوض لے۔ اور جن لوگون کے پاس ہمیشہ سے ملک چلا آتا تھا اور ملوک طوائف سے پہلے ملک کے مالک تھے اونہین کے قبضہ مین ملک کو پہونچا دے۔ اور تمام ملک کا

ایک ہی بادشاہ بنا دے۔

کہتے ہین۔ کہ اصطخر کے پاس (جسے انگریزی مین پرسپولس کہتے ہین اور جو فارس کا قدیمی دار الحکومت تہا) ایک بستی مین یہ پیدا ہوا تہا جس کا نام طیر وده تہا۔ اور جو رستاق اصطخر مین سے تہا (رستاق ایک ایسے گانو کو کہتے ہین جہان پیٹہ لگا کرتی ہے۔ یا چہاونی وغیرہ ہوتی ہے) اوس کا دادا ساسان بڑا شجاع اور شکار کا بڑا شوقین تہا۔ اور نسل شاہان فارس مین جو بادرنگبین کے نام سے مشہور تہی ایک عورت سے اوس نے بیاہ کیا تہا۔ اور آتشکدہ کی خدمت کیا کرتا تہا۔ یہ آتشکدہ اصطخر مین تہا۔ اور زہرہ کا آتشکدہ کہلاتا تہا۔

اس ساسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بابک تہا۔ جب وہ بڑا ہوا تو باپ کے بجائے کام کرنے لگا۔ اور لوگون کا انتظام اپنے ہاتہہ مین لے لیا۔ پہر اوس کے یہان اردشیر پیدا ہوا۔ اس زمانہ مین اصطخر کا بادشاہ بازرنگبین کی نسل مین سے تہا اور اوس کا نام گوزہر تہا اور اوسکا ایک تواب سرا تہا جسکا نام تیری تہا اور بادشاہ نے دارا بگرد کی حکومت دے رکہی تہی جب اردشیر سات برس کا ہو گیا۔ تو اوس کا باپ اوسے گوزہر کے پاس لے گیا۔ اور درخواست کی کہ اوسے تیری کے پاس پرورش کے لیے سپرد کر دے۔ اور جب وہ مر جائے تو اوسکے بعد یہی وہان کا حاکم کیا جائے۔ بادشاہ نے اسے منظور کر لیا۔ اور تیری کے پاس بہیجدیا۔ اوس نے اوسے لے لیا۔ اور اپنا متبنی کر کے پالا۔ جب تیری مر گیا۔ تو یہی اوس کا کام دیکہنے بہالنے لگا۔ اور بہت اچہی طرح انتظام کیا۔

اردشیر بن بابک اور شاہان فارس

۸۱۔ اردشیر کو ایک نجومی کا بادشاہ ہونے کی	(یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کو لوگ ہونہار

بشارت دینا اور ابتدائی ترقی اور بابک کا گوزہر کو مارنا

پاتے ہین تو اوس کی طرح طرح سے خوشامد کیا کرتے ہین - جب لوگون نے دیکھا کہ اردشیر کی ترقی کے آثار نظر آتے ہین تو منجمین نے کہین اوس سے کہدیا - کہ تو بہت اچھے وقت مین پیدا ہوا ہے - اور تو پادشاہ ہوگا اس لیے وہ لوگون کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے لگا - اور (اسی وجہ سے) اوس نے خواب مین بھی دیکھا - کہ ایک فرشتہ اوسکے پاس کھڑا ہے اور کہتا ہے - کہ تو بڑے ملک کا پادشاہ ہوگا - اس سے اوس کی ایسی ہمت بندہی اور ایسا جوشش آیا - کہ پہلے کبھی نہین آیا تھا - اور پہلے اوس نے یہ کام کیا - کہ داراب گرد کے ایک مقام موسوم خوبایان کو گیا - اور وہان کے حاکم کو مارڈالا جس کا نام پاسین تھا - پھر ایک دوسری جگہہ کوسن کو گیا اور وہان کے پادشاہ منوچہر کو بھی قتل کر دیا - پھر ایک اور مقام لروزین پہونچا - اور وہان کے حاکم دارا کا بھی صفایا کیا - اور ان مقامات مین اپنے آدمی متعین کر دے اور اپنے باپ کو یہ حالات لکھہ بھیجے - اور کہا - کہ گوزہر کو مارڈالنا چاہیے - . . وہ اس وقت بیضا مقام مین تھا - بابک نے اوسے مارڈالا - اور اوسکا تاج لے لیا - اور اردوان کو جو جبال اور اوسکے گرد نواح کا پادشاہ تھا ایک عرضی بھیجی - کہ میرے بیٹے شاپور کو گوزہر کا تاج پہنادے مگر اوس نے اسے منظور نہ کیا - اور اوسے ایک فرمان تہدید آمیز لکھا - لیکن بابک نے اس کی کچھ پروا نہ کی - مگر تین روز کے اندر مر گیا -

۸۲ - اردشیر کا شاپور کو پکڑ کر پادشاہ بننا اور کرمان کو لینا اور اسیون اور مہرک کو قتل کرنا -

پھر شاپور بن بابک نے اپنے سر پر تاج رکھا - اور باپ کے بجاے حاکم بن بیٹھا - اور اردشیر کو اپنے پاس بلایا - اور جب اردشیر نہ گیا تو بہت غصہ مین آیا - اور فوج جمع کر کے اوس کی طرف لڑائی کے لئے روانہ ہوا - اور اصطخر سے اپنے دوست و معتمد بھائی بندا ور رشتہ دارون کو لیکر

نکلا۔ ان لوگون مین کچھ لوگ ایسے بہی تہے۔ جو اوس سے عمر مین بڑے تہے۔ اونہون نے تخت و تاج اوس سے لیکر اردشیر کو دیدیا۔ پہر اردشیر نے تاج پہنا۔ اور ملکداری اور کشور کشائی کا کام بڑے جوش و خروش سے شروع کیا۔ اور ایک وزیر مقرر کیا۔ اور موبد موبدان کے درجہ پر ایک شخص کو معین کیا۔ اور جب دیکہا کہ اوسکے بہائیون مین بعض اوس کے قتل کے درپے ہین تو اونمین سے بہت آدمیون کو قتل کر دیا۔ اور جب داراب گرد کے باشندون نے اوس سے بغاوت کی۔ تو وہان لوٹ کر آیا۔ اور ادسے فتح کر کے وہان دشمنون کو خوب قتل کیا پہر کرمان کو گیا۔ وہان بلاش پادشاہ تہا۔ اوس سے خوب لڑا۔ اور خود بذات خاص لڑکر اوسے قید کر لیا۔ اور شہر کا مالک ہو گیا۔ اور وہان اپنے بیٹے کو جسکا نام بہی اردشیر تہا حاکم مقرر کر دیا۔ یہان سواحل بحر فارس پر ایک بادشاہ اسیون نام تہا۔ اوسے بہی جاکر اردشیر نے مارڈالا۔ اور اوسکے ساتہیون کو قتل کر دیا۔ اور وہان سے اوسے بہت مال و اسباب ملا۔ پہر اوس نے کتنے ہی بادشاہون کو جن مین سے ایک مہرک مقام ابرساس علاقہ اردشیر خرہ کا حاکم بہی تہا اپنی اطاعت کے لیے لکہا۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ مانی اس واسطے وہ اون پر چڑہ گیا۔ اور مہرک کو مارڈالا پہر گور کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوسکی بنیاد ڈالی۔ اور ایک کوشک بنایا۔ جس کا نام طوبال مشہور ہے اور وہان ایک آتشکدہ بہی بنایا۔

۸۳ - اردوان کی دہمکی اردشیر کو اور اردشیر کا اپنی ترقی کیے جانا۔

اسی مین اردوان کے پاس سے ایک ایلچی آیا اور ایک فرمان اپنے ساتھ لایا۔ اور بہت آدمیون کو جمع کر کے اردشیر کے سامنے اوسے پڑہا۔ اوسمین لکہا تہا۔ کہ اے کردی۔ تو اپنے درجہ سے آگے بڑہ گیا۔ اور تو نے بڑے ظلم پر کمر باندہی ہے۔ کس نے تجکو

تاج پہننے کی اجازت دی ہے۔ اور کس طرح تو ملک گیری کرنے لگا ہے۔ اور کس نے تجھے شہر بسانیکا حکم دیا ہے۔ بیشک اہواز کی بادشاہ کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھے باندہکر میرے حضور میں لاکر پیش کرے۔ اردشیر نے اسکے جواب مین لکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تاج بخشا ہے۔ اور ملک کا مالک کیا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ تجھے میرے قابو مین کردیگا۔ اوس وقت مین تیرا سر کاٹ کر اوس آتشکدہ مین چڑہاؤنگا جو مین نے بنایا ہے۔

پہر اردشیر اصطخر کی طرف چلا گیا۔ اور اردشیر خرہ مین اپنے وزیر ابرسام کو چھوڑ گیا۔ وہان اوسے چند روز کے بعد خبر ملی۔ کہ اہواز کا بادشاہ برسام کے پاس آیا تہا۔ اور وہان سے منکوب و مخذول واپس چلا گیا ہے۔ (اہواز سات کورہ یا ضلعون کو کہتے ہین اون کے نام یہ ہین۔ رامہرمز جو خوزستان مین ایک شہر ہے۔ عسکر مکرم۔ تستر جند یسابور۔ سوس۔ سرق۔ نہر تیری اور بعض نو ضلع بتاتے ہین اور یہ دو اور زیادہ کرتے ہین ایذج۔ مناذر) پہر اردشیر اصفہان کو گیا۔ اور اوس پر بہی قبضہ کرلیا۔ اور پہر فارس کو لوٹا۔ اور نیرو فرواسے اہواز کی طرف توجہ کی اور ارجان کو گیا اور پہر میسان اور طاسار پہونچا۔ پہر شرق کی طرف آیا۔ اور دجیل کے کنارے آکر ٹہیرا۔ اور شہر کو لیکر وہان سوق اہواز شہر بسایا۔ اور مال غنیمت کے ساتھ فارس کو لوٹ گیا۔ پہر فارس سے براہ خرہ کازرون اہواز کو آیا۔ اور میسان کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اور کرخ میسان وہان آباد کیا۔

۴۸۔ اردوان کو مار کر اور رعایا کو مطیع کر کے اردشیر کا شاہنشاہ ہونا۔

پہر اردشیر فارس کو لوٹ آیا۔ اور اردوان کو لڑائی کا اذن دیدیا۔ اور کہا کہ کوئی لڑائی کا مقام متعین کرے۔ اوس نے لکھا۔ کہ مین صحراے ہرمزجان مین آتا ہون اور مہر ماہ کے اخیر تک وہان پہونچ جاؤنگا۔ اس واسطے اردشیر وہان کو روانہ ہوا۔ اور قبل از وقت وہان جاکر اپنے مورچون کے گرد خندق تیار کرلی۔ اور پانی پر قبضہ کرلیا۔ پہر اردوان اور ارمانیون کا بادشاہ

دونو مل کر آ گئے۔ اور یہ دونو پہلے آپس مین لڑ رہے تھے۔ مگر اردشیر کے مقابلہ مین دونو ایک ہو گئے۔ اور اوس سے دونو لڑنے لگے۔ اور اونہون نے باری باری مقرر کر لی ایک روز بابا ارمانیون کا بادشاہ اردشیر سے لڑنے آتا اور ایک روز اردوان جبال کا بادشاہ آتا۔ لیکن ارمانیون کا بادشاہ زبردست تہا۔ اردشیر اوسکے سامنے نہین ٹھیر سکتا تھا۔ البتہ جب اردوان آتا۔ تو اردشیر اوسے بس پا کر دیتا تہا اسواسطے اردشیر نے بابا سے تو صلح کر لی۔ اور اوسے اس بات پر راضی کر لیا۔ کہ جب تک اردوان سے فیصلہ نہ ہو جائے تب تک وہ نہ بولے۔ اس طرح پر جب اکیلا اردوان رہ گیا۔ تو اوسے اردشیر نے بہت جلد مار لیا۔ اور اوسکے ملک کا مالک ہو گیا۔ اور اوسکے بعد بابا نے بہی اردشیر کی اطاعت قبول کر لی۔ اور اس وقت سے اردشیر شاہنشاہ کہلانے لگا۔

۸۵۔ اردشیر کے باقی فتوحات اور ملک کا آباد کرنا پھر اردشیر ہمدان کو گیا۔ اور اوسے فتح کر لیا۔ اور جبل اور آذربائیجان اور موصل اور ارمینیہ کو بہی جا کر چہین لیا۔ اور پھر موصل سے سواد کو گیا اوس کا بہی مالک ہو گیا۔ اور دجلہ کے کنارون پر قبالہ طیسون کو بسایا۔ جو مدائن کے مشرق مین ہے۔ اور ایک اوسکے مغرب مین شہر آباد کیا۔ اور اوسکا نام اردشیر رکہا۔ پھر سواد سے اصطخر کو لوٹ گیا۔ اور وہان سے سیستان کو اور جرجان کو گیا۔ پھر نیشاپور مرو بلخ خوارزم کی سیر کی۔ پھر فارس کو لوٹ آیا اور گور مین قیام کیا۔ یہان اوسکے پاس بادشاہ کوسان اور بادشاہ طوران (طہران) اور بادشاہ مکران کے قاصد آئے۔ اور سب نے اطاعت کا اظہار کیا پھر اردشیر گور سے بحرین کو گیا۔ یہان کا بادشاہ اوس کی آمد کی خبر سنکر ایسا مضطرب ہوا کہ قلعہ پر سے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا۔ اور مر گیا۔ پھر اردشیر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور وہان اپنے بیٹے شاپور کو اپنے حین حیات ہی تاج شاہی پہنایا۔

پھر اردشیر نے آٹھ شہر بسائے۔ مدینۃ الخط[۱] بحرین مین شہر بہر سیر[۲] مدائن کے مقابل جس کا نام اوس نے اردشیر رکھا تھا۔ اور عربون نے اوسے معرّب کر کے بہرسیر کرلیا ہے۔ اور رام اردشیر[۳] خرہ بھی اوس نے بسایا۔ جس کا نام عضد الدولہ بن بویہ نے فیروز آباد رکھدیا ہے۔ اور کرمان مین بھی ایک شہر بسا کر اوس کا نام آردشیر[۴] رکھا۔ اوسے بھی عربون نے بردشیر کرلیا ہے۔ ایک شہر اوس نے بہمن[۵] اردشیر دجلہ کے کنارے بصرہ کے پاس بسایا تھا بصرہ والے اوسے بہمن شیر کہتے ہین۔ اور فرات کے پاس میسان[۶] بھی اوسی کا بسایا ہوا ہے۔ رام ہرمز بھی خوزستان مین اور سوق الاہواز اور موصل مین بوذ[۸] اردشیر بھی اوسی کے آباد کیے ہوئے ہین۔

یہ بادشاہ نہایت محمود السیرت اور مظفر و منصور تھا۔ کہین اوسے شکست نہین ہوتی تھی۔ اس نے شہر بسائے۔ ضلع مقرر کیے اور اہلکارون کے مراتب قرار دئے اور ملک کو آباد کیا۔ اس کی بادشاہی اردوان کے قتل کے دن سے شمار کی جاتی ہے اور چودہ[۱۴] برس بادشاہی کی ہے۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ چودہ[۱۴] برس دس مہینے اوس کی حکومت رہی ہے۔

۸۶۔ حیرہ انبار اور کوفہ کی آبادی۔ جب اردشیر عراق کا مالک ہوگیا تو تنوخ مین سے بہت لوگون نے وہان کی سکونت چھوڑدی۔ قضاعہ وہان سے نکل کر شام کو چلے گیے اور حیرہ اور انبار کے لوگ اوسکے مطیع ہوگیے حیرہ اور انبار بخت نصر کے زمانہ مین آباد ہوئے تھے۔ لیکن جب وہان کے باشندے انبار کو چلے گیے۔ تو حیرہ خراب ہوگیا اور انبار پانچ سو پچاس برس تک آباد رہا۔ لیکن جب عمرو بن عدی کے زمانہ مین حیرہ آباد ہوا۔ تو پانچ سو تیس برس سے بھی زیادہ برسون تک آباد رہا۔ اور پھر کوفہ نے اوسکی

جگہہ لے لی - اور اہل اسلام وہان رہنے لگے -

شاپور بن اردشیر بن بابک کی پادشاہی

۸۷- شاپور کی پیدایش پرورش اور ولی عہد ہونا

جب اردشیر بن بابک مرگیا - تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا شاپور پادشاہ ہوا اردشیر نے اشکانیون کو خوب قتل کیا تہا - یہان تک کہ اون کو فنا ہی کر دیا تہا - اوس کا سبب یہ تھا - کہ اوسکے پردادا ساسان بن اردشیر بن بہمن نے قسم کہائی تہی - کہ اگر مین ایک دن کے واسطے بہی پادشاہ ہوجاؤن - تو اشک بن حرہ کی نسل سے کسی کو زندہ نہ چہوڑونگا - اور یہ قسم اُس نے اپنی اولاد کو بہی دیدی تھی - پہر جب اردشیر اوس کی اولاد مین پادشاہ ہوا - تو اوس نے اوس کی تمام اولاد کو خواہ عورتین ہون خواہ مرد ہون سب کو قتل کرڈالا - ایک لڑکی رہ گئی - جسے اوس نے دارالمملکت مین پایا تہا اور اوس پر فریفتہ ہوگیا تہا - وہ وہان کے مقتول پادشاہ کی بیٹی تہی - اردشیر نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے - تو اوس نے کہا - مین پادشاہ کے ایک بی بی کی خادمہ ہون - تو اوس نے پوچہا - کہ تیرا بیاہ ہوگیا ہے یا نہین - کہا - نہین مین باکرہ ہون اس واسطے اردشیر نے اوسے اپنے پاس رکہہ لیا - اور ہم بستر ہوا - جس سے وہ حاملہ ہوگئی جب وہ حاملہ ہوئی تو اوس نے جان لیا کہ پادشاہ اب قتل نہ کریگا - تب اوس نے کہا کہ مین اشک کی بیٹی ہون - اس سے اردشیر کو اوس سے نفرت ہوگئی اور برجاد ابن سام کو بلایا - جو ایک بڑا بوڑہا آدمی تہا - اور اوس سے یہ سب حال کہا - اور حکم دیا - کہ اوسے قتل کردے - تاکہ اوسکے دادا کی قسم پوری ہوجائے - اوس بزرگ نے اوسے قتل کرنے کو لے لیا - لیکن عورت نے کہا - کہ مین پیٹ سے ہون - اس واسطے دائیان

بلائی گیئن۔ اوراونہون نے اوس کے حاملہ ہونے کی شہادت دی۔ اس واسطے برجد
نے اوسے ایک تہ خانہ کے اندر بند کردیا۔ اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا۔ اور اوسے ایک
ڈبیا مین بند کیا۔ اوراوس پر مہر کردی۔ اور بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تو نے
کیا کیا۔ کہامین نے زمین کے سپرد کردیا۔ اور وہ ڈبیا بادشاہ کو دیدی اور درخواست کی
کہ اس پر اپنی مہر کردے۔ اور خزانہ مین رکھہ چھوڑے۔ کسی وقت یہ کام آئیگی۔ بادشاہ
نے رکھہ چھوڑی۔ پہر اوس عورت کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اوراوس نے
یہ پسند نہ کیا۔ کہ بادشاہ کی اجازت بغیر اوس لڑکے کا کچہہ نام اپنی طرف سے رکھدے۔
اور یہ بہی اوسے خوف ہوا۔ کہ ابھی بچپن مین ہی اوسے بادشاہ کو بتادے پہر اوس کا
زائچہ نکلوایا۔ اوراوسکا نام شاپور (بادشاہ کا بیٹا) رکھدیا۔ جو صفت کی صفت اور نام کا نام
تہا۔ پہلے پہلے یہ نام اسی شخص کا رکہا گیا ہے۔
پہر ایک مدت تک اردشیر کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پہر وہ ہی بزرگ جس کے پاس یہ بچا تہا
ایک روز بادشاہ پاس آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ محزون و مغموم بیٹہا ہے۔ بادشاہ سے پوچھا
کہ آپ کیون رنجیدہ خاطر نظر آتے ہین۔ بادشاہ نے کہا۔ مین نے اپنی تلوار سے مشرق
ومغرب کا ملک فتح کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے ملک کا مالک ہوگیا۔ اب مین مرجاؤنگا
میرے کوئی اولاد نہین ہے۔ جو ملک کا میرے پیچھے مالک ہو۔ اوس بزرگ نے کہا
اللہ تعالی تجھے خوش رکھے۔ میرے پاس تیرا ایک بیٹا ہے۔ آپ مجھے وہ ڈبیا
دیجئے جو مین نے آپ کے پاس امانتاً رکھی ہے۔ تاکہ مین اوس کے صدق کی دلیل
لاؤن۔ اردشیر نے وہ ڈبیا منگائی۔ اور کہولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوسمین اوس بزرگ کا
آلہ تناسل رکہا ہوا ہے۔ اور ایک نوشتہ بہی موجود ہے۔ اور اوسمین لکھا ہوا ہے جیب

مجھے اشک کی بیٹی نے جو شاہنشاہ سے حاملہ ہوئی تھی - اور اوس نے مجھے اوس کے قتل کا حکم دیا تھا کہا پادشاہ کے تخم کو ضایع نہ کر - تو مین نے اوسے زمین مین امانت رکھدیا جیسا کہ پادشاہ نے مجھے حکم دیا تہا - اور مین نے اپنی بریت کے لیے وہ کام کرلیا - کہ جس سے مجھپر کوئی الزام ہی عاید نہین ہو سکتا ہے -

پھر اردشیر نے حکم دیا - کہ شاپور کے ساتھ سو لڑکے اور ایک قول کے بموجب ہزار لڑکے اوسی کی ہیئت اور قامت کے کئے جائین - اور ایک ہی سا لباس پہنکر وہ میرے پاس آئین - چنانچہ اوس بزرگ نے ایسا ہی کیا - جب اردشیر نے شاپور کو دیکھا - تو اوس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا - اور اوس کے خط و خال سے معلوم کرلیا کہ یہ اوسی کا بیٹا ہے پھر اون کو گیند بلّے دئے - اور گیند سے وہ کھیلنے لگے - شاہی ایوان مین ہی کھیل رہے تھے - کہین گیند ایوان کے اندر جا پڑی - لڑکون کو خوف ہوا مکان مین اندر نہ گھس سکے مگر شاپور بے دھڑک آگے بڑھ کر اندر گہس گیا - اور اس سے پادشاہ نے جان لیا کہ اوسی کا بیٹا ہے - اور پہلے اوسکے دل کو گمان ہو گیا تھا - اب بالکل یقین آگیا - کہ اگر وہ اوسکا بیٹا نہ ہوتا تو اس قدر جرأت بہی نہ ہوتی - اردشیر نے اوس سے پوچھا - کہ تیرا کیا نام ہے کہا شاپور - جب اردشیر کو کامل طرح پر ثابت ہو گیا کہ شاپور اوسی کا بیٹا ہے تو اوس نے پھر اس امر کی شہرت دیدی - اور اپنے بعد اوسے ولی عہد قرار دیا -

۸۸ - شاپور کی پادشاہی اور نیشاپور جندی شاپور وغیرہ شہر بسانا اور نصیبین اور انطاکیہ وغیرہ کی تسخیر اور شاہ روم کا گرفتار کرنا -

شاہ پور ذہن کا عاقل طبیعت کا رسا اور فاضل تھا جب پادشاہ ہوا اور اپنے سر پر تاج رکھا - تو جو لوگ نزدیک و دور تھے اون سب پر انعام و اکرام کی خوب بہمار کی - اور سب پر احسان کئے - اس سے مخلوق مین اوس کی نیک نامی کی

خوب شہرت ہوگئی اور تمام پادشاہوں سے بڑھ گیا - اور اوس نے فارس مین شہر نیشاپور اور
شہر شاپور بسایا - اور فیروزشاپور بہی آباد کیا - جسے انبار کہتے ہین - اور جندی شاپور بہی
اوسی نے بسایا - اور یہ بہی کہتے ہین - کہ نصیبین مین اوس نے رومیون کو محصور کیا تہا
اور وہان رومیون کو ایک مدت تک پکڑ پکڑ کر جمع کیا تہا - پہر اوسے خراسان کی طرف کچہہ
ایسی ضرورت ہوئی کہ وہان جانا پڑا - اس سیلیے وہ وہان چلا گیا - اور وہان کا انتظام اچہی
طرح کرادیا - پہر نصیبین کو لوٹ کر آیا - پہر کہتے ہین - کہ اوس کی دیوار دہل گئی - اور اوسا
مین ایک شگاف پڑ گیا - جس سے وہ اندر گہس گیا - اور دشمنون کو قتل و قید کیا - اور
مال و اسباب لوٹ لیا - اور پہر وہان سے آگے بلاد شام مین پہونچا - اور کثرت سے
وہان کے شہر فتح کیے - فالوقیہ اور قدوقیہ تک اوس کی فتوحات پہونچ گئین اور انطاکیہ
مین اوس نے روم کے پادشاہ کو محصور کیا - اور اوسے قید کرکے اور کثرت سے رومیون
کو پکڑ کر لے گیا - اور جندی شاپور مین جاکر اونہین آباد کر دیا -

شہر حضر

۸۹ - شاپور کا محاصرہ حضر پر اور نضیرہ کی مدد سے اوسے فتح کرنا -

کوہستان تکریت مین (جو موصل کے نواح مین ایک شہر ہے - اور جو تکریت ابن وائل اخت قاسط
کے نام سے مشہور ہے) دجلہ اور فرات کے درمیان (عراق مین علاقہ مسکن کے محاذی)
ایک شہر تہا جس کا نام حضر تہا (اسے بعض لوگون نے جزیرہ مین اور بعض نی ناحیۃ الشام مین
بہی بتایا ہے) اور اوسمین اوس زمانہ مین ایک پادشاہ حکمرانی کرتا تہا جس کا نام ساطرون
تہا - وہ جرامقہ قوم سے تہا - عرب اوسے ضیزن کے نام سے پکارتے ہین
(ضیزن بروزن حیدر اوس شخص کو کہتے ہین جو اپنے باپ کی بی بی کو یا اپنے بیٹے کی

عورت کو اوسکے بعد یا طلاق دینے پر اپنے پاس رکھہ لے اور اوس سے نکاح کرلے یہ مجوسیون مین جایز تہا۔) یہ ضیزن قضاعہ مین سے تہا۔ اور جزیرہ کا بادشاہ تہا اور اوس کا لشکر بہی بہت تہا۔ جب شاپور خراسان مین تہا۔ تو اوس نے سواد کے ایک حصہ پر تاخت کی تہی۔ جب شاپور ادہر سے لوٹ کر آیا۔ تو اوس کی تاخت کا حال معلوم ہوا اس واسطے وہ اوس پر چڑہ گیا۔ اور اوس پر چار سال تک اور ایک قول کے بموجب دو سال تک محاصرہ ڈالا۔ مگر قلعہ کی دیوار کسی طرح نہ گر سکی۔ اور وہان تک رسائی نہ ہو سکی۔

ضیزن کی ایک بیٹی تہی۔ اوس کا نام نضیرہ تھا۔ اوس کو حیض آیا (یعنی بالغ ہو گئی) تو اوسے اوس جگہہ کے دستور کے بموجب قلعہ کی دیوار پر لائے۔ یہ نہایت خوبصورت لڑکی تہی۔ اور شاپور بہی نہایت خوبصورت تہا۔ جب ان دونون نے ایک دوسرے کو دیکہا تو ایک دوسرے پر عاشق ہو گیے۔ نضیرہ نے شاپور کے پاس پیغام بہیجا۔ کہ اگر مین اس قلعہ کی دیوار کے گرانے کی تدبیر بتا دون تو تو مجھے کیا دیگا۔ شاپور نے کہا جو تو مانگے۔ اور تجھہ سے مین اپنی شادی کرلونگا۔ نضیرہ نے کہا۔ ایک با دامی رنگ کی فاختہ کنٹہ دار لے۔ اور اوسکے پیر پر کسی کنچی اور کنواری لڑکی کے حیض سے لکہہ پہر اوسے چہوڑ دے۔ وہ شہر کی دیوار پر آئیگی۔ اور دیوار اوس سے گر جائیگی۔ یہ ایک طلسم تھا۔ جو اس شہر مین کسی نے کر رکہا تہا۔ اور اوسکے توڑنے کی یہی صورت تہی۔ شاپور نے ایسا ہی کیا۔ اور شہر کی دیوار گر گئی۔ اور شاپور اوس مین گہس گیا۔ اور ضیزن اور اوسکے آدمیون کو مار ڈالا یہان تک کہ اوس قوم مین سے اب ایک بہی معلوم نہین ہوتا اور شہر کو غارت کر ڈالا۔

۹۰ ۔ شاپور کا نضیرہ کی بیوفائی سے اوسے	پہر نضیرہ کو لے گیا۔ اور عین التمر مین جا کر اوس سے

قتل کرنا اور مانی زندیق۔

بیاہ کیا۔ اور ہم بستر ہوا (عین التمر کوفہ کے قریب بغداد سے تین منزل پر فرات کے مغرب مین ہے) لیکن نضیرہ رات بہر بستر پر بے چین لوٹتی رہی۔ شاپور نے پوچھا کہ تجھے کس بات کی تکلیف ہے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان آس کے درخت کا ایک پتا اوسکے پیٹ کی شکنون پر چپٹا ہوا ہے شاپور نے پوچھا۔ تیرا باپ تجھے کیا کھلایا کرتا تھا۔ نضیرہ نے کہا۔ مکھن انڈے کی زردی شہد اور جوہر شراب شاپور نے کہا۔ جس باپ نے تجھے ایسے نازو نعمت سے پالا تو نے اوسکے ساتھ وفاداری نہ کی تو تو میرے ساتھ کیا کریگی اور ایک شخص کو نہایت سرکش گھوڑے پر سوار کرایا۔ اور عورت کی چوٹی کے بال اوس کی دم سے باندہ دئے۔ اور گھوڑے کو بھگا دیا۔ جس سے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ شعرا نے اس ضیزن کا ذکر اپنے اشعار مین بہت کیا ہے۔

اسی شاپور کے زمانہ مین مانی زندیق بہی ہوا ہے۔ جس نے نبوت کا دعوی کیا تہا اور بہت مخلوق اوسکے تابع ہو گئی تہی۔ اونھین لوگون کو مانویہ کہا کرتے ہین۔

شاپور نے تیس ۳۰ برس پندرہ دن پادشاہی کی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس چھہ ۶ مہینے نو ۹ دن اوس کی حکومت رہی ہے۔

ہرمز ابن شاپور بن اردشیر

۹۱۔ ہرمز کی پیدایش اور اوس کی مان کا مہرک کی نسل سے ہونا۔

یہ پادشاہ شکل و صورت مین تو اردشیر کے ہی طرح تھا۔ لیکن تدبیر و دانائی مین اوس کو نہین پہونچتا تھا۔ اور بڑا جری اور دلاور تھا۔ اس کی مان مہرک پادشاہ کی بیٹیون مین سے تہی۔ سبب

اردشیر نے قتل کیا تہا - اور اوس کی نسل کے پیچھے پڑ گیا تہا - جہان پاتا تہا قتل کر دیتا تھا اور اون کے قتل کی وجہہ یہ تھی کہ کہین منجمین نے اوس سے کہا تہا - کہ مہرک کی نسل سے ایک پادشاہ پیدا ہوگا - اسواسطے اوسے اوس کی نسل سے اندیشہ پیدا ہو گیا تھا - اور اسی وجہ سے ہرمز کی مان جنگل کی طرف بہاگ گئی تہی - اور کسی چرواہے کے پاس رہتی تہی -

اتفاقاً شاپور ایک مرتبہ شکار کھیلنے کو گیا تہا - وہان اوس کو پیاس لگی - اور اوسے دو خیمے نظر آئے جہان ہرمز کی مان تہی وہ اُدہر کو گیا - اور وہان جاکر پانی مانگا - تو ایک لڑکی نے پانی اوسے لاکر دیا - جو نہایت خوبصورت تہی - اسی مین وہ چرواہے بھی آگئے - شاپور نے اون سے پوچہا کہ یہ کون لڑکی ہے - ایک نے اون مین سے کہا - کہ یہ میری بیٹی ہے - شاپور نے اوس سے بیاہ کر لیا - اور اوسے اپنے گہر لے گیا - وہان اوسے اچھے کپڑے پہنوائے اور خوشبو لگائی - جب اوس نے اوس سے ہم بستر ہونا چاہا - تو اوس نے نہ مانا - اور ایک مدت تک انکار ہی کرتی رہی - جب ایک مدت گزر گئی تو اوس نے اوس کا سبب پوچھا اوس نے کہا - کہ مین مہرک کی بیٹی ہون - مین یہ چاہتی ہون - کہ اردشیر کی طرف سے تجھے کچھہ نقصان نہ پہونچے - اس واسطے شاپور نے یہ عہد کر لیا - کہ مین تیرا حال کسی سے نہ کہونگا - پہر ہم بستر ہوا - اور اوس کے پیٹ سے ہرمز پیدا ہوا - اوسے بہی شاپور نے چھپائے رکہا - جب وہ کئی برس کا ہو گیا - تو اتفاقاً اردشیر شاپور کے گہر کو آیا - کچھہ اوسکو بیٹے سے مشورہ کرنا تہا - اور یکایک اوسکے گہر مین چلا آیا - اسی مین ہرمز اوسکے سامنے آگیا اوسکے ہاتہہ مین بلّا تھا - اور چلاتا ہوا گیند کے پیچھے دوڑتا آتا تھا - جب اردشیر نے دیکھا تو اوسے تعجب ہوا - اور اوسکے چہرے کے حسن اور جسم کے ثقل وغیرہ سے پہچان لیا

کہ وہ شاپور کے مشابہ ہے۔ اور اوسے اپنے پاس بلاکر شاپور سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔
شاپور نے سر جھکا کر کچھ ندامت آمیز اقرار کیا۔ اور سارا قصہ اوسے سنایا۔ اردشیر
یہ سنکر خوش ہوگیا۔ اور کہا کہ جو بات منجمون نے کہی تھی وہ سچ نکلی کہ مھرک کی اولاد مین
یہان کی بادشاہی ہوگی۔ لیکن اس بات سے اب میری تسلی ہوگئی۔ کہ تیرے نطفہ
سے یہ بچا پیدا ہوا ہے۔ پھر اوسے اپنے ساتھ لے گیا اور پرورش شروع کی۔

۹۲ - ہرمز کا اپنے باپ کے اطمینان کے واسطے اپنا ہاتھ کٹوانا اور اوس کی بادشاہی

جب شاپور بادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے ہرمز کو خراسان پر حاکم کردیا اور وہان بھیجدیا۔ اس نے
جا کر دشمنون کو خوب مغلوب و مقہور کیا۔ اور بالاستقلال حاکم بن گیا۔ اسے مین مخبرون نے
آکر شاپور کو خبر دی۔ کہ ہرمز کا ارادہ آپ سے ملک چھیننے کا ہے۔ اور اوسمین خوب لگاؤ
بجھائی کی۔ جب ہرمز کو اس بات کی خبر پہونچی۔ تو اوس نے اپنا ایک ہاتھ کاٹا۔ اور باپ کے
پاس بھیجدیا۔ اور لکھا کہ مین نے ایسے ایسے سنا تھا اور اس تہمت کے ازالہ کے واسطے
مین نے اپنا ہاتھ کٹوا دیا ہے۔ کیونکہ اوس زمانہ مین رسم یہ تھی۔ کہ عیب دار کو بادشاہ نہین
کیا کرتے تھے۔ جب شاپور کے پاس اوسکا ہاتھ پہونچا تو اوس کو سخت افسوس ہوا۔ اور
ہرمز کو لکھا۔ کہ مجھے اس بات سے سخت رنج ہوا۔ اور مین نے تجھے اپنے بعد ولی
عہد کیا۔

غرض جب یہ بادشاہ ہوا۔ تو اس نے رعیت پروری مین کوئی کوتاہی نہین کی۔ اور بڑی
عدل و داد سے ملکداری کی وہ بڑا راستباز تھا۔ اور اپنے آبا کے طریق پر چلتا تھا۔ اوسی
نے رام ہرمز کا ضلع قرار دیا ہے۔ اوس کی بادشاہی ایک برس دس مہینے رہی۔

بہرام بن ھرمز بن شاپور

۹۳ - بہرام کی پادشاہی اور مانی کا قتل - بہرام بڑا حلیم متانی اور نیک سیرت پادشاہ تھا - اس نے مانی زندیق کو قتل کیا - اور اوس کی کھال کہچوا کر اوسمین بہس بہر دایا - اور جندی شاپور کے دروازے پر اوسے لٹکوایا تہا جسے دروازہ مانی کہا کرتے ہین - اس نے تین برس تین مہینے اور تین دن پادشاہی کی ہے -

۹۴ - امرء القیس الکندی کی حکومت عرب پر - جب عمرو بن عدی مرگیا - تو ربیعہ اور مضر و غیرہ عراق حجاز اور جزیرہ کے بدویون پر شاپور اور ہرمز اور بہرام کی طرف سے امرء القیس الکندی عمرو بن عدی کا بیٹا عامل رہا - یہی شخص آل نصر بن ربیعہ مین اور فارس کے عاملون مین سب سے اول نصرانی ہوا ہے - اسکی ایک سو چودہ برس کی عمر ہوئی تھی - اور اس نے شاپور کے زمانہ مین تیئیس برس ایک مہینا اور ہرمز کے وقت مین ایک برس دس مہینے اور بہرام کے زمانہ مین تین برس تین مہینے تین دن اور بہرام بن بہرام کے زمانہ مین اٹھارہ برس حکومت کی تھی -

بہرام ابن بہرام ابن ھرمز

۹۵ - بہرام ابن بہرام اور بہرام ابن بہرام ابن بہرام اور نرسی ابن بہرام کی پادشاہی - اس نے اچھی طرح ملکداری کی - اور امور سیاست کو خوب جانتا تھا - جب اس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھا - تو لوگون سے وعدہ کیا - کہ نیک سیرتی ہی کام کرونگا - اس کی حکومت کی مدت مین اختلاف ہے - کوئی تو اٹھارہ برس اوسکی حکومت کی مدت بتاتا ہے - اور کوئی سترہ برس واللہ اعلم -

بہرام ابن بہرام ابن بہرام

جب یہ تخت وتاج کا مالک ہوا۔ تو عظما اور اکابر سلطنت نے اسے دعا دی۔ اس نے بھی اوس کا جواب بہت اچھی طرح سے دیا۔ پادشاہ ہونے سے پیشتر یہ سیستان کا حاکم تھا۔ اس نے چار برس پادشاہی کی۔

نرسی ابن بہرام ابن بہرام

یہ بہرام ثالث کا بہائی تہا۔ جب اوسے تخت وتاج ملا۔ تو اوسکے پاس اشراف اور عظماے سلطنت آئے۔ اور اوسکے حق مین دعا دی۔ اس نے بھی اون سے بحسن سلوک پیش آنے کا وعدہ کیا۔ اور اون کے ساتھہ بہت ہی اچھی طرح سلوک کرتا رہا۔ وہ کہا کرتا تہا اللہ تعالی نے جو ہم پر انعام واکرام کیا ہے اوس کا شکر فراموش نہ کرنا چاہیئے اس نے نو برس پادشاہی کی۔

ہرمز بن نرسی

۹۶۔ ہرمز بن نرسی کی پادشاہی اور شاپور کا اوسکے بعد مین پیدا ہونا۔

اس کی سختی سے لوگ بہت ڈرتے تھے۔ اس واسطے اس نے اون سے کہدیا۔ کہ مجھے معلوم ہے آپ لوگ میری سخت مزاجی سے ڈرتے ہین۔ اور میری حکومت سے خوف کرتے ہین۔ اسواسطے مین آپ سے کہے دیتا ہون۔ کہ اللہ تعالی نے میرے مزاج کی سختی کو رقت اور رافت سے بدلدیا ہے۔ اس نے ملکداری اور سیاست نہایت نرمی اور رفق کے ساتھہ کی۔ اوسکو اس بات کا شوق تہا۔ کہ ضعفا اور غربا کو قوی اور امیر بنادے۔ اور ملک کو آباد کرے اور ملک مین عدل وداد پھیلائے۔

جب یہ مرا ہے تو اوسکے اولاد کوئی نہ تھی۔ اس سے لوگ نہایت پریشان ہوئے۔ اور اوس کی عورتون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک عورت حاملہ ہے۔ یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ اوس نے مرتے وقت وصیت کر دی تھی کہ جب بچا پیدا ہو۔ تو اوسے بادشاہ کرنا۔ غرض اوسکے پیٹ سے شاپور ذوالاکتاف پیدا ہوا۔

ہرمز نے چھ برس پانچ مہینے پادشاہی کی۔ ایک روایت ہے کہ سات برس پانچ مہینے وہ پادشاہ رہا۔ یہان تک شاپور ابن اردشیر سے جتنے پادشاہ ہوئے ہین اون سب کے نام استنے ہی ہین ان مین سے کوئی نہین چھوٹا ہے۔

شاپور ذوالاکتاف

۹۷۔ شاپور ذوالاکتاف کے لڑکپن مین عربون کی تاخت فارس پر۔

اس کا نام ہے شاپور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن شاپور بن اردشیر بن بابک کہتے ہین کہ اسکی سلطنت کے واسطے اوس کا باپ وصیت کر مرا تھا۔ اس واسطے جب یہ پیدا ہوا تو لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور فوراً اوس کی ولادت کی خبر ملک مین مشتہر کر دی۔ اور جس طرح پر اوسکے باپ کے وقت مین وزیر اور امیر جس جس کام پر مقرر تھے اوسی طرح کام کرتے رہے۔ لیکن جب پاس پڑوس کے ترکون رومیون اور عربون نے سنا۔ کہ پادشاہ ابھی ایک گود کا بچا ہے۔ تو اونھون نے اوسکے ملک پر نظر دوڑائی۔ عرب بلاد فارس سے بہت ہی نزدیک تھے۔ اس واسطے عبد القیس اور بحرین کے لوگون کے غول کے غول بلاد فارس پر اور سواحل اردشیر خرہ پر پہونچے۔ اور وہان کے باشندون کے مویشی اور مال و اسباب چھین لائے۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔ اُدھر ایاد سواد عراق

پر قابض ہو گیے اور وہان فتنہ و فساد اُٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن فارس سے ان کے دفعیہ کے واسطے ایک مدت تک کوئی بہی نہ آیا۔ کیونکہ پادشاہ نہایت خرد سال تہا۔

۹۸۔ شاپور کی دانائی اور عربون کو اوس کا قتل اور قید کرنا اور ذوالاکتاف کی وجہ تسمیہ

جب شاپور پیر چلنے لگا اور بڑا ہوا۔ تو سب سے اول اوس کی سمجھ کی خوبی اس سے ظاہر ہوئی کہ اوس نے دریا کی طرف بڑا شور و غل سنا۔ تو پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ لوگ دجلہ کے پل پر سے آمد و رفت کرتے ہین اور اونکے آنے جانے مین آدمیون کی کثرت کے سبب سے دہکا پیل کا شور ہوا کرتا ہے۔ اس لیے شاپور نے حکم دیا کہ اوس پر ایک پل اور بنا دیا جائے کہ ایک پل پر سے لوگ آئین اور دوسرے پر سے جایا کرین۔ اس دانائی کی بات کو سنکر لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور پل بنا دیا گیا۔ جب یہ سولہ برس کا ہوا۔ اور ہتیار اُٹھانے کے لایق ہو گیا۔ تو اوس نے اپنے اراکین دربار کو جمع کیا۔ اور اپنے مملکت کے کامون مین جو خلل پڑ رہے تہے اوسکے باب مین اون سے مشورہ لیا۔ اور کہا۔ کہ مین دشمنون کو دفع کرنا اور اون پر جانا چاہتا ہون۔ سب لوگون نے اوسے دعا دی۔ اور عرض کیا۔ کہ وہ تو دار السلطنت مین رہے۔ اور کسی سردار کو لشکر دیکر روانہ کرے۔ وہ اس کام کو بخوبی کرسکینگے۔ مگر اوس نے نہ مانا اور اپنے لشکر سے ہزار آدمی چنے۔ اگرچہ لوگون نے کہا کہ اور بہی لشکر لے۔ مگر اوس نے اور لشکر نہ لیا۔ صرف اونہین آدمیون سے چلدیا۔ اور حکم دیدیا۔ کہ جو عرب ملے اوسے قتل کر دین زندہ نہ چھوڑین۔ عرب تو ابہی اپنی لوٹ ہی مین لگے تہے۔ کہ یہ یکایک اون پر جا پڑا۔ اور اونہین خوب قتل اور اسیر کیا۔ پہر دریا مین ہو کر خط تک پہونچا خط بحرین اور عمان کے ساحل کو کہتے ہین۔ جسکے قطیف عقیر اور قطر مشہور مقامات ہین) اور بحرین کے

لوگون کوبہی خوب قتل کیا۔ اور مال غنیمت کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر ہجر کو گیا (جو بحرین کا دارالحکومت تہا۔ اور بحرین سے سات منزل کے فاصلے پر تھا) وہان تمیم بکر بن وائل اور عبدالقیس کے لوگ رہتے تہے۔ اونہین اتنا قتل کیا۔ کہ اونکے خون زمین پر بہہ گیے۔ اور عبدالقیس کو تونیست و نابود ہی کر دیا۔ پہر یمامہ مین جاکر وہان کے لوگون کو بہی خوب قتل کیا اور اون کے پانی خشک کر دیئے۔ پہر بکر اور تغلب کی طرف متناظر شام اور عراق پر توجہ کی۔ اور اونہین بہی خوب قتل و قید کیا۔ اور اون کے پانی خشک کر دیے۔ اور مدینہ کے قریب پہونچا۔ اور وہان بہی یہی حال کیا۔ اوس کا یہ قاعدہ تہا کہ عربون کے سردارون کو پکڑواتا اور اون کے کتف یعنی شانہ نکلوا ڈالتا اور قتل کر دیتا تہا۔ اس واسطے عربون نے اوس کا لقب شاپور ذوالاکتاف رکھدیا تہا۔

پہر ایاد جزیرہ کی طرف چلے گیے۔ اور سواد پر تاخت و تاراج کرنے لگے۔ اس لیے شاپور نے اون پر فوج بہیجی۔ اس فوج مین ایک عرب لقیط الایادی ساتھ تہا۔ اوس نے اپنی قوم ایاد کو ہوشیار کرنے کے واسطے یہ اشعار لکھکر بہیجے۔

سَلَامٌ فِي الصَّحِيفَةِ مِنْ لَقِيطٍ	إِلَى مَنْ بِالْجَزِيرَةِ مِنْ أَيَادِ

اس خط مین پہلے تو لقیط کی طرف سے ایاد کے اون لوگون کو سلام پہونچے جو جزیرہ مین رہتے ہین۔

بِأَنَّ اللَّيْثَ كِسْرَى قَدْ أَتَاكُمْ	فَلَا يَشْغَلْكُمُ سَوْقُ النِّقَادِ

پہر اونکو یہ معلوم ہو کسریٰ جو شیر کیطرح ہے تمہاری طرف آتا ہے تمہین چاہیئے کہ بہیڑ بکری رکہوالی کی سرداری مین ہی مشغول نہ پڑے رہو

أَتَاكُمْ مِنْهُمُ سَبْعُونَ أَلْفًا	يَزُجُّونَ الْكَتَائِبَ كَالْجَرَادِ

اوسکے ستر ہزار آدمی آرہے ہین۔ جو لشکرون پر ایسی کثرت سے تیر پہینکتے ہین جیسے ٹیری دل ہو۔

مگر ایاد نے اوس کی یہ بات نہ سنی - اور اپنی لوٹ مار مین مشغول رہے - اس واسطے اوس نے پھر اون کو لکھا -

اِنِّی اَرٰی الرَّاٰیَ اِنْ لَمْ اُعْصَ قَدْ نَصَعَا	اَبْلِغْ اَیَاداً وَخَلِّلْ فِی سَرَاتِہِمْ

اے قاصد تو ایاد کے پاس جا - اور خاصکر تو اونکے اشراف سے کہہ کہ میری یہ رائے اگر مانی جائیگی تو نہایت بہتر ہوگا

یہ ایک مشہور قصیدہ ہے - اور لڑائی کے باب مین نہایت ہی اچھا کہا گیا ہے - لیکن ایاد نے پھر بھی اپنے بچاو کی کوئی تدبیر نہ کی - اور شاپور وہان جا پہونچا - اور اون کو بالکل برباد کر ڈالا صرف وہ ہی بچ رہے جو شام کے ملک کو چلے گئے -

۹۹ - الیانوس بادشاہ روم کی چڑہائی شاپور پر اور الیانوس کا قتل -

یہ تو اوسکے وہ معاملات تھے جو عربون کے ساتھ گزرے - اب رہے رومی - سو اون کا حال سنئے - شاپور نے روم کے بادشاہ سے صلح کر لی تھی - اس رومی بادشاہ کا نام قسطنطین تھا - یہی رومی بادشاہون مین سے اول بادشاہ ہے جو نصرانی ہوا ہے - اسکے نصرانی ہونے کا سبب ہم شاپور کے ذکر کے بعد بیان کرینگے - انشاءاللہ تعالی - پھر قسطنطین مرگیا اور اوس نے اپنا ملک تین بیٹون مین منقسم کر دیا - وہ بادشاہ ہوے - پھر رومیون نے قسطنطین کے خاندان کے ایک آدمی کو اپنا بادشاہ بنا لیا - جس کا نام الیانوس تھا - اس کا مذہب پہلے رومیون کا سا تھا - اور اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا - جب بادشاہ ہوا تو اوس نے اپنا مذہب ظاہر کر دیا - اور رومیون کے مذہب کو پھر رواج دیا - اور کنیسون کو خراب و برباد کر ڈالا - اور اسقفون کو مار پھینکا -

پھر رومیون کے اور خزرون کے آدمی جمع کیے اور شاپور کی طرف روانہ ہوا - اور عرب بھی اپنا انتقام لینے کے لیے جمع ہوئے - اور الیانوس کے لشکر مین جا کر بہت کثرت سے

اونکے لوگ شامل ہو گیے۔ اور شاہ پور کے پاس پڑوس کے جاسوسون نے آکر خبر دی اور طرح طرح کی روایتین بیان کین۔ جس کا شاپور کو یقین نہ آیا۔ اس واسطے شاپور خود اپنے معتبر آدمی لیکر رومیون کی طرف گیا۔ اور جب یوسانوس کے پاس پہونچا۔ جو الیانوس کا مقدمۃ الجیش تھا تو وہان چھپ رہا۔ اور اپنے بعض ہمراہیون کو وہان بھیجا۔ رومیون نے اونمین سے کسی کو پکڑ لیا۔ اور اوس نے شاپور کا حال اونھین بتا دیا۔ اسپر یوسانوس نے خفیہ شاپور کو کہلا بھیجا کہ بچکر نکل جا۔ اس سے شاپور اپنے لشکر کو چلدیا۔ پھر اوس سے اور عرب و روم سے لڑائی ہوئی۔ شاپور کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور اوسکے بہت آدمی مارے گیے اور رومیون نے طیستور پر قبضہ کر لیا۔ طیستور مدائن شرقیہ کو کہتے ہین اور نیز شاپور کا مال و خزانہ بھی لے لیا۔

اب شاپور نے اپنے لشکر اور سردارون کو لکھا۔ کہ یہان یہ حال ہوا ہے۔ اور رومیون اور عربون سے ایسا نقصان پہونچا ہے۔ اور اون سے کہا کہ جلد میرے پاس آو۔ اس لیے لوگ جمع ہو گیے۔ اور وہ فوج لیکر لوٹا اور طیستور آکر لے لیا۔ اور الیانوس شہر بہرشیر پر پہونچا۔ اور فریقین مین رسل رسائل آنے جانے لگے۔ اسی مین الیانوس بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہانی ایک پتھر آکر اوسکے لگا۔ اور وہ مارا گیا۔

۱۰۰۔ رومیون کی پریشانی اور یوسانوس کی پادشاہی اور شاپور کا نصیبین لیکر رومیون کو چھوڑنا

جب الیانوس مارا گیا۔ تو رومی سخت حیران و پریشان ہوئے۔ اور بلاد فارس سے خلاصی کی بھی اونکو امید نہ رہی۔ اور یوسانوس سے کہا۔ کہ پادشاہ ہو جائیے۔ مگر اوس نے کہا۔ مین اوس وقت تک پادشاہ نہین ہوتا۔ جب تک کہ تم نصرانی نہ ہو جاؤ۔ سب لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ ہم تو پہلے ہی سے نصرانی ہین۔ صرف الیانوس

کے خوف سے ہمنے اس مذہب کو چہوڑ رکہا تہا۔ یہ سنکر اوس نے پادشاہی قبول کر لی
ادہر شاپور نے رومیون کو دہمکیان دین۔ اور اون سے کہلا بہیجا جو تم مین پادشاہ ہوا وسے
میرے پاس بہیجو۔ تاکہ اوس سے ملکر مین بات چیت کرون۔ اس واسطے یوسانوس
اسّی آدمی لیکر اوسکے پاس گیا۔ اور شاپور بہی اوس سے ملا۔ اور دونون نے آپس مین دعا
وسلام کیا۔ اور ملکر کہانا کہایا۔ اور شاپور نے یوسانوس کو مدد دی۔ اور رومیون سے کہا۔
تم نے ہمارے ملک کو خراب کیا۔ اور یہان فساد پہیلایا۔ یا تو تم ہم کو اون نقصانات کی
قیمت دو جو تم نے کئے ہین۔ ورنہ نصیبین کا علاقہ ہمین دیدو (نصیبین بلاد جزیرہ مین
سنجار سے نو فرسخ پر ایک شہر ہے۔ اور اون لوگون کے راستے مین پڑتا ہے جو موصل
سے شام کو جاتے ہین سنجار موصل سے نو فرسخ پر واقع ہے۔ اوسکے گرد فصیل بنی
ہوئی ہے۔ اور پانی بافراط ملتا ہے۔ مگر قدیم زمانے کے کہنڈر ابہی وہان بہت
دکہائی دیتے ہین۔ دیار ربیعہ کا دار الحکومت تہا۔ آیندہ چلکر معلوم ہوگا کہ اسے عباس
بن غنم الاشعری نے فتح کیا ہے) غرض یہ علاقہ قدیم سے اہل فارس کا تہا۔ رومیون نے
اسے چند روز سے لے لیا تہا۔ مجبوراً رومیون نے اوسے شاپور کو دیدیا۔ اور وہان
کے باشندے وہان سے چلے گئے۔ اور شاپور نے اصطخر اور اصفہان وغیرہ کے
بارہ ہزار گہر والے وہان بہیجکر آباد کرا دئے پہر رومی اپنے ملک کو چلے گئے۔ اور تہوڑے
دنون کے بعد اون کا یہ پادشاہ بہی مر گیا۔

۱۰۱- شاپور کا روم مین گرفتار ہونا اور قیصر کا حملہ جندی شاپور پر اور شاپور کا چہوٹ کر قیصر کو گرفتار کرنا

ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ شاپور روم کی حدود تک گیا۔ اور وہان اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مین
خود روم کو مخفی طور پر جاتا ہون۔ اور وہان کے حالات اور شہرون کی کیفیت جاکر دیکھتا ہون

چنانچہ وہ گیا۔ اور کچھ روز ون تک وہان گشت کرتا پہرا۔ اسی مین اوسے خبر ملی کہ قیصر کچھ
بیمار ہوا ہے۔ اوس نے لوگون کو کہانا کہلانے کے لیے جمع کیا ہے۔ شاپور بہی ایک سائل
کے لباس مین وہان پہونچا کہ قیصر کو کہانا کہاتے وقت خود دیکہے۔ مگر قیصر تاڑ گیا۔ اور شاپور
کو پکڑ لیا۔ اور ایک بیل کی کہال مین اوسے بند کر دیا۔ پہر قیصر اپنا لشکر لیکر فارس کو روانہ
ہوا۔ اور شاپور بہی اس حال مین اوسکے ساتھ تہا۔ قیصر نے فارس مین خوب قتل کیا۔
اور ملک کو خراب و برباد کرتا ہوا جندی شاپور تک پہونچا۔ وہان کے لوگ یہہ دیکھکر متحصن
ہو گیے اور اوس نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔
اتفاقاً اسی محاصرہ کی حالت مین شاپور پر جو نگران مقرر تھے وہ غافل ہو گیے۔ اور ایسے
ہی اتفاق سے کچھ لوگ اہواز کے قیدی بہی اوسکے پاس تھے۔ شاپور نے اون سے
کہا۔ کہ اس کہال پر جسمین وہ بند تہا زیتون کا تیل ڈالو جو وہین کہین موجود تہا اونہون نے
ڈالا۔ اور چمڑا نرم پڑ گیا۔ اور وہ اوسمین سے نکل گیا۔ اور نکلکر جندی شاپور مین جا پہونچا۔
اور وہان کے نگہبانون کو اطلاع دی۔ اونہون نے فوراً اوسے اندر لے لیا۔ اور قلعہ والون
نے خوشیون کے نعرے مارے۔ جس نے رومیون کو غفلت کی نیند سے جگا دیا۔
پہر شاپور نے اپنے لوگون کو جمع کیا۔ اور آراستہ کر کے رومیون کی طرف اسی رات کی صبح
کو نکلکر آیا۔ اور اون سے لڑ لڑا کر بادشاہ روم کو قید کر لیا۔ اور اوس کا مال لوٹ لیا۔ اور
عورتون کو پکڑ لیا۔ اور اوسکے ہاتھ پیر دن مین زنجیرین ڈالدین اور حکم دیا۔ کہ جو ملک
اوس نے فارس کا برباد کیا ہے اوسے آباد کرے۔ اور روم کے ملک سے مٹی منگائے
اور جو منجنیق جندی شاپور کے اوس نے گرائے ہین اونہین اوس مٹی سے بنائے۔ اور
خرماستان کے بجائے زیتون کے درخت لگائے۔ پہر اوسکی ایڑیان کاٹ گدہے

پر سوار کر روم کو بھیجدیا اور کہا۔ کہ تو نے جو ہم سے بغاوت کی اوس کی یہ سزا ہے۔ پھر ایک مدت تک شاپور نے آرام کیا۔ پھر تاخت وتاراج کے لیے گیا۔ اور لوگون کو قتل و قید کیا۔ اور قیدیون سے سوس کی طرف ایک شہر بساکر اوس کا نام ایران شہر شاپور رکھا۔ اور خراسان مین ایک شہر نیشاپور بسایا۔ اور عراق مین بزرگ شاپور آباد کیا۔ اس نے کل بہتر برس حکومت کی۔

۱۰۲۔ امرء القیس کی وفات اور عمرو بن امرء القیس کی ولایت۔

امرء القیس الکندی بن عمرو بن عدی جو شاپور کا عربون پر عامل تھا اسی کے زمانے مین مرگیا اس کے اوسکے بعد اوسی کے بیٹے عمرو بن امرء القیس کو ہی عامل مقرر کردیا۔ اور وہ تمام بقیہ شاپور کے زمانے مین اور اوسکے بعد اوس کے بھائی اردشیر بن ہرمز کے کل زمانے مین اور کچھہ شاپور بن شاپور کے زمانے مین اون پر عامل رہا۔ اور کل اوس کی ولایت تین[؟] برس رہی۔

۱۰۳۔ قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ اور قسطنطنیہ کی آبادی۔

اب قسطنطین کے نصرانی ہونے کا سبب سنئے یہ پادشاہ بہت بوڑھا ہوگیا تھا اور اوسکے خلق سے لوگ راضی نہ تھے۔ اور اوسے برص کا مرض بھی ہوگیا تھا۔ اسواسطے رومیون نے چاہا کہ اوسے معزول کرین اس لیے اوس نے اپنے دوستون سے مشورہ لیا۔ اونہون نے کہا۔ کہ دشمنون کا دفعیہ تو تجھہ سے ممکن نہین ہے۔ اون کا مقابلہ نہین ہوسکتا۔ اون سب نے تجھے معزول کرنے کا ارادہ کرلیا ہے اب تو اگر کچھہ تدبیر اسکے رفع کی کرنا چاہتا ہے تو کوئی دین اختیار کرکے کرسکتا ہے۔ نصرانی مذہب اوس وقت پھیل گیا تھا۔ مگر چھپا چھپا تھا۔ اونہون نے اوسے راے دی۔ کہ اپنے مخالفون سے کچھہ مہلت لے۔ اور بیت المقدس

کو جا - جب تو وہان سے ... تو نصرانی ہوجا - اور لوگون سے کہہ کہ اوس دین مین آجائین
تو بہت لوگ نصرانی ہوجاینگے - پھر تو اون لوگون کی مدد سے جو نصرانی ہوجائین
اون لوگون سے ہمارا پیچھا چھڑا ... اور یہ قاعدہ کی بات ہے - کہ جب کوئی
قوم دین کے واسطے لڑتی ہے ... ضرور اوسکو فتح ہوتی ہے - اس نے
یہی کیا - اور بہت کثرت سے ... اوسکے تابع ہوگئی - اور بہت لوگ اوس کے
مخالف بھی ہوگئے - اور یونانیون کے ہی مذہب پر رہے - اور یہ اون سے لڑا -
اور اون پر فتح پاکر اونھین خوب قتل کیا - اور اون کی کتابون اور فلسفہ کو جلا ڈالا -
اور قسطنطنیہ شہر بسایا - اور وہان لیجاکر لوگون کو آباد کیا - ابھی تک شہر رومیہ روم کا
دارالسلطنت تھا - یہ وہان کا بھی پادشاہ رہا اور شام پر بھی اس نے قبضہ کرلیا -

۱۰۴ - اکاسرہ کی دارالسلطنت شاپور ذی الاکتاف سے پہلے جتنے اکاسرہ تھے وہ
سب طیسفون مین رہتے تھے جو مدائن سے مغرب مین بستا تھا - پھر جب شاپور بڑا ہوا -
تو اوس نے مدائن شرقیہ مین ایوان بنایا - اور وہین رہنے لگا - اس لیئے یہی دارالسلطنت
ہوگیا - جو اب تک برابر موجود ہے - اور اس ہمارے زمانہ ۱۳۲۵ھ تک آباد ہے -

اردشیر ابن ہرمز شاپور ذی الاکتاف کا بھائی

۱۰۵ - اردشیر ابن ہرمز شاپور ابن شاپور و بہرام ابن شاپور - جب یہ پادشاہ ہوا اور اوس کی حکومت جم گئی -
تو اس نے عظماے سلطنت اور ذی الریاست
لوگون کی خوب خبر لی - اور اون مین سے بکثرت لوگ مار ڈالے - اس واسطے چار سال
کے بعد لوگون نے اسے معزول کردیا -

شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف

جب اپنے چچا کے خلع کے بعد یہ پادشاہ ہوا۔ تو اوسکے باپ کی حکومت اوسکے ہاتھ مین دیکھکر لوگ نہایت خوش ہوئے اور اوس نے اپنے عمال کو لکھا۔ کہ مخلوق پر عدل وداد اور رفق ومروت سے حکومت کرین۔ اور یہی بات اوس نے اپنے وزرا اور ارکین سلطنت سے بہی کہی۔ اور اوس کے مخلوع چچا نے بہی اوس کی اطاعت اختیار کرلی۔ اور رعیت اوسے بہت چاہنے لگی۔ پہر عظماے سلطنت اور عمائد دولت نے اوس کے خیمہ کی طنابین کاٹ دین۔ جس کے نیچے دبکر یہ مرگیا اوس کی پادشاہی پانچ برس رہی۔

بہرام بن شاپور ذی الاکتاف

اس کا لقب کرمان شاہ تہا۔ کیونکہ اسکے باپ نے ایام حیات مین اسے کرمان کا حاکم کردیا تہا۔ اس نے اپنے سپہ سالارون کو پادشاہ ہوکر ایک فرمان بہیجا۔ اور اوس نے اپنی اطاعت کی اونھین رغبت دلائی۔ یہ اپنے کامون مین بڑا نیک نام تہا۔ اور کرمان مین اوس نے ایک شہر آباد کیا تہا۔ اس پر بلوائیون نے آکر حملہ کیا۔ اور ایک نے تیر سے اسے مارڈالا گیارہ برس اس کی حکومت رہی۔

یزدگرد اثیم (یعنی بزہ کار) بن بہرام

بعض اہل علم یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ یزدگرد بہرام کرمان شاہ بن شاپور کا بیٹا نہین بلکہ بہائی	۱۰۶۔ یزدگرد کی بداخلاقیان جو درحقیقت سلطنت کے لیے اچھی تہی نہین۔

ہے ۔ یہ بڑا استمگر سنگدل اور بڑا عیب دار تہا جس چیز کا جہان موقع ہوتا اوسے اوس جگہہ کبہی نہ کرتا ۔ اور ادنی ادنی خطاؤن پر بڑی سزا دیتا ۔ اور جہان تک ہوسکتا فریب ودغا چالاکی اور دہوکادہی سے کام کرتا ۔ اور شرارت کی باتون کو خوب سمجہتا تہا اور بڑا مغرور اور بڑا بدزبان اور بڑا بدچلن تہا ۔ اگر کسی سے کوئی لغزش ہوجاتی تو کبہی معاف نہین کرتا اور نہ کسی کی شفاعت کسی کے حق مین قبول کرتا اگرچہ کتنا ہی کوئی قریب ہو اوس کی بات ہرگز نہین مانتا تہا ۔ اور ہر ایک پر تہمت لگاتا ۔ اور کسی کا اعتبار نہین کرتا تہا ۔ اگر کوئی شخص کوئی اچہا کام کرتا تو اوس کی محنت کا عوض نہین دیتا ۔ اور جب اوسے یہ خبر ملتی کہ کسی اوسکے درباری سے اور اوسکے کسی کارپرداز سے دوستی ہے تو اوسے خدمت سے معزول کردیتا ۔ لیکن باوجود اسکے اوس کا ذہن بڑا تیز اور ادب کا سیت اچہا تہا ۔ اور انواع واقسام کے علوم مین بہی بڑا ماہر تہا ۔ اور نرسی جو اپنے زمانے کا حکیم تہا اوسے اوس نے اپنا وزیر بنایا تہا یہ شخص بڑا فاضل اور صاحب کمال تہا اور اوس کا لقب ہزار بیدہ تہا ۔ اس واسطے لوگون کو امید ہوئی کہ نرسی کے ذریعے اوسے سیدہا کرلین مگر یہ امید اون کے دل کی دل ہی مین رہی پوری نہ ہوئی ۔

۱۰۷ ۔ یزدگرد کا ایک گہوڑے کی لات سے مرنا جب اوسکی حکومت جم گئی اور خوب رعب داب بیٹہہ گیا ۔ تو اشراف سلطنت اور عظماے دولت اوس سے ڈرنے لگے ۔ اور ضعفا مین سے پکڑ کر اوس نے بہتون کو قتل کردیا ۔ جب رعیت اوس کے ظلم وستم مین مبتلا ہوئی تو اونہون نے اللہ تعالی سے شکایت کی ۔ اور دعا کی ۔ کہ اونہین اوس کے پہندے سے نجات دے ۔ کہتے ہین کہ اسی واسطے اوس پر یہ بلا نازل ہوئی ۔ وہ جرجان مین تہا ۔ ایک روز اوسکے قصر مین ایک بڑا سرکش گہوڑا آیا ۔ جو ایسا خوبصورت

وعمدہ تہا کہ کسی نے کبہی ایسا دیکہا بہی نہ تہا - لوگون نے اوس سے جاکر کہا - اوس نے حکم دیا - کہ اوسے کسین اور لگام دین - اور اوس کے پاس لائین - لیکن وہ ایسا سرکش تہا کہ کسی کے قابو مین نہ آیا - لوگون نے پادشاہ سے جاکر عرض کیا تو وہ خود نکل آیا - اور اپنے ہاتہہ سے اوسے لگام دی اور زین بہی کس لیا - لیکن جبہی اوس نے اوس کی دُم اٹہائی اور چاہا کہ دمچی لگاے - گہوڑے نے اوسکے دل پر ایسی لات ماری کہ وہین مرگیا پہر گہوڑا بہاگا اور فارس والون نے خوف سے اوسے نہ پکڑا معلوم نہین کہ کہان چلا گیا یہ ایک خدا کی قدرت کا کرشمہ تہا اور مخلوق پر اوس کی عنایت تہی - اوس نے کل بائیس ۲۲ برس پانچ مہینے سولہ دن حکومت کی (جرجان گرگان کا معرب ہے جو خراسان اور طبرستان کے درمیان ایک شہر تہا - اور علاقہ استرآباد کا دار الحکومت تہا - یہ شہر تو اب نہین ہے مگر اسی کے قریب استرآباد ہے - چونکہ اس ملک مین بہیڑیے بکثرت تہے اس لئے اسکا نام گرگان پڑ گیا تہا -)

۱۰۸ - اوس بن قلام اور امرء القیس بن عمرو اور نعمان ابن امرء القیس کی حکومت عرب پر اور بہرام گور کے لیے خورنق بنانا -

اب عرب کا حال سنئے - کہتے ہین - کہ جب عمرو بن امرء القیس الکندی ابن عمرو بن عدی شاپور کے عہد مین مرگیا - تو شاپور نے اوس کے بجاے اوس بن قلام کو عامل مقرر کردیا - یہ شخص عمالیق کی نسل سے تہا - پانچ سال اوس نے حکومت کی - اور بہرام بن شاپور کے زمانے مین مارا گیا - پہر پادشاہ نے اوسکے بجاے امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس الکندی کو عامل کردیا - جس نے پچیس برس حکومت کی - اور یہ یزدگرد اثیم کے زمانہ مین مرگیا - پہر اوس نے اوس کے بجاے اوس کے بیٹے نعمان کو مقرر کیا - اس نعمان کی مان کا نام شقیقہ بنت ابی ربیعہ بن ذہل

بن شیبان تھا۔ اسی نعمان نے خورنق محل بنایا تھا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی تھی۔ کہ یزدگرد اثیم کی اولاد نہین جیتی تھی۔ اس لیے اوس نے چاہا۔ کہ کسی صحت بخش مقام پر اپنی اولاد کو رکھے۔ لوگون نے بتایا۔ کہ حیرہ کا قرب وجوار اس کام کے لیے اچھا ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے بیٹے بہرام گور کو وہان نعمان کے پاس بھیجدیا۔ اور اوس سے خورنق بنانے کے لیے کہا۔ کہ یہ مکان بنا کر اوسے وہان رکھے اور حکم دیا۔ کہ اوسے عرب کے بوادی مین بھیجا کرے۔

۱۰۹۔ خورنق بنانے والے معمار کو یزدگرد کا مار ڈالنا۔ یہ خورنق ایک شخص نے بنایا تھا۔ جس کا نام سنمار تھا۔ (یہ اپنے زمانہ کا نہایت مشہور معروف اُستاد تھا) جب یہ اوس کی تعمیر سے فارغ ہوچکا تو لوگون نے اوسے نہایت پسند کیا۔ اوس وقت اوس نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم میرے کام کی پوری پوری اُجرت دوگے۔ تو مین ایک ایسا مکان بناتا جو آفتاب کے ساتھ ساتھ گھوما کرتا۔ یزدگرد نے کہا۔ تو کیا تو اس سے بھی بہتر بنا سکتا ہے۔ پھر اوسے خورنق سے نیچے گرادیا۔ جس سے وہ مرگیا۔ عرب لوگ اسکی صلہ کی اکثر مثالین دیا کرتے ہین۔ اور اونکے اشعار مین اسکا ذکر بہت آیا کرتا ہے (خورنق اصل مین خوردن گاہ تھا اور عربون نے اوسے خورنقاہ اور پھر خورنق کرلیا ہے)

۱۱۰۔ نعمان کی چڑھائی شام وغیرہ پر اور اوس کا عزلت گزین اور مفقود الخبر ہونا۔ اس نعمان نے شام کے ملک پر کئی مرتبہ چڑھائی کی ہے۔ اور وہان کے لوگون کو خوب تنگ پکڑا۔ اور اونہین لوٹا اور قید کیا ہے۔ بادشاہ نے بھی اسکے ساتھ دو فوج کردی تھی ایک کو دوسی (پامال کرنے والا) کہتے تھے۔ یہ تنوخ قوم سے مرکب تھا۔ اور دوسرے کا نام شہبا (ہتیارون سے چمکتی ہوئی فوج تھا۔ اسمین فارس والے تھے۔ ان دونو

فوجون کو لیکر وہ شام پر جاتا - اور جو عرب اوس کی اطاعت نہ کرتے اونھین مطیع کرتا تھا -
ایک روز نعمان اپنے دربار مین محل خورنق مین بیٹھا ہوا تھا - اور وہان سے نجف کی طرف
دیکھ رہا تھا - اور اوس کے قرب و جوار کی بساتین اور نہرون کی بہار سے ایام بہار مین محظوظ
ہو رہا تھا - جب اس سے وہ بہت خوش ہوا - تو اوس نے اپنے وزیر سے کہا - کہ
آپ نے کہین اور بھی ایسا عمدہ تماشا دیکھا ہے - کہا افسوس کہ یہ پائدار نہین - اگر پائدار
ہوتا تو بے شک اسی تعریف کے قابل تھا جو آپ فرماتے ہین - نعمان نے کہا پھر پائدار کیا ہے
کہا پائدار وہ چیز ہے جو خدا کے پاس آخرۃ مین ہے نعمان نے کہا پھر وہ کیسے میسر آئے
کہا وہ اس طرح مل سکتی ہے کہ اس دنیا کو چھوڑ دے اور اللہ تعالی کی عبادت کیا کرے
یہ سنتے ہی نعمان نے اوسی رات مین پادشاہی سے کنارہ کر لیا - اور کمبل اوڑھ کر کہین
کو نکل بھاگا - معلوم نہین کہ کہان چلا گیا - جب صبح ہوئی - تو اوسکا پتا بھی نہ ملا - اس کی
حکومت سب انتیس[۲۹] برس چار مہینے رہی - یزدگرد کے زمانہ مین پندرہ برس اور بہرام گور ابن یزدگرد کے زمانہ مین چودہ برس لیکن
علماے فرس کچھ اور کہتے ہین - جسکا ذکر آیندہ آتا ہے - نجف اوس بلند زمین کو کہتے
ہین جو کسی وادی وغیرہ مین واقع ہو - اور اوس پر پانی نہ چڑھ سکے - بلکہ پانی کو روکدے
اسی سے اسکا اطلاق بند آب پر بھی آیا کرتا ہے - اور کوفہ کے پاس پانی کے
روکنے کے لیے جو بند بنایا گیا ہے - اوس کا نام ہی نجف پڑ گیا ہے جس سے وہان
کے قبرستان اور مکانات پر پانی چڑھنے سے روکا گیا تھا - اسی کے قریب مین حضرت
علی ابن ابی طالب کی قبر شریف ہے -

بہرام ابن یزدگرد الاثیم

۱۱۱ - بہرام کا منذر ابن نعمان کے پاس پرورش پانا	جب یزدگرد کا بیٹا بہرام پیدا ہوا تو اوس نے

اوس کی پرورش عربون کے سپرد کی۔ اور منذر	اور اوس کی تعلیم۔

بن نعمان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا کہ بہرام کو پرورش کرے۔ اور اسواسطے اوس کی بڑی
عزت و تعظیم کی۔ اور اوسے عربون کا مالک کر دیا۔ منذر اوسے لے آیا۔ اور اوسکے
دوده پلانے کے واسطے تین عورتین رکہین۔ جو بڑی تندرست تہین۔ اور ذہن اچہا اور
آداب حسنہ سے واقف اور اشرافون کی بیٹیان تہین۔ اون مین سے دو تو عربی
تہین اور ایک عجمی تہی۔ اونہون نے اوسے تین سال دوده پلایا۔ جب وہ پانچ
برس کا ہو گیا تو اوس کے لیے معلم بلائے اور لکہنا پڑہنا تیر اندازی اور دانائی کی
تعلیم دینا شروع کی۔ کیونکہ بہرام نے یہی کہدیا تہا اور فارس کے ایک حکیم سے بہی
پڑہا۔ اور جو کچہ اوسے پڑہایا گیا اوس نے ایک ادنی توجہ مین ~~سب~~ کو یاد کر لیا۔ جب
بارہ برس کا ہو گیا۔ تو وہ مفید علوم سب پڑہ چکا اور اپنے استاذہ سے بہی فایق
ہو گیا۔ پہر منذر نے اون استادون کو واپس کر دیا اور سواری کے استاد بلائے۔ اور
جو کچہ چاہیے تہا وہ بہی اوس نے سیکہ لیا۔ پہر اونہین بہی رخصت کر دیا۔ پہر منذر نے
گہوڑے منگائے۔ اور گہوڑ دوڑ کی گئی۔ وہان منذر کا اشقر گہوڑا سب سے نکل گیا
اور باقی گہوڑے آگے پیچہے آئے۔ پہر منذر نے اپنا گہوڑا اوسے اپنے ہاتہ سے
دیدیا۔ اور وہ لیکر اوسے سوار ہوا۔ اور شکار کو گیا۔ وہان گورخرون کا ایک غول دیکہا
اون پر اوس نے تیر چلائے۔ اور اون کا پیچہا کیا۔ دیکہتا کیا ہے کہ وہان ایک شیر
ہے اور ایک گورخر کو پکڑے ہوئے ہے اور اوس کی پیٹہ اوسکے منہ مین ہے۔ بہرام
نے اوسکے ایک تیر مارا۔ وہ تیر جا کر شیر اور گورخر کے لگا۔ اور دونو سے پار ہو کر زمین مین
ایک تہائی گہس گیا۔ لوگ جو بہرام کے ساتہ تہے یہ زور و قوت اور تیر اندازی دیکہکر حیرت مین رہ گئے

پہر وہ اسیطرح سیر و شکار لہو و لعب اور عیش و عشرت مین وہان پرورش پاتا رہا۔

۱۱۲۔ یزدگرد کے مرنے پر اکابر سلطنت کا کسریٰ کو بادشاہ کرنا اور منذر کا مدائن کو فوج بہیجنا۔

اسی مین بہرام کا باپ مرگیا۔ اور وہ ابہی منذر کے ہی پاس تہا۔ اکابر سلطنت اور اہل شرف نے مشورہ کیا۔ کہ یزدگرد بڑا بدسیرت تہا اوس کی اولاد مین سے کسی کو بادشاہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور بہرام نے عربون مین پرورش پائی تہی۔ اونہون نے اتفاق کرلیا۔ کہ بہرام کے اخلاق عربون کے سے ہین اور وہ یزدگرد کا بیٹا ہے اوسے بادشاہ نہ کرین۔ اور اس واسطے ایک شخص اردشیر بن بابک کی اولاد مین سے لیا جس کا نام کسریٰ یا خسرو تہا اور اوسے بادشاہ کردیا۔ پہر یزدگرد کے مرنے اور کسریٰ کے بادشاہ ہونے کی خبر بہرام کے پاس پہونچی۔ اوس نے منذر اور اوسکے بیٹے نعمان کو بلایا اور اشراف عرب کو اکٹہا کیا اور اونہین اپنے باپ کے احسان یاد دلائے۔ اور اہل فارس پر جو وہ سختی کرتا تہا اوس کا تذکرہ کیا۔ اور یہ سب حال اوس سے کہا منذر نے کہا۔ کہ آپ اس کا کچھ خوف نہ کیجئے۔ مین اس کی ایک تدبیر کرتا ہون۔ اور دس ہزار سوار تیار کیے اور اپنے بیٹے نعمان کے ساتہہ طیسفون اور بہر سیر کو بہیجے جو تخت گاہ تہی۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ ان شہرون کے پاس اپنا لشکر لیجائے اور وہان ٹہیرے۔ اور جو کوئی اوس سے لڑے اوسے مارے۔ اور ملک مین تاخت و تاراج کرنا شروع کردے۔ چنانچہ نعمان گیا۔ اور باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اسواسطے اکابر فارس نے خوانی کو جو یزدگرد کے فرامین لکہا کرتا تہا منذر کے پاس بہیجا۔ اور لکہا کہ نعمان نے یہان آکر ایسا کیا ہے۔ جب خوانی منذر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا بہرام بادشاہ کے پاس جا۔ وہ اوسکے پاس گیا۔ اور جب اندر گیا۔ تو اوس پر ایسا رعب چہایا کہ آداب شاہی کو خوف سے

بجالانا بہول گیا - بہرام یہ دیکہکر اوس سے اچہی طرح سے بولا - اور اوس سے حسن سلوک
کا وعدہ کیا اور اوسے پہر منذر کے پاس بہیجدیا - اور اوس سے کہا - کہ توہی اسکا جواب
دے - منذر نے کہا - کہ بہرام شاہ نے لغمان کو تمہاری طرف بہیجا ہے - اوسے اللہ تعالی
نے پادشاہ کیا ہے - اور باپ کے بعد وہی حقدار سلطنت ہے - جب خوانی نے
منذر کی گفتگو سنی اور بہرام کے رعب کو یاد کیا تو اوس نے جان لیا کہ جن لوگون نے بہرام
کے برخلاف سازش کی ہے اون کی کچہہ نہ چلے گی - اس لئے منذر نے اوس سے کہا
کہ تو دارالسلطنت کو چل اور وہان اشراف اور اکابر سلطنت کو جمع کر - اور اس باب مین
سب ملکر مشورہ کرو - مین جانتا ہون کہ تیرے مشورہ سے کوئی مخالفت نہ کریگا -

۱۱۳ - منذر کا بہرام کو مدائن لیجانا اور بہرام کا دو شیرون کے درمیان سے تاج لیکر پادشاہ ہونا

پہر خوانی کی واپسی کے ایکہی دن بعد منذر نے تیس ہزار عرب سوار لیے - اور دارالسلطنت کو
روانہ ہوا - اور وہان جاکر اراکین سلطنت کو جمع کیا - اور بہرام ایک طلائی کرسی پر بیٹہا جو جواہرات
سے مکلل اور مرصع تہی - اور اکابر فارس نے اوس سے گفتگو کی - اور بہرام کے باپ یزدگرد
کی سنگ دلی اور بدسیرتی کا اوس سے تذکرہ کیا - کہ اوس نے کثرت سے لوگون کو
قتل کیا اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے - اور اسی وجہ سے ہم نہین چاہتے - کہ اوس کی
اولاد مین سے کسی کو پادشاہ کرین - بہرام نے کہا مین سچ سچ کہتا ہون کہ مجہکو اپنے باپ
کی یہ عادت خود بری معلوم ہوتی تہی - اور مین ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا مانگا کرتا تہا -
کہ اگر وہ مجہے پادشاہ کردے تو جو جو خرابیان اوس نے ڈالی ہین اونہین رفع کردون
علاوہ برین مین یہ بہی اقرار کرتا ہون - کہ ایک برس تک جو جو اقرار مین اب کرتا ہون اگر
اونہین پورا نہ کرون تو مین خوشی سے ملک چہوڑدونگا - اور اس بات پر راضی ہون -

کہ تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو گرسنہ شیرون کے درمیان رکھہ دیا جاوے۔ اور کسریٰ کو اور مجھے اجازت دیجاوے جو اوسے اوٹھالے وہی پادشاہ ہوجائے وہ سب اس بات پر راضی ہوگیے۔ اور تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو شیرون کے درمیان رکھدیا۔ اور موبد موبدان بہی آیا۔ پہر بہرام نے کسریٰ سے کہا۔ یہ تاج اور لباس لے لے۔ کسریٰ نے کہا تو ہی لے۔ کیونکہ تو تو پادشاہی وراثت کے طور پر طلب کرتا ہے اور مین تو ایک غاصب ہون۔ اس پر بہرام نے ایک گرز لیا۔ اور تاج کی طرف گیا۔ اور ایک شیر اوس پر چپٹا۔ بہرام کود کر اوس کی پیٹھہ پر جا بیٹھا۔ اور اپنی رانون سے اوس کے دونو پہلو خوب دبائے۔ اور اوس کے سر پر گرز مارا۔ پہر جب دوسرا شیر اوس پر آیا تو اوس نے اوسکے بہی کان پکڑ لئے۔ اور دونو شیرون کی ٹکرین لڑائین۔ اور لڑاتے لڑاتے سر پہوڑ دئے اور گرز سے اونہین مار ڈالا۔ اور پہر تاج اور لباس شاہی لے لیا۔ اس پر سب سے اول کسریٰ نے اوس کی اطاعت کی اور سب کے سب بے ساختہ بول اوٹھے۔ ہم تیرے تابع اور تجھہ سے راضی ہین۔

پہر تمام عظما اور اشراف اور وزرا نے منذر سے درخواست کی کہ بہرام سے ہمارے قصور معاف کراوے۔ منذر نے بہرام سے سفارش کی۔ اور بہرام نے اوسے قبول کرلیا۔ پہر بہرام بیس[20] سال کی عمر مین پادشاہ ہوگیا۔

۱۱۴۔ خاقان ترک کا حملہ فارس پر اور بہرام کا اوسے شکست دیکر قتل کرنا۔

پہر بہرام نے رعیت کو حکم دیا۔ کہ باطمینان خاطر چین سے رہین۔ اور دربار مین بیٹھکر اون سے بہلائی کے وعدہ کیے۔ اور اونہین اللہ کی اطاعت و تقویٰ کی ہدایت کی۔ پہر سب باتون کو چہوڑ دیا۔ اور کھیل کود مین مشغول ہوگیا۔ جب گرد نواح کے پادشاہون نے

یہ غفلت دیکھی تو اونھون نے اوس کے ملک پر نظرین جمائین - اوران مین سب سے
اول خاقان ترکون کا پادشاہ اُٹھا - اور دولاکھہ پچاس ہزار ترک لیکر اوس کے ملک پر
چڑھ آیا - اہل فارس اس سے بہت ڈرے - اور عظماے سلطنت بہرام کے پاس
آئے - اور اوس سے بڑے خوف و اندیشہ کی باتین کہین - مگر وہ اپنے لہو و لعب
مین پڑا رہا - پھر اوس نے اپنا سامان کیا - اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا - کہ وہان کسی
آتشکدہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوجاے - اور باطمینان خاطر وہان سیر و شکار
کرتا رہے - اس وقت اوس نے اپنے ساتھ صرف سات سردار - اور تین سو دلاور
اور بہادر سپاہی لیے تھے - اور اپنے بھائی نرسی کو اپنے بجاے قایم مقام کر گیا تھا
یہ سنکر لوگون کو یقین کامل ہوگیا - کہ بہرام دشمن کے خوف سے بھاگ گیا - اور سب نے
اتفاق کرلیا - کہ خاقان کی اطاعت اختیار کرلیجاے اور اوسی سے خراج گزاری کا
وعدہ کیا جائے - کیونکہ اونھین اپنی جان اور مال کا پورا پورا اندیشہ ہوگیا تھا - جب
خاقان کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ فارس والون سے بے کھٹکے ہوگیا - اور بہرام آذربائیجان
ہوکر اکھین چند آدمیون سے عین عالم غفلت مین خاقان پر جا پڑا - اور خوب مقابلہ
کیا - اور خاقان کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا - اور اوس کے لشکر کو خوب مارا - جس سے
اوسکے لوگ شکست کھاکر بھاگے - اور بہرام نے اون کا تعاقب کیا - اور اونھین خوب
قتل و قید کیا اور مال و اسباب لوٹا اور اونھین لونڈی غلام بنایا - اور لشکر کو سالم لیکر لوٹ
آیا - اور خاقان کا تاج و تخت بھی لایا - اور کچھہ اوس کا ملک بھی دبا لیا - اور اوس پر ایک
مرزبان مقرر کردیا - اور ترکون کے قاصد اوس کے پاس اطاعت کے پیغام لائے
اور ایک حد مقرر کی - کہ اوس سے آگے کبھی نہین بڑھینگے - اور پھر ماوراءالنہر پر ایک

سردار کو بھیجا - وہان جاکر اوس نے خوب قتل وغارت کیا - اور قیدی اور لونڈی غلام لایا - اور بہرام پھر عراق کو آیا - اور اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا والی کیا - اور حکم دیا - کہ شہر بلخ مین رہا کرے (جو دریاے جیحون کے کنارے ایک بڑا شہر ہے)

۱۱۵ - بہرام کا دیلم کے رئیس کو گرفتار کر کے اپنا دوست کر لینا -

پھر بہرام کو یہ خبر پہونچی کہ دیلم (قوم) کے ایک رئیس نے بہت فوج جمع کر لی ہے - اور رے کو (جو علاقہ دیلم کا قوس اور جبال کے درمیان ایک مشہور و معروف شہر ہے) اور اوس کے گرد نواح کو آکر لوٹا کھسوٹا ہے - اور وہان سے مال غنیمت اور لونڈی غلام پکڑ کر لے گیا ہے - اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے - اور جو سردار کہ سرحد پر ہین اون سے اوسکا دفعیہ نہ ہو سکا ہے - اور اونھون خراج دینے کا اوس سے وعدہ کر کے اپنی جان بچائی ہے - یہ اوس کو نہایت ناگوار گزرا - اور رے کی طرف ایک سردار کو بہت لشکر دیکر بھیجا اور اوسے حکم دیا - کہ اس طرح سے اوسکا مقابلہ کرے - کہ وہ ملک گیری کے لالچ مین آکر آگے بڑھ آئے - اس سردار نے ایسا ہی کیا - اور اوس دیلمی نے فوج جمع کی - اور رے کی طرف روانہ ہوا - اور ادھر مرزبان نے بہرام گور کو اس کی خبر بھیجی - بہرام گور نے اوسے لکھا - کہ دیلمی کی طرف بڑھے - اور فلان مقام پر چلکر ٹھیرے - پھر بہرام نے چند خواص لیے اور جریدہ اپنے دار القرار سے اپنے لشکر مین پہونچا - دیلمی کو یہ بات معلوم بھی نہ ہوئی - وہ ابھی اپنے گھمنڈ مین بھرا ہوا تھا - کہ بہرام نے لشکر کو آراستہ کیا اور ترتیب دیکر دیلمی پر آگے بڑھا - اور اوسکے مقابل ہو کر خود لڑا - اور اون کے رئیس کو گرفتار کر لیا - اور لشکر کو شکست دیدی پھر بہرام نے منادی کرا دی کہ جو دیلمی فوراً لوٹ کر ہمارے حضور مین حاضر ہو جائیگا اوس کو امن دیا جائیگا اس واسطے تمام دیلمی اوسکے پاس لوٹ آئے

اور اونہین امن دیا گیا۔ ایک کو بھی اوس نے نہین قتل کیا۔ اور اون پر احسان کیا اور اوس رئیس کو بھی نہین مارا۔ اور اوسے اپنا مطیع کر لیا۔ پھر وہ اوسکے خواص مین سے ہو گیا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ یہ واقعہ ترکون کی لڑائی سے پہلے کا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۶۔ بہرام گور کا ہند کو آنا اور ایک ہاتی کا قتل کرنا

جب بہرام گور کو دیلم مین فتح حاصل ہو گئی۔ تو اوس نے وہان ایک شہر بسایا اور فیروز بہرام اوسکا نام رکھا۔ جب وہ بس گیا اور اوسکے دیہات بھی آباد ہو گئے۔ اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا تو اوس سے کہا کہ مین خفیہ طور پر ہند کو جاتا ہون۔ چنانچہ وہ ہند کو گیا۔ اور کسی کو اوس کا حال نہ معلوم ہوا۔ صرف ہندیون نے اوس کی شجاعت دیکھی اور دیکھا کہ وہ درندون کو خوب قتل کرتا ہے۔ پھر ایک ہاتی کہین وہان ایسا نکل آیا۔ جس نے مخلوق کا راستہ ہی بند کر دیا۔ اور بہت آدمیون کو مار ڈالا۔ بہرام گور نے اوس کا پتہ پوچھا۔ اور وہان کے بادشاہ کو بھی خبر ہوئی۔ کہ یہ شخص ہاتی کے مارنے کو جاتا ہے اس واسطے اوس نے ایک شخص کو بہرام کے ہمراہ کر دیا۔ کہ وہ اوسے نتیجہ کی خبر لا کر دے۔ پھر بہرام اور وہ ہندی رفیق ایک جھاڑی مین پہونچے۔ اور ہندی ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اور بہرام آگے بڑھا اور ہاتی کو ڈھونڈھا۔ جب وہ چنگھاڑتا ہوا نکلا اور پاس آیا۔ تو بہرام نے اوس کی پیشانی پر ایسا تیر مارا۔ کہ تقریباً سب کا سب گھس گیا۔ اور پھر بھی علی الاتصال تیر مارے ہی گیا اور اوس کی سونڈ پکڑ لی۔ اور گرز پر گرز مارے۔ کہ جس سے آخر وہ قابو مین آگیا اور بہرام نے اوس کا سر کاٹ لیا۔ اور اوسے نکال لایا یہ سب حال ہندی نے آکر اپنے بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ نے بہرام کی بڑی تعظیم و تواضع کی۔ اور پچھین

سلوک اوس سے پیش آیا۔ اور اوس کا حال پوچھا۔ بہرام نے کہا۔ کہ فارس کا بادشاہ اوس سے کچھہ ناراض ہو گیا ہے۔ اس واسطے وہ بھاگ کر وہان چلا آیا ہے۔

۱۱۷۔ بہرام گور کا دیبل اور مکران کو فارس مین شامل کرنا

اس ہندی راجہ کا ایک دشمن تھا۔ اوس کی فوج اوس پر چڑھ کر آئی یہ راجہ دب گیا اور چاہا کہ اوس کی اطاعت اور خراج گزاری قبول کر لے۔ بہرام گور نے اوسے منع کیا۔ اور لڑائی کی رائے دی۔ جب مقابلہ ہوا تو اوس نے ہندی سرداروں سے کہا۔ کہ میری پشت پر رہو۔ اُدہر سے کوئی حملہ نہ ہونے پائے۔ پھر دشمن پر حملہ کیا۔ اور ایسی مار پیٹ کی اور تیر مارے۔ کہ اونہین بھگا دیا۔ اور بہرام گور کے آدمیون نے دشمن کے لشکر کو خوب لوٹا۔ اس پر ہند کے راجہ نے اوسے دیبل اور مکران کا علاقہ دیا۔ اور اپنی بیٹی اوسے بیاہ دی۔ پھر بہرام گور نے یہ ملک مملکتِ فارس مین شامل کر لیا۔ اور خوشی خوشی وہان سے لوٹ آیا۔ (دیبل سندہ کا دارالحکومت تھا۔ یہان کے امرا اکثر بحری قزاقون کے ساتھہ شریک رہا کرتے تھے)

۱۱۸۔ بہرام گور رومیون کا خراج دینا اور یمن اور سودان پر بہرام کی تاخت۔

ادہر بہرام نے نرسی کو چالیس ہزار آدمی سے بلاد روم پر بھیجا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ بادشاہ روم سے خراج طلب کرے۔ نرسی قسطنطنیہ کو گیا۔ اور بادشاہ روم نے اوس سے صلح کر لی۔ پھر وہ بہرام کے حسب مراد واپس آیا۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب بہرام گور کو خاقان ترک اور روم سے فراغت حاصل ہو گئی تو وہ خود بذات خاص یمن کو گیا۔ اور بلاد سودان تک جا پہونچا۔ اور وہان پر دشمن کی سپاہ کو قتل کیا۔ اور بہت کثرت سے لونڈی غلام بنا کر لایا۔ اور بخیر و عافیت اپنی مملکت کو لوٹا۔

۱۱۱۹ - بہرام گور کی وفات جب اوس کی سلطنت کا زمانہ آخر آیا - تو وہ ایک روز شکار کو نکلا - اور ایک ہرن کو دیکھکر اوسکے پیچھے چلا - اتفاقاً کسی کنوے مین جا پڑا اور ڈوب گیا - جب اوس کی ماں کو معلوم ہوا - تو وہ اوس مقام پر گئی اور آدمیون کو اوس پر لگایا - کہ بہرام کو نکالین - اگرچہ کنوے مین بہت دیکھا گیا - اور کثرت سے مٹی نکالی گئی - کہ جس سے وہ بڑا گہیرا غار ہو گیا - مگر اوسکا پتا نہ چلا - اوس نے اٹھارہ برس وَدس مہینے بیس[۲] دن پادشاہی کی - اور ایک روایت مین ہے کہ تیئس برس حکومت کی -

ابو جعفر نے بہرام گور کے ذکر مین لکھا ہے - کہ اوسکے باپ نے اوسے منذر بن نعمان کے سپرد کیا تہا - جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا - اور جب اوس نے یزدگرد کا ذکر کیا ہو - تو اوس نے یہی لکھا کہ اوس نے اپنے بیٹے بہرام کو نعمان بن امرء القیس کے حوالہ کیا تہا - اسمین شک نہین کہ علما مین سے بعض نے منذر کا نام لیا ہے اور بعض نے نعمان کا نام بیان کیا ہو مگر ابو جعفر نے اس قول کے قائل کا نام نہین بیان کیا -

یزدگرد ابن بہرام گور

۱۱۲۰ - یزدگرد کی حکومت اور ہرمز و فیروز کے جہگڑے اور فیروز کا ہیاطلہ سے مدد لیکر پادشاہ ہونا - جب یزدگرد نے تاج پہنا - تو ایک دربار کیا اور اون سے عدل و داد کا وعدہ کیا - اور اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا - اور کہا کہ اگرچہ میرے باپ کے وقت مین آپ لوگ دربار مین بہت حاضر رہتے تہے اور خوب خوب اوس سے بات چیت ہوتی تہی میرے وقت مین دربار داری تو بہت

نہ ہو گی ۔ مگر خلوت مین ہین تمہارے ہی مصالح اور دشمنون کے مکر و فریب کے رفع
مین مصروف رہونگا۔ اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا۔ جو اوس کے باپ کے زمانہ
سے وزیر تھا۔ اور رعیت کا خوب عدل و انصاف کیا۔ اور دشمنون کا قلع قمع کیا۔
اور لشکر کے ساتھ باحسان و اکرام پیش آیا۔
اسکے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ہرمز اور دوسرے کا فیروز تھا۔ ہرمز کو اوس نے سیستان
کا حاکم کردیا تھا۔ جب اوس کا باپ یزدگرد مرا تو یہ آکر باپ کے ملک کا مالک بن گیا
اور فیروز (جو بڑا تھا) اوسکے خوف سے بھاگ کر بلاد ہیاطلہ کو (غالباً کابل کو) چلا گیا
(ہیاطلہ کو فارسی مین ہتیال یعنی مضبوط اور قوی کہتے ہین) فیروز نے ہیاطلہ کے بادشاہ
سے مدد چاہی اور اوس نے طالقان لیکر (جو بلخ اور مروالرود کے درمیان کوہستان
کے قریب واقع ہے) اوس کو مدد دی۔ اور فیروز فوج لیکر آیا۔ اور اپنے بھائی کو رے
مین قتل کردیا یہ دونو بھائی ایک ہی مان کے بطن سے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ مارا نہین بلکہ قید کرلیا اور ملک کا مالک ہو گیا
ادہر رومیون نے بھی یزدگرد کو خراج دینا موقوف کردیا تھا۔ اسواسطے اوس نے اوسیقدر فوج
نرسی کو دی جس قدر اوس کے باپ نے اوسے دی تھی۔ اور روم کو بھیجا۔ اور وہ وہان
سے حسب دلخواہ کام درست کرکے واپس آیا۔ یزدگرد نے اٹھارہ برس چار مہینے اور
ایک قول کے بموجب اونیس برس حکومت کی۔

فیروز ابن یزدگرد ابن بہرام گور

۱۲۱۔ فیروز کی حکومت مین قحط — جب فیروز کو بھائی پر فتح حاصل ہو گئی۔ اور بادشاہ ہو گیا
تو اوس نے مخلوق کا اچھا انتظام کیا۔ اوس کی سیرت بہت اچھی تھی۔ اور متدین بھی

تھا۔ مگر رعیت کے حق مین بڑا منحوس تھا۔ اوسکے زمانہ مین سات برس علی التواتر قحط پڑا۔ دریا اور چشمے خشک ہو گیے۔ دجلہ مین پانی نہ رہا۔ درخت سوکھ گیے۔ میدان اور پہاڑ اور تمام کھیتون مین خاک اڑنے لگی۔ طیور و وحوش مر گیے۔ اور تمام ملک مین الجوع الجوع کی آواز آنے لگی۔ اسواسطے اوس نے اپنی رعیت سے خراج جزیہ موقوف کر دیا۔ اور ہر طرح کی سختی اون سے دفع کر دی۔ اور حکم دیدیا کہ جس کسی کے پاس غلہ ہو وہ دوسرے آدمیون کے کھانے کیلئے دے۔ غنی اور فقیر کا حال یکسان رہے اور سب سے تاکید کر دی۔ کہ اگر ایک انسان بھی کسی شہر و قریہ مین بھوک سے مرے گا تو وہان کے تمام لوگون سے باز پرس کیجائیگی اور اون کو سزا دی جائیگی اور ایسا انتظام کیا کہ کسی آدمی کو بھوک سے تکلیف نہ پہونچے۔ صرف ایک شخص اردشیر خرہ کے دیہات کا مر گیا۔ باقی کہین جان کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ پھر فیروز نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور بہت گریہ وزاری کی۔ اللہ تعالی نے قحط رفع کر دیا۔ اور اوس کا ملک پھر پہلے ہی کی طرح سرسبز و شاداب ہو گیا۔

۱۲۲۔ فیروز کی چڑہائی ہیاطلہ پر اور بھوک پیاس کی شدت کے باعث اون سے مغلوبانہ صلح

جب فیروز کی رعایا خوشحال ہو گئی۔ اور ملک مین پھر فارغ البالی آگئی۔ تو اوس نے دشمنون کی طرف توجہ کی۔ اور ہیاطلہ کی لڑائی کے واسطے نکلا۔ جب وہان کے بادشاہ اخشنوار نے سنا تو اوسے بڑا خوف ہوا۔ اس پر اوسکے ایک درباروالے نے کہا کہ تو میرے ہاتھ پاؤن کاٹ دے۔ اور کہین راستہ پر ڈالدے۔ اور میرے گھر والون کی خبر لیتا رہ۔ مین فیروز کے ساتھ ایک مکر کرتا ہون۔ چنانچہ اخشنوار نے ایسا ہی کیا۔ اور فیروز کا اوس دمکار مظلوم کی طرف سے گزر ہوا۔ تو فیروز نے اوس کا

حال پوچھا۔ بولا۔ کہ مین نے اختشنوار سے کہا تہا۔ کہ تو فیروز سے نہین لڑ سکتا ہے۔ اس لیے اوس نے میرا یہ حال کیا ہے۔ مین تجھے ایک راستہ بتاتا ہون کہ اُدہر سے کوئی پادشاہ کبھی نہین گیا ہے۔ مگر وہ نہایت نزدیک ہے۔ فیروز اوسکے دہوکہ مین آگیا۔ اور اوس کے کہنے کے بموجب اُدہر سے چلدیا۔ اور لشکر کو لیچلا۔ اور برابر دبلوچستان کے بے آب ودانہ) بیابان بر بیابان قطع کرتا آگے بڑہے چلا گیا۔ آخرکار اوسے معلوم ہوا۔ کہ اب پانی ودانہ کے نہ ملنے کے سبب سے جان بری دشوار ہے۔ تب اوس مکار نے اپنا حال بیان کیا۔ یہان فیروز کے ہمراہیون نے کہا۔ کہ ہم نے تجھے منع کیا تہا۔ کہ تو آگے نہ جا۔ تو نے نہ مانا۔ اب اس وقت بجز اس کے اور کوئی چارہ نہین۔ کہ آگے کو بڑہین۔ اس لیے وہ آگے چلے۔ اور اپنے دشمن کے پاس بہوکے پیاسے بدحال پہونچے کہ راستے مین ہزارون مر چکے تہے۔ اس لیے اختشنوار سے اونہون نے اس شرط پر کہ وہ اونہین نہ چھیڑے اور بلا مزاحمت لوٹ جانے دے یہ اقرار کرلیا کہ وہ اوسکے ملک پر کبھی چڑہائی نہ کرینگے۔ اور جب فریقین مین صلح ہوگئی۔ تو ان شرایط کے بموجب ایک عہدنامہ لکہا گیا اور فیروز لوٹ آیا۔

۱۲۴۔ فیروز کی مکرر چڑہائی اختشنوار پر اور ایک خندق مین گر کر فیروز کا اور اوس کے لشکر کا ہلاک ہونا۔

پہر جب فیروز اپنے ملک مین پہونچا اور آرام لے لیا تو اوسے غیرت نے بہڑکایا۔ کہ اختشنوار پر چڑہکر جاے اوسکے وزرا نے نقض عہد سے منع کیا۔ لیکن فیروز نے نہ مانا۔ اور اختشنوار پر چلدیا۔ جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے۔ تو اختشنوار نے اپنے لشکر کے پیچھے ایک خندق

کھودوائی جس کا عرض وس گز اور عمق بیس گز تہا۔ اور اوس پر پتلی کمزور لکڑیان بچہوا کر
مٹی سے ڈہانک دیا۔ پہر میدان سے پیچھے کو چلدیا فیروز نے سمجہا۔ کہ وہ بہاگا جاتا
ہے اس لیے اوس کا پیچہا کیا۔ فیروز کے لشکر والون کو اوس خندق کا حال معلوم نہ تہا
فیروز اور اوسکے لشکر والے اوسمین جا گرے اور مرگئے۔ اور اخشنوار لوٹ کر آیا۔
اور فیروز کے تمام لشکر کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور عورتون کو اور موبد موبدان کو پکڑ لیا
پہر فیروز کی اور فیروز کی فوج کی لاشون کو خندق سے نکلوایا۔ اور ناودسون (یعنی مجوس
کے گورستانون) مین دفن کرادیا۔
ایک اور روایت مین اس طرح ہے۔ کہ فیروز جب اوس خندق کے پاس پہونچا
جو اخشنوار نے کھودوائی تھی تو چونکہ وہ کہلی ہوئی تہی اوس نے اوس پر پل بنوائے
اور اوس پر کچہہ علامتین بتادین۔ تاکہ جب یہ لوگ لوٹین تو اوسی جگہہ سے اوس سے
عبور کرین۔ اور فیروز وہان سے آگے بڑہا۔ اور دونو لشکر آمنے سامنے ہوگئے۔
اوس وقت اخشنوار نے پچہلے عہد و مواثیق کا ذکر کیا۔ اور غدر کے انجام سے ڈرایا
مگر فیروز نہ لوٹا۔ حالانکہ اوسکے ہمراہیون نے منع کیا۔ اس پر بہی اوس نے کچہہ نہ سنا
اس لیے فیروز کے آدمیون کی نیتون مین فرق آگیا۔ اور لڑائی سے جی چرانے لگے۔ جب
فیروز نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ تو اوس وقت اخشنوار نے عہد نامہ کو ایک تیر کی نوک پر
بلند کیا۔ اور کہا اللہ تعالی اس عہد نامہ مین جو لکہا ہے تو اوسے پورا کر۔ اور باغی کو بغاوت
کی سزا دے۔ اور پہر لڑائی کی۔ فیروز کو شکست ہوئی۔ اور وہ اور اوس کے لشکر کے
لوگ بہاگے۔ اور جہان پل تہے وہ راستے بہول گئے۔ اور خندق مین آ کر گر گئے
اور فیروز اور اوس کا لشکر سب مرگئے۔ اور اخشنوار نے اون کا مال و اسباب اور چاندی

وغیرہ آکر سب لے لیے - اور تمام خراسان پر آکر قابض ہوگیا -

۱۲۴ - سوخرا کا ہیاطلہ کو خراسان سے نکالنا اور قیدیوں وغیرہ کو چھڑانا -

پھر فارس کا ایک شخص جس کا نام سوخرا تھا اور جو بڑا سردار تھا اُٹھا - اور محتسب کے طور پر نکلا - بعض کہتے ہین کہ فیروز نے اوسے اپنا جانشین کردیا تھا - اور وہ سیستان کا حاکم تھا - جب یہ وہان پہونچا تو ہیاطلہ کے بادشاہ سے مقابل ہوا - اور اوسے خراسان سے نکالدیا اور جو کچھ اوس نے فیروز کے لشکر سے قیدی وغیرہ پکڑے تھے اور مال واسباب لیا تھا وہ اُس سے سب لے لیا - اور پھر اپنے ملک کو لوٹ آیا - اس واسطے فارس والون نے اوس کی ایسی تعظیم وتکریم کی - کہ بادشاہ کے بعد بس اوسی کا رتبہ تھا -

اس ہیاطلہ قوم کی حکومت طخارستان مین تھی - اور جب وہان کے حاکم نے فیروز کو اپنے بھائی کے مقابلہ مین مدد دی تھی تو اوس نے اوسے طالقان بھی دیدیا تھا - فیروز نے چھبیس برس اور بعض کہتے ہین کہ اکیس برس حکومت کی -

یزدگرد اور فیروز کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۲۵ - عمرو بن حجر کا نعمان کو قتل کرکے حیرہ کا حاکم ہونا -

حمیر وغیرہ قبائل کے شرفا ملوک حمیر کی خدمت کیا کرتے تھے چنانچہ انہین مین سے حسان بن تبع کا خادم عمرو بن حجر الکندی کندہ کا سردار تھا - جب عمرو بن تبع نے اپنے بھائی حسان بن تبع کو قتل کردیا تو اوس نے عمرو بن حجر پر بڑی مہربانی کی - اور اوسے اپنے بھائی حسان کی بیٹی دیدی اس وقت تک اس خاندان مین کسی عرب کو ازدواج کی عزت حاصل نہین ہوئی تھی - اس لڑکی کے پیٹ سے حارث بن عمرو پیدا ہوا -

اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن منثوب یمن کا پادشاہ ہوا۔ اوسے اس واسطے لوگون نے پادشاہ کر دیا تھا۔ کہ عمرو کی اولاد نہایت خرد سال تھی۔ اور اس سے پیشتر تبع بن حسان کو ایک جن اُڑا لے گیا تھا اور عبد کلال کا مذہب پہلے نصرانیون کا سا تھا۔ لیکن اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ اسمین تبع بن حسان جنون کے پاس سے لوٹ آیا۔ اور اوسے پہلے کا حال سب لوگون سے زیادہ معلوم تھا اس واسطے وہ ہی پادشاہ ہو گیا۔ اور حمیرون پر اوس کی ہیبت چھا گئی۔ اسکے بعد اوس نے اپنے بھائی عمرو بن حجر کے ہمراہ لشکر کیا۔ اور اوسے حیرہ کو بھیجا۔ اس وقت نعمان بن امرؤالقیس وہان کا عامل تھا جس کی مان کا نام شقیقہ تھا۔ فریقین مین لڑائی ہوئی۔ نعمان اور اوسکے خاندان کے کتنے ہی آدمی مارے گئے۔ البتہ منذر بن النعمان الاکبر بچ گیا۔ جس کی مان کا نام ماء السما تھا اور وہ نمر بن قاسط کے قبیلہ سے تھی۔ اس واسطے آل نعمان سے حیرہ کی حکومت جاتی رہی۔ اور حارث بن عمرو اوس ملک کا مالک ہو گیا۔ جسکے وہ مالک تھے۔ یہ بعض لوگون کا بیان ہے۔

۱۲۶۔ منذر اور اسود کی مدت حکومت اور عمرو بن حجر کی حکومت حیرہ مین کب ہوئی

مگر ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ نعمان کے بعد منذر بن النعمان بن المنذر بن النعمان چوالیس برس بادشاہ رہا۔ ان مین سے بہرام گور کے زمانہ مین آٹھ برس اور یزدگرد بن بہرام گور کے عہد مین اٹھارہ برس اور فیروز بن یزدگرد کے زمانہ مین سترہ برس۔ پھر اوسکے بعد اسود ابن منذر بیس سال حاکم رہا فیروز ابن یزدگرد کے زمانہ مین دس سال اور بلاش بن فیروز کے زمانہ مین چار سال اور قباد بن فیروز کے زمانہ مین چھ سال۔

اور ایسے ہی بعض لوگون کی طرح ابو جعفر نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ حارث بن عمرو

نے نعمان بن امرء القیس کو قتل کیا اور اوسکا ملک لے لیا۔ اور اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی۔ اور نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ بھی ذکر کیا کہ منذر بن نعمان یا نعمان نے لشکر جمع کیا۔ اور بہرام گور کو جاکر فارس کا بادشاہ کردیا۔ پھر ملوک حیرہ تمام اسی نعمان کی اولاد مین اخیر تک بیان کئے ہین۔ اور کہین حارث کی وجہ سے آل نعمان کی حکومت منقطع نہین کی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کی تاریخ لکھی ہوئی نہین ہے اور اپنے زمانہ مین اون کے حالات کبھی نہین لکھے گیے ہین۔ جس کسی کو جو حال معلوم ہوگیا وہ اوس نے بلا تحقیق لکھدیا ہے۔ علاوہ برین اس کی اور بھی وجہین لوگون نے بیان کی ہین۔ اور عرب مین جہان ہم عمرو بن حجر کا ذکر اور امرء القیس کے قتل کا حال لکھینگے یہ وجہ بھی ہم وہان بیان کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ملوک کندہ عمرو اور حارث نجد کے عربون کے بادشاہ تھے رہے لخمی اور مناذرہ یہ حیرہ کے پادشاہ تھے۔ اور علی التسلسل یہی وہان کے پادشاہ رہے۔ جب قباد فارس کا بادشاہ ہوا تو اس نے وہان سے اون کی حکومت دور کردی۔ اور حارث بن عمرو کندی کو حیرہ کا عامل کردیا۔ پھر نوشیروان نے لخمیون کو مکرر حیرہ کا حاکم بنادیا۔ جس کا ذکر آیندہ ہم کرینگے۔ انشاءاللہ تعالی۔

بلاش بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۷۔ بلاش و قباد کا جھگڑا اور سایاط کی آبادی — پھر فیروز کے بعد اوسکا بیٹا بلاش بادشاہ ہوا۔ اور اوس کے اور اوس کے بھائی قباد کے درمیان جھگڑا ہوا۔ اور اوسمین بلاش قباد پر غالب آیا۔ اور بادشاہ ہوگیا۔ جب بلاش بادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے سوخرا کو

بڑی عزت دی۔ اور اوسکے ساتھہ کمال احسان کیا۔ یہ بہت ہی اچھا پادشاہ تھا اور ملک اس کے وقت مین خوب آباد ہوگیا تھا۔ جب کبھی اوسے یہ خبر ملتی۔ کہ کسی گانون سے کوئی شخص چلا گیا۔ اور گھر ویران ہوگیا تو وہ اوس گانون کے مقدم کو سزا دیتا کہ تو نے اوس کی روزی کا بندوبست کیون نہ کیا۔ جس سے وہ اپنے وطن کو نہ چھوڑتا۔ اس نے مدائن کے قریب ساباط آباد کیا تھا۔ اور کل اوس نے چار برس پادشاہی کی۔ (ساباط ایک مقام کا نام ہے۔ جو بلاس آباد کا معرب ہے)

قباد بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۸۔ قباد کے بیٹے نوشیروان کا پیدا ہونا قباد پادشاہ ہونے سے پہلے خاقان کے پاس گیا تھا۔ کہ اپنے بھائی بلاشش کے مقابلہ کے واسطے اوس سے مدد لے۔ راستے مین حدود نیشاپور پر اس کا گزر ہوا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکے اور بھی چند رفیق تھے۔ لیکن وہان کے لوگون کو یہ نہین معلوم تھا کہ یہ کون ہے۔ یہان بزرجمہر بن سوخرا بھی تھا۔ قباد کو یہان عورت کی خواہش ہوئی۔ اوس نے زرمہر سے اس کی درخواست کی۔ اور ایک عورت مانگی زرمہر اوس مکان کے مالک کی عورت کے پاس گیا۔ جہان قباد ٹھیرا ہوا تھا۔ یہ کسی سردار کی بی بی تھی اور اوس کی ایک حسین بیٹی بھی تھی۔ زرمہر نے اوس عورت سے بیٹی کو مانگا۔ اور اوسے اور اوس کے شوہر کو کچھہ لالچ بھی دیا اونھون نے اپنی بیٹی دیدی۔ اور قباد اوسی رات اوس کے پاس رہا۔ اور اوسے حمل رہ گیا۔ یہی نوشیروان کی مان تھی۔ پھر اس لڑکی کو اوس نے بڑا انعام واکرام دیا۔ اور اوسے مان باپ کے پاس واپس کردیا۔ اس لڑکی کی مان نے اپنی بیٹی سے قباد کا

حال پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ مجھے تو کچھ نہین معلوم۔ البتہ اوس کا پائیجامہ زرین تھا
اس سے اوس کی مان نے جان لیا کہ وہ کوئی شاہزادہ ہے۔
پھر قباد خاقان کی طرف چلا گیا۔ اور بھائی کے مقابلہ کے واسطے اس سے مدد مانگی
اور وہان چار برس تک پڑا رہا خاقان اوس سے مدد کا وعدہ کرتا رہا۔ اوس کے بعد
اوس نے فوج دی۔ اور اوسے رخصت کیا۔ جب قباد کا اوس طرف گزر ہوا۔ جہان
اوس کی بی بی تھی۔ تو اوس نے اوس کا حال دریافت کیا۔ اور اوسے بلایا۔ دیکھتا
کیا ہے۔ کہ اوس کے ساتھہ ایک لڑکا بھی ہے۔ جس کا نام نوشیروان ہے۔ اوس کی
بی بی نے کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اور اسی مین قباد کو خبر ملی۔ کہ اوس کا بھائی بلاش
مر گیا۔ اس لیئے قباد نے اس اپنے بیٹے کو بڑا مبارک سمجھا اور اوسے اور اوس کی
مان کو اپنے ساتھہ سواریون مین حرم کے طور پر سوار کرایا۔

۱۲۹۔ قباد کا سوخرا کو وزیر کرنا اور شاپور الداری کے ذریعے سے اوسے مار کر شاپور کو وزیر بنانا۔

پھر جب قباد بادشاہ ہو گیا۔ تو سوخرا کے بیٹے نے جو اوس کی خدمت کی تھی اوس کی شکر
گزاری مین سوخرا کو اپنا دوست بنایا اور اوسے تمام امورات حوالہ کر دیئے۔ لیکن جب
لوگ سوخرا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہو گیے۔ اور قباد سے رجوع کم کر دیا۔ تو قباد کو
نہایت ناگوار گزرا۔ اور اوس نے شاپور الداری کو جو دیار جبل کا سپہبد تھا اور مہران کے
خاندان سے تھا فرمان بھیجکر اپنے پاس بلایا۔ کہ لشکر لیکر آئے۔ جب وہ آیا تو سوخرا کے
قتل کرنے کے واسطے اوس سے کہا۔ اور کہا کہ کسی پر اس امر کو ظاہر نہ کرے۔ چنانچہ ایک
روز شاپور اور سوخرا دو تو قباد کے پاس آئے۔ شاپور نے اوس کی گردن مین کمند ڈالکر گرفتار
کر لیا۔ اور قباد نے گلا گھونٹ کر اوسے مار ڈالا اور اوس کے گھر کو لاش بھیجدی۔ اور

شاپور الداری کو اوسکا درجہ عنایت کر دیا۔

۱۳۴۔ مزدوک کی شریعت اور محرمات کا حلال کرنا اور قباد کا مزدکی ہونا اور مزدوک اور نوشیروان کی ماں۔ اسی قباد کے زمانہ مین ایک شخص مزدک نام ظاہر ہوا تھا۔ وہ بڑا متبدع تھا اور بعض بعض امور مین زردشت کے موافق تھا۔ اور کچھ کچھ اوس مین کمی و بیشی بھی کی تھی۔ اور کہتا تھا کہ مین بھی زردشت کی طرح سے ابراہیم الخلیل کی شریعت کی طرف لوگونکو بلاتا ہون اور محارم و منکرات کو اوس نے حلال کر دیا تھا۔ اور تمام مخلوق کو برابر کر دیا تھا۔ مال و دولت جاگیر زمین عورتین غلام لونڈیان سب کے لیے مساوی کر دئے تھے۔ کسی امر مین کسی کو فضیلت نہ رہی تھی۔ اس وجہ سے کمینہ اور اوباش اوسکے متبع ہو گئے تھے۔ مزدک کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک شخص کی عورت لیتا اور دوسرے کو دیدیتا تھا۔ اور ایسے ہی مال و منال لونڈی غلام وغیرہ جاگیرون اور زمینون کا حال تھا۔ اور جب اوس کے کثرت سے متبع ہو گئے۔ تو اوسکو بڑا غلبہ ہو گیا اور قباد نے بھی اوس کا مذہب قبول کر لیا۔ ایک روز مزدک نے قباد سے کہا۔ کہ آج تیری بی بی نوشیروان کی ماں سے میری باری ہے۔ قباد نے اسے قبول کر لیا۔ نوشیروان یہ سنکر کھڑا ہو گیا۔ اور اوس کے موزہ اپنے ہاتھ سے اُتارے اور پیرون کو بوسہ دیا۔ اور اوس سے التجا کی۔ کہ میری ماں سے کچھ تعرض نہ کرے۔ باقی جتنا کچھ مال و اسباب ہے سب اوسی کا ہے۔ اس واسطے مزدک نے اوسے چھوڑ دیا۔ مزدوک نے حیوانات کا ذبح کرنا بھی حرام کر دیا تھا اور کہدیا تھا۔ کہ زمین سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین وہ ہی آدمی کے لیے کافی ہین۔ اور حیوانات سے انڈے دودھ گھی وغیرہ کا ہی استعمال کرنا جائز ہے۔ اس سے مخلوق پر بڑی بلا نازل ہو گئی تھی۔ کوئی شخص یہ نہین جانتا تھا۔ کہ کون کس کا بیٹا ہے اور کون کس کا

باپ ہے۔

۱۳۱ - قباد کا معزول ہونا اور جاماسپ کی حکومت اور قباد کا پھر بادشاہ ہونا۔

جب قباد کی حکومت کو دس سال گزر گئے تو موبدان اور عظماے سلطنت مجتمع ہوئے اور مزدکی ہونے کے سبب سے قباد کو مخلوع کر دیا اور بجاے اوس کے اوسکے بھائی جاماسپ کو بادشاہ کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ مزدک کے اتباع سے تو بہت بُرا ہو گیا ہے اور مزدک کے اصحاب نے جو مخلوق کے ساتھہ بدمعاشی کر رکھی ہے۔ اوس کا گناہ بھی تیرے ہی اوپر ہے۔ تیری اوس وقت تک نجات نہین ہو سکتی ہے۔ کہ تو اپنے آپ کو اور اپنی عورتون کو قربانی نہ کر دے اور اونہون نے اوس سے چاہا۔ کہ وہ ذبح ہونے اور آگ پر قربانی کیے جانے کے واسطے راضی ہو جاے مگر اوس نے اسے قبول نہ کیا۔ اس واسطے لوگون نے اوسے قید کر دیا۔ اور اوسکے پاس جانے آنے کی ممانعت کر دی۔

پھر زرمہر ابن سوخرا اُٹھا۔ اور مزدکیون کے کثرت سے آدمی قتل کر دئے۔ اور قباد کے بھائی جاماسپ کو معزول کر کے قباد کو پھر بادشاہ بنایا۔ پھر اس قباد نے کچھ دنون کے بعد زرمہر کو قتل کر دیا ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب قباد قید ہو گیا۔ اور اوس کا بھائی سلطنت کا مالک بنگیا۔ تو قباد کی بہن قباد سے قید خانہ مین ملنے کو گئی۔ اور اوسے ایک بساط مین لپیٹا اور غلام کے سر پر رکھوا کر نکال لائی۔ جس وقت قباد قید خانہ سے باہر جاتا تھا۔ تو محافظین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ قباد کی بہن نے کہا۔ کہ یہ میرے حیض کے کپڑے ہین۔ اس لیے بساط کو کسی نے ہاتھ نہ لگایا۔ اور غلام قباد کو لیکر باہر چلا گیا اور قباد بھاگا۔ اور ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس پہونچ گیا۔ تاکہ اوس سے مدد مانگے۔

جب وہ ایران شہر یعنی نیشاپور مین پہونچا - تو ایک شخص کے مکان مین فروکش ہوا
اوس مکان والے کی ایک حسین دختر تھی - اوس سے قباد نے ہم بستری کی - وہ
ہی نوشیروان کی مان تہی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا نکاح اس سفر مین ہوا
تہا - اوس سفر مین نہین ہوا تہا جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے -

پہر قباد لوٹا اور نوشیروان اوسکے ساتہہ آیا - اور جاماسپ سے ملک لے لیا -
جاماسپ کی حکومت چھہ برس رہی -

۱۳۲ - قباد کی چڑہائی روم اور خزر پر اور شہرون کا آباد کرنا -

اس کے بعد قباد نے روم پر چڑہائی کی - اور شہر آمد کو فتح کیا - (جو دیار بکر مین بلاد روم کے قریب دریاے دجلے کے کنارے ایک شہر تہا) اور شہر ارجان اور شہر حلوان کو آباد کیا - اور مرگیا (حلوان دو قریہ ہین - ایک تو عراق مین ہے - جسے حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ نے آباد کیا ہے - اور جہانکے انجیر اور انار مشہور ہین دوسرا قریہ جسکا یہان ذکر ہے شام مین ہے - غالباً قباد نے اسی اپنے عراق کے حلوان کے مناسبت سے حلوان موسوم کیا ہوگا -) پہر اوس کا بیٹا کسریٰ نوشیروان اوسکے بعد بادشاہ ہوا - قباد کی حکومت تینتالیس [۴۳] برس رہی اسمین اوس کے بہائی جاماسپ کی حکومت بہی شامل ہے
پہر نوشیروان اس سب ملک کا مالک ہو گیا جس کا قباد تہا -

اوس کے زمانہ مین خزر قوم نے سر اُٹھایا اور اوسکے ملک مین آکر تاخت و تاراج
کی تہی - اور دینور یا دینور تک آگئے تہے - (جو علاقہ جبل مین موصل اور اذربائیجان
کے درمیان ہمدان سے کوئی ستائیس [۲۷] فرسخ بر قرمیسین کے قریب واقع ہے) اسواسطے
قباد نے اپنے سردارون مین سے ایک سردار کو بارہ ہزار فوج دیکر بہیجا - اوس نے

بلاد اللّان کو (جو علاقہ گرجستان آذربائیجان کے درمیان ایک صوبہ ہے) جاکر پامال کیا اور دریاے رس سے لیکر شروان تک فتح کرلیا۔ پھر قباد بھی اوسکے پاس جاپہونچا۔ اور اران مین ایک شہر بیلقان (جو شہر دربند کے پاس بستا تھا) اور ایک شہر بردعہ بسایا دیہ بردعہ شہر آذربائیجان کی سرحد پر اور نہایت آباد شہر تھا۔ اور اوسے سلمان بن ربیعہ الباہلی نے حضرت عثمان کے زمانہ مین فتح کیا تھا) یہی سرحدی شہر ہین۔ ان سے خزرون کا آنا رک گیا۔ پھر علاقہ شروان اور باب اللان کے درمیان دیوار لان بنوائی۔ اور اس دیوار پر بہت شہر آباد کیے۔ جو باب الابواب کے آباد ہونے کے بعد ویران ہوگیے

قباد کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۳۱۔ حارث بن عمرو کی حکومت حیرہ مین اور اوس کی جرات قباد کے مقابلہ مین۔ جب حارث بن عمرو الکندی عرب کا بادشاہ ہوا اور نعمان بن المنذر بن امری القیس کو قتل کردیا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ تو قباد نے اوس کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ یہ جو بادشاہ عرب تجھ سے پہلے تھا۔ اوس سے اور ہم سے عہد تھا۔ اور اوس عہد کے بموجب مین چاہتا ہون کہ تو آکر مجھ سے ملجائے۔ اور قباد زندیق تھا۔ بھلائی کرتا تھا اور کسی کا خون پسند نہ کرتا تھا۔ اور دشمنون کے ساتھ مدارات سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے حارث اوسکے پاس بے کھٹکے چلا گیا۔ اور دونو نے ملاقات کے بعد اس بات پر صلح کرلی۔ کہ فرات کے پار ایران مین کوئی عرب نہ آئے۔

اس سبب سے حارث الکندی کو اور جرت ہوئی۔ اور ملک گیری کا ارادہ کیا۔ اور اپنے لوگون کو حکم دیا۔ کہ فرات سے اترکر سواد پر تاخت کرین۔ جب قباد کو اس کی

خیبر پہونچی - اور اوس نے جانا کہ تاخت و تاراج کرنے والے لوگ حارث کے ماتحت ہین - تو اوس نے حارث کو بلایا - جب وہ اوسکے پاس گیا - تو قباد نے اوس سے کہا - کہ عرب کے ڈاکوؤن نے ایسا کیا ہے - حارث نے کہا مجہے اس کی کچہہ خبر نہیین - اور نہ مجہہ سے یہ ہوسکتا ہے - کہ بغیر مال اور لشکر کے مین عربون کو روک سکون - اور قباد سے سواد کا کچہہ علاقہ مانگا - اسواسطے قباد نے اوسے چہہ طسوج (یعنی ضلع) دیے -

۱۳۴ - شمر کا قباد کو ری مین جا کر مار ڈالنا اور شمر و حسان کا چین پر اور یعفر کا روم پر جانا - پہر حارث بن عمرو نے یمن کے تبع کو لکہا - کہ بلاد عجم کو فتح کرنا چاہیئے - اون کی حکومت کمزور ہو رہی ہے - چنانچہ تبع حیرہ مین آیا - اور اپنے بہتیجے شمر ذوالجناح کو قباد کی طرف روانہ کیا - اور شمر نے اوس کو لڑائی مین شکست دی جس سے وہ بہاگ کر رے مین پہونچا - پہر شمر نے اوسے جا کر وہان پکڑ لیا اور مار ڈالا - پہر تبع نے شمر کو خراسان کی طرف بہیجا - اور اپنے بیٹے حسان کو سغد کو (جو سمرقند کے قریب ایک شہر تہا) روانہ کیا - اور کہا - تم مین سے جو کوئی چین کو پہلے پہونچ جاے مین وہان کا بادشاہ اوسے ہی کر دون گا - ان دونو کے پاس بڑے بڑے لشکر تہے - جن کی تعداد چہہ لاکہہ چالیس ہزار بیان کرتے ہین - اور ایسے ہی تبع نے اپنے دوسرے بہتیجے یعفر کو روم کی طرف بہیجا اور وہ قسطنطنیہ مین پہونچا - اور وہان کے لوگ اوس کے مطیع اور خراجگزار ہو گیے پہر وہ رومیہ کو گیا اور وہان جا کر اوسکا محاصرہ کیا مگر وہان اون کو طاعون نے آلیا - اور رومیون نے اون پر چڑہائی کی - اور سب کو مار ڈالا ایک بہی اون مین سے نہ بچا -

۱۳۵ - شمر کا سمرقند کو فتح کرنا اور حسان کا چین کو جانا - پہر شمر ذوالجناح سمرقند کو گیا - اور اوسکا محاصرہ

کیا۔ مگر اوسے فتح نہ کر سکا۔ اوس نے سنا کہ پادشاہ وہان کا احمق ہے۔ اوس کی ایک
بیٹی ہے۔ وہ امورات سلطنت کا انتظام کرتی ہے شمر نے اوسکے پاس بڑے ہدیہ
بھیجے۔ اور اوس سے کہا۔ مین یہان تجھ سے بیاہ کرنے آیا ہون۔ میرے ساتھ چار
ہزار صندوق ہین جن مین سونا چاندی بھرا ہوا ہے مین وہ تجھے دیتا ہون۔ اور چین کو جاتا ہون۔ اگر مین نے
وہ ملک فتح کر لیا۔ تو تو میری بی بی ہوئی۔ اور اگر مین مارا گیا۔ تو یہ مال تیرا ہے۔ جب
یہ خط اوسکے پاس پہونچا۔ تو اوس نے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور یہ مال منگایا۔ اوس
نے چار ہزار صندوق اوس کے پاس روانہ کیے۔ ہر صندوق مین دو دو سپاہی
بٹھائے۔ سمرقند کے چار دروازے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ پر دو دو ہزار آدمی
رہتے تھے اور اون صندوق کے آدمیون سے کہدیا تھا۔ کہ جب گھنٹہ بجایا جائے
تو تم نکل پڑنا۔ جب وہ شہر مین اندر داخل ہو گیے تو شمر نے آواز دی۔ اور گھنٹہ بجایا۔
وہ صندوقون مین سے نکلے۔ اور دروازہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شمر شہر مین داخل ہو گیا
اور وہان کے لوگون کو قتل کیا۔ اور اوس پر قبضہ کر لیا۔
پھر چین کو چلا۔ اور ترکون کو شکست دی۔ اور اونکے ملک کے اندر داخل ہوا۔ اور جب حسان
بن تبع ملا تو معلوم ہوا کہ وہ اس سے تین سال پیشتر وہان پہونچ چکا تھا۔ پھر وہ دونو
وہین رہے۔ اور اوسی جگہ مر گیے۔ کہتے ہین کہ وہ وہان اکیس برس رہے۔ اور یہ
بھی بیان کرتے ہین کہ وہ وہان سے لوٹ آئے۔ اور لونڈی غلام اور جواہر تبع کو لا کر
دئے۔ پھر اپنے ملکون کو لوٹ گیے۔ اور تبع بھی یمن مین مر گیا۔ اس لیے اوس کے
بعد یمن سے کوئی بھی باہر نہ نکلا۔ اوس تبع کی حکومت ایکسو اکیس برس رہی۔ کہتے ہین
کہ وہ یہودی ہو گیا تھا۔

۱۳۶- تبان کا مدینہ پر سے آکر مکہ جانا اور خانہ کعبہ کو سب سے اول لباس پہنانا اور اوسکا دروازہ بنا کر کنجی بنانا۔

ابو اسحق کہتا ہے۔ کہ ایک اور تبع تبان اسعد ابو کرب تہا جو شرق سے ملکوں کو فتح کر کے لوٹا تھا اوس کا گزر مدینہ پر سے ہوا تھا یہ ابتدا مین بہی اس طرف سے ہو کر گیا تہا۔ اس وقت اس نے اون سے کچہہ نہین لیا تھا۔ اور اپنے بیٹے کو وہان چہوڑ گیا تہا۔ لوگون نے دہوکہ سے اوسے مار ڈالا۔ اس لیے اب تبان اس ارادہ سے آیا تہا۔ کہ اوسے خراب و برباد کر ڈالے اور وہان کے لوگون کا استیصال کر دے۔ جب انصار نے سنا تو وہ جمع ہوئے۔ اون کا رئیس عمرو بن الطلہ تھا جو اولاد عمرو بن مبذول اور بنی النجار سے تہا۔ یہ لوگ اوس سے لڑنے کو نکلے۔ دن کو تو اوس سے لڑتے۔ اور رات کو ضیافت بہیجتے۔ ایسے لڑائی کے زمانہ مین دو حبر تبان کے پاس آئے جو بنی قریظہ کے عالم تہے۔ اونہون نے کہا۔ ہمنے جو تیرا ارادہ ہے اوس کا حال سنا ہے۔ اوس سے تو باز آ۔ اگر تو ہماری بات نہ مانیگا تو یاد رکہنا کہ تجھکو کوئی نہ کوئی بہت جلد نقصان پہونچے گا۔ اور کوئی بلا نازل ہوگی۔ اوس نے پوچھا یہ کیون۔ کہا مدینہ مین بنی قریش سے ایک پیغمبر ہجرت کر کے تشریف لائینگے اور وہ اون کا مسکن ہو جائیگا۔ اسواسطے جو اوس نے ارادہ کیا تہا اوسے موقوف کر دیا۔ اور اون کی باتون سے وہ بہت خوش ہوا۔ اور اون کے دین کا اتباع کرنے لگا ان دونو عالمون کا نام کعب اور اسد تھا۔ اور یہ تبع اور اوس کی قوم والے سب بت پرست تہے۔

پہر وہ مدینہ سے مکہ گیا۔ کیونکہ یہ مقام اوسکے راستہ مین تہا۔ وہان اوس نے کعبہ کو وصائل (ایک یمانی دہاری دار کپڑا) اور ملا (ایک پاٹ کی چادر) کا لباس پہنایا۔ یہ پہلا شخص ہے

جس نے خانہ کعبہ کو لباس پہنایا۔ اور دروازہ بنا کر اوسکی مفتاح بنائی ہے۔

۱۳۷۔ بت پرستون اور یہودیون کا آگ سے امتحان اور حمیریون کا یہودیت کو قبول کرنا۔ پہر اوس نے یمن کو کوچ کیا۔ اور اپنی قوم کو یہودیت کی ہدایت کی۔ لیکن جب اونہون نے اوس کی بات نہ مانی۔ تو اونہون نے ایک آگ کو اپنا حکیم بنایا اون کے یہان کہین آگ نکلا کرتی تھی۔ جو اون کے کہنے کے موجب ظالم کو کہا لیتی اور مظلوم کو کچہہ نقصان نہین پہونچاتی تھی۔ تبان نے کہا ہان یہ بات انصاف کی ہے۔ پہر وہ لوگ اپنے بت لیکر نکلے۔ اور یہ دو نو حبر اپنے مصحف اپنے گلون مین ڈالکر آئے۔ اور جہان سے آگ نکلتی تہی اوس مقام کے دروازہ پر جا کر بیٹہے پہر آگ نکلی۔ اور اون کو ڈہانک لیا۔ اور بتون کو اور جو اون کے نزدیک چیزین تہین اور جو آدمی حمیر کے بتون کو اوٹہائے ہوئے تہے اون سب کو کہا گئی۔ اور دو نو حبر اوسمین سے پسینہ پسینہ ہو کر نکل آئے۔ اونہین کچہہ بہی نقصان نہ پہونچا اس واسطے حمیریون نے اوسکے دین کو مان لیا۔

۱۳۸۔ شافع بن کلیب کا احمد صلعم کی سلطنت کی خبر دینا اس سے پیشتر اس تبع کے پاس شافع بن کلیب الصدفی آیا تہا۔ جو ایک کاہن تہا۔ اوس سے تبع نے پوچہا۔ کیا کوئی قوم ایسی بہی ہے جس کا ملک میرے ملک کے برابر ہے۔ کہا نہین صرف ایک غسان کا بادشاہ ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ غسان کے بادشاہ سے بہی کسی کا ملک زائد ہے کہا۔ ہان ایک شخص کا ملک اوس سے بہی بڑا ہوگا۔ جو نیکوکار برگزیدہ پروردگار ہے اور ایک رائد (یا راعی اور ہادی) یا لقب ہے اوسکا وصف زبورین اور اوس کی امت کی فضیلت کتابون مین لکہی ہے۔ وہ جہالت کی ظلمت کو ایمان سے دور کریگا اور اوس کا نام پاک احمد نبی ہوگا۔ جب وہ آئیگا تو اپنی امت کے لیے رحمت ہوگا۔ اور وہ خاندان

بنی لوی اور بنی قصی مین سے ظہور کریگا - اس پر تبع نے زبور مین دیکھا - تو وہان نبی صلعم کی صفت لکھی ہوئی پائی -

۱۳۹ - ربیعہ بن نصر کی پادشاہی یمن مین اور ایک خواب کی تعبیر سطیح اور شق کاہنون سے پوچھنا اور ربیعہ کی نسل کا حیرہ جانا -

پھر اس تبع یعنی تبان اسعد ابو کرب ابن ملکیکرب کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی پادشاہ ہوا - پھر جب ربیعہ مر گیا - تو حسان بن تبان اسعد پادشاہ ہو گیا جب یہ ربیعہ بن نصر پادشاہ ہوا تھا - تو اوس نے ایک خواب دیکھا تھا - جس سے اوسے بڑا خوف ہوا تھا - اور اوسکی تعبیر اوس نے ہر شخص سے پوچھی تھی کوئی کاہن کوئی ساحر اور کوئی عائف ایسا نہین چھوڑا تھا جس سے اپنے خواب کی تعبیر نہ پوچھی ہو - اون سے وہ کہتا تھا - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے مجھے بڑا خوف ہو گیا ہے اوس کی تعبیر بتاؤ - جب وہ کہتے کہ اپنا خواب بیان کر تو وہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنا خواب تم سے کہونگا - تو اوس وقت جو تعبیر تم مجھے بتادوگے اوس سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - اس لیے وہ خواب کسی کو نہین بتاتا تھا - اس پر ایک نے اون مین سے کہا - کہ اگر پادشاہ کی ایسی ہی خواہش ہے تو چاہیئے کہ سطیح اور شق کو بلائے وہ لوگ جو تو پوچھے گا تجھے بتادینگے - سطیح کا نام تھا ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن ذئب بن عدی بن غسان اور اوسے ذئب ابن عدی کی وجہ سے ذئبی کہا کرتے تھے - اور دوسرے کا نام تھا شق بن مصعب بن یشکر بن انمار اوس نے ان دونو کو بلایا - ان مین سطیح شق سے پہلے آیا -

جب سطیح آیا تو اوس نے کہا کہ میرا خواب اور اوس کی تعبیر مجھے بتادے - اوس نے کہا - تو نے ایک کھوپری دیکھی جو تاریکی سے نکلی - اور پھر گھاس کی سرزمین (یعنی یمن)

مین آپڑی - اور جتنے کہوپریون والے تہے اون سب کو کہا گئی - ربیعہ نے کہا - یہ تو
تو نے میرا خواب بالکل صحیح صحیح بتادیا - اب اس کی تعبیر بہی بتادے - کہا تیرے
ملک پر حبشی آئینگے - اور ابین سے جو عدن سے آٹھ فرسنخ پر واقع ہے جرش تک
(جو یمن کا ایک مخلاف ہے اور یہ دونو یمن کے دوسرحدی مقام ہین) مالک ہوجائینگے
ربیعہ نے کہا - سطیح یہ تو تو نے بڑی رنج دہ اور درد انگیز بات سنائی - یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہوگا
میرے زمانہ مین ہوگا یا میرے بعد - کہا - تیرے زمانہ مین نہین - بلکہ ساٹھ ستر برس بعد
ہوگا - پہر پوچہا - کہ پہر وہ لوگ کیا ہمیشہ مالک رہینگے - یا اون کی حکومت جاتی رہیگی
کہا جاتی رہیگی - کوئی ستر برس سے کسی قدر اوپر رہیگی - وہ سب مارے جائینگے وہ بہی جینگے جو بہاں سے بہاگ
جائینگے - پوچہا تو پہر اونکے بعد کون حاکم ہوگا - کہا - ذی یزن کی نسل سے ایک شخص ہوگا -
جو عدن سے خروج کریگا - اور اون مین سے کسی کو یمن مین نہ چہوڑیگا - پہر ربیعہ نے
پوچہا - کیا اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی - یا وہ بہی ایسی ہی جاتی رہیگی - کہا وہ بہی جاتی رہیگی
ایک نبی پیدا ہوگا - اوس پر آسمان سے وحی آئیگی - اور وہ غالب بن فہر بن مالک
بن نضر کی آل سے ہوگا - اوس کی قوم مین آخر زمانہ تک حکومت رہیگی - ربیعہ نے پوچہا
کہ زمانہ کا اخیر بہی ہے - سطیح نے کہا - ہان - اخیر وہ دن ہوگا جب تمام اولین و آخرین
جمع ہونگے - اور نیکوکارون کو نیکی کا اور بدکارون کو بدی کا معاوضہ ملیگا - ربیعہ نے
کہا کیا یہ باتین جو تو کہتا ہے سچ ہین - کہا - بے شک - جو مین نے کہا ہے یہ بالکل
حق ہے -

پہر اسکے بعد شق بہی آیا - ربیعہ نے شق سے بہی پوچہا - کہ مین نے ایک خواب دیکہا ہے
مجہے وہ خواب اور اوس کی تعبیر بتادے - اور سطیح نے جو اوس سے کہا تہا اوسکا حال

شق سے کچھ نہ کہا۔ تاکہ اوسے معلوم ہوجاوے کہ یہ دو تو ایک ہی جواب دیتے ہین یا الگ الگ بیان کرتے ہین۔ شق نے کہا۔ تو نے ایک کھوپڑی دیکھی۔ جو تاریکی مین سے نکلی۔ اور آکر ایک باغ اور سرسبز زمین مین پڑی۔ اور جتنے جاندار تھے اون سب کو کہا گئی۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اوس نے خواب ٹھیک بتا دیا۔ تو کہا۔ یہ تو تو نے بالکل صحیح صحیح بتا دیا۔ اب تعبیر بھی بتا دے۔ کہا تیرے ملک مین سودانی آئینگے۔ اور ابین سے نجران تک کے (جو مکہ کے مخالیف مین شمار ہوتا ہے) مالک ہوجائینگے۔ کہا شق یہ تو تو نے بڑے رنج کی بات کہی یہ واقعہ کب ہوگا۔ کہا تیرے زمانے کے کچھ بعد ایک عظیم الشان بادشاہ اون پر چڑھ آئیگا۔ اور اونہین بڑا ذلیل و خوار کریگا اور وہ ایک لڑکا خاندان ذی یزن سے ہوگا۔ کہا۔ اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی کہا نہین اوسکے بعد ایک رسول خدا کی طرف سے آئیگا۔ اور عدل و انصاف اور حق کی باتین سکھائیگا۔ اور ایک نیا دین لوگون مین پھیلائیگا۔ یوم الفصل تک اوسی کی قوم مین حکومت رہیگی۔ ربیعہ نے کہا۔ یوم الفصل کون سا دن ہے۔ کہا وہ دن ہے کہ والیون سے اوس روز باز پرس ہوگی۔ اور آسمان سے ندا آئیگی۔ اور زندہ اور مردہ سب اوسے سنینگے۔ اور وہان تمام آدمی جمع ہونگے۔

پھر جب ربیعہ ان دونو سے اپنے خواب کا حال پوچھ چکا۔ تو اوس نے اپنے اہل و عیال کے لیے عراق کے جانے کا سامان کردیا۔ اسی ربیعہ بن نصر کی آل مین سے نعمان ابن المنذر حیرہ کا بادشاہ تھا۔ جس کا نام تھا نعمان ابن المنذر ابن النعمان ابن المنذر بن عمرو بن امری القیس بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔

۱۴۰ - عمرو کا حسان کو قتل کرنا اور ذو رعین کا اوسے | جب ربیعہ بن نصر مرگیا۔ اور حسان بن تبان

منع کرنا اور حمیریون کی حکومت مین خلل پڑنا	اسعد ابی کرب ابن ملکیکرب بن زید بن عمرو ذی الاذعار

پادشاہ ہوگیا - تو وہ واقعہ ہوا - جس سے حبشیون کو قوت ہوئی - اور حمیریون سے ملک نکل گیا - اور وہ یہ ہے - کہ حسان یمن والون کو لیکر نکلا - اور عرب اور عجم مین تاخت و تاراج کا ارادہ کیا - جیسے کہ پہلے تبابعہ کیا کرتے تھے - لیکن جب عرب کے یمنی قبائل نے اوسکے ساتھ جانے سے ناراضی ظاہر کی اور اوس کے بھائی عمرو سے کہا - کہ حسان کو قتل کردے - اور خود پادشاہ ہوجاے - اور اوس نے اون کی بات مان لی - تو ذو رعین حمیری نے اس بات کو منع کیا - لیکن عمرو نے اوس کی بات کو نہ مانا - اسواسطے ذو رعین نے ایک کاغذ لیا - اور اوس مین یہ بیتین لکھین ؎

سَعِیْدٌ مَنْ یَبِیْتُ قَرِیْرَ عَیْنٍ	اَلَا مَنْ یَّشْتَرِیْ سَہَرًا بِنَوْمٍ
کیونکہ یہ سودا اچھا نہین بلکہ سعیدہ ہی جو ٹھنڈی نیند سوتا ہے	وہ شخص خبردار ہوجائے جو بیخوابی کو نیند کے بدلے مول لیتا ہو
فَمَعْذِرَۃُ الْاِلٰہِ لِذِیْ رُعَیْنٍ	وَاَمَّا حِمْیَرٌ غَدَرَتْ وَخَانَتْ
لیکن ذو رعین اونکے اس فعل سے بری ہے اور اللہ تعالی کے یہان اوسکا عذر قبول ہوگا	حمیریون نے غدر کیا اور خیانت کی -

پھر اوس نے اس کاغذ کو بند کرکے مہر لگائی - اور عمرو کے پاس آیا - اور کہا - کہ یہ اپنے پاس رکھ لے - اوس نے اسے رکھ لیا پھر جب حسان کو وہ بات معلوم ہوئی جو اوسکے بھائیون اور قبائل یمن نے تجویز کی تھی - تو اوس نے عمرو سے کہا -

فَالْمُلْکُ تَاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حُشُوْدٖ	یَا عَمْرُو لَا تَعْجَلْ عَلٰی مَنِیَّتِیْ
کیونکہ بغیر لوگون کے جمع کرنے کی ہی تجھے (ایکدن میرے بعد) ملک ملجائیگا	اے عمرو میری موت کے لیے جلدی نکر -

مگر عمرو نے نہ مانا - اور اوسے قتل کر دیا - چونکہ کہتے ہین - کہ رحبۃ مالک مین اوسے مارا تھا

اس واسطے ربتہ مالک کو اوسکے بعد فرضہ نعم کہنے لگے۔ دفرضہ۔ کے معنی کہاٹ کے ہین اور نعم حسان کی ام ولد کا نام تہا) پہر وہ یمن کو لوٹ کر آیا۔ تو اوس کو بے خوابی کی بیماری ہوگئی۔ کہ نیند نہین آتی تہی۔ اوس نے بہت طبیبون وغیرہ سے اوس کی دوا کرائی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس پر کسی نے کہا۔ کہ جو کوئی اپنے بہائی یا رشتہ دار کو مارا کرتا ہے اور اوس سے بغاوت کرتا ہے تو اوسے ایسی ہی بدخوابی کی بیماری ہوجاتی ہے۔ جب اوس نے یہ بات سنی تو اون لوگون کو مارنا شروع کیا جنہون نے اوسے بہائی کے مارنیکا مشورہ دیا تہا۔ اور آخرکار ذورعین کی بہی نوبت آئی۔ جب اوس نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تو اوس نے کہا۔ کہ مین اس گناہ مین شامل نہین ہون۔ میری براءت کے لیے وہ نوشتہ منگا جو مین نے تجہے دیا تہا۔ جب عمرو نے وہ نوشتہ منگایا۔ تو دیکہتا کیا ہے کہ اوس مین یہی دو بیتین لکہی تہین جو اوپر بیان کی گئین اس واسطے عمرو نے ذورعین کو چہوڑدیا۔ اوس کے چند روز بعد عمرو بہی مرگیا۔ اور حمیرون کی حکومت خراب وبرباد ہوگئی۔

۱۴۱۔ اوپر کی روایات کا کہ تبع نے قباد کو مارا اور بلاد فارس روم اور چین کو فتح کیا غلط ہونا اور اوس کی عقلی اور نقلی تردید۔

ہم کہتے ہین کہ یہ باتین جو ابوجعفر نے بیان کی ہین۔ کہ قباد رے مین مارا گیا۔ اور تبع نے اوس کے قتل کے بعد ملک پر قبضہ کرلیا محض غلط ہین۔ اور ایسی صریح البطلان ہین۔ کہ اون کے ذکر کرنے کی بہی ضرورت نہین لیکن چونکہ ہمنے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے۔ کہ اوس کی تاریخ مین سے کوئی عنوان ہم نہ چہوڑین۔ اور اوسکے مضامین کو جہانتک ہوسکے بلا اخلال بیان کردین۔ اس لیے ہمنے یہ روایتین یہان بیان کردین۔ ورنہ ان کے بیان سے اعراض کرنا اولی تہا

اوراون کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے قباد رے ہین مارا گیا۔ لیکن فارس وغیرہ کے تمام مورخ کہتے ہین۔ کہ وہ اپنی موت مرا ہے۔ اور اوسکے مرنے کا زمانہ اور اوس کی حکومت کی مدت بھی معلوم ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اس روایت کے سوا اور کہین اوسکے قتل کی کوئی روایت کسی نے نہین بیان کی۔ پھر جب وہ مرگیا۔ تو اوس کے بعد کسریٰ نوشیروان ملک کا بادشاہ ہوا۔ اور یہ بات قفا نبک (امرء القیس کے قصیدہ) سے بھی زیادہ مشہور ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ قباد کے بعد فارس کی حکومت حمیریون پر مستقل ہوجاتی تو قباد کا بیٹا نوشیروان کیسے بادشاہ ہوتا۔ اور اوسے ملک مین ایسی قدرت کس طرح ہوتی کہ بڑی بڑی قومون کے بادشاہ اوس کی اطاعت کرتے۔ اور روم والے اوسے خراج دیتے۔

پھر اوس نے یہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ اس تبع نے اپنے بیٹے حسان کو چین کی طرف اور شمر کو سمرقند کی طرف اور اپنے بھتیجے کو روم کی طرف بھیجا تھا۔ اور اوسکا بھتیجا روم پر جاکر قابض ہوگیا تھا۔ اور رومیہ کو جاکر محصور کیا تھا بھلا کوئی اس بات کو تو سوچے کہ یمن اور حضرموت کیا چیز ہین۔ جن مین اتنے بڑے لشکر ہون۔ کہ اون مین سے کچھ تو ملک کی حفاظت کے واسطے وہان رہین۔ اور ایک لشکر تبع کے ساتھ ہو اور ایک لشکر ایسا بڑا احسان کے ساتھ ہو۔ جو چین سے ملک پر جاے جہان لشکر اور سپاہ بیشمار ہے۔ اور پھر ایک لشکر اوسکے بھتیجے کے پاس ہو۔ جس کے ذریعے سے وہ کسریٰ سے بادشاہ سے لڑے اور اوسے شکست دے۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہوجاے اور سمرقند سے بڑے اور عظیم الشان شہر کا محاصرہ کرے۔ اور ایک لشکر یعفر کے ساتھ روم کے ملک پر جائے۔ اور قسطنطنیہ کو

لے لے۔ حالانکہ مسلمانون کے پاس کثرت سے اور بڑے بڑے ملک تھے
اور اون کی فوجین بہی بہت تہین اور یمن اون کے ملک کا ایک ادنی حصہ تہا
اونہون نے بہت ہی کوشش کی کہ قسطنطنیہ کو اور اوس کے قرب و جوار کو لے لین
مگر وہ نہ لے سکے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اس تبع کا ایک تہوڑا سا لشکر اوسے
فتح کر لے۔ یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے۔ اور کبھی ایسی بات سنی نہین
گئی ہے۔
نیز ابو جعفر کہتا ہے۔ کہ تبع جو بلاد فارس روم اور چین وغیرہ کا مالک ہوا وہ قباد کے
قتل کے بعد یعنی نوشیروان کے زمانہ مین مالک ہوا تہا۔ اور اس امر مین سب
متفق ہین۔ کہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت نوشیروان کے زمانہ مین ہوئی ہے
اور اوس نے سینتالیس برس بادشاہی کی ہے۔ اور اس مین بہی سب کا اتفاق ہے
کہ جب حبشی یمن پر قابض ہو گیے۔ تو شاہان حمیر کی حکومت جاتی رہی اور اون کا
آخری بادشاہ ذی نواس تہا۔ اور حمیریون کی حکومت مین تو اس سے پہلے ہی
خلل آگیا تہا اور اوس کا انتظام بگڑ گیا تہا۔ جس سے حبشیون کو اس ملک کے
لینے کی جراءت ہوئی۔ اور وہ بادشاہ ہو گیے۔ اور یہ لوگ قباد کے زمانہ مین ہی یمن
کے بادشاہ تہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ حبشیون کی بادشاہی جس سے یمن کی
بادشاہی جاتی رہی قباد کے زمانہ مین ہو۔ اور وہ تبع جو یمن کا بادشاہ ہو اوس نے
قباد کو قتل کیا ہو۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہو گیا ہو۔ اس سے پہلے کہ حبشی یمن
کے مالک ہوئے ہون۔ یہ بالکل محال ہے۔ حبشیون نے یمن پر ستر برس یا کچھہ زائد
بادشاہی کی ہے۔ اور اون کی حکومت نوشیروان کے آخیر زمانہ مین یہان سے گئی ہے

اور یہ بات خوب مشہور ہے۔ اور سیف بن ذی یزن کا قصہ بھی لوگ خوب جانتے ہین
اور یمن حبشیون کے بعد اوس وقت تک فارس والون کے قبضہ مین رہا ہے۔
کہ مسلمانون کے پادشاہ نہ ہوے۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ تبع کی حکومت
کا زمانہ جس نے بلاد فارس کو لیا۔ اور جو لوگ کہ اس تبع کے بعد حمیریون کے
پادشاہ ہوئے اون کا اور حبشیون کی حکومت کا ستر برس کا زمانہ نوشیروان کی
حکومت کے زمانہ مین منقضی ہو جاوے۔ جس کی حکومت سینتالیس برس
رہی ہے یہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ ستر برس چالیس برس سے
پہلے گزر جائین۔ اگر ابو جعفر ذرا سوچتا تو ایسی شرم کی بات کبھی نہین نقل کرتا۔
پھر یہ ایک اور بھی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تبع کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی پادشاہ
ہوا۔ یہ ربیعہ عمرو بن عدی کا دادا ہے۔ جو جذیمہ کی بہن کا بیٹا تھا۔ اور عمرو حیرہ مین
اپنے مامون جذیمہ کے بعد پادشاہ ہوا تھا۔ اور اوس کا زمانہ ملوک طوائف کے زمانہ
مین اردشیر کی حکومت سے بچا نوے برس پہلے تھا۔ اور اردشیر کے زمانہ مین
بھی کچھہ پادشاہ رہا تھا اور اردشیر اور قباد کے درمیان ۲۱ پادشاہ کے قریب ہوئے
ہین۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ عمرو کا دادا قباد کے بعد ہو۔ اور پوتا اوس سے اس
قدر زمانہ دراز کے قبل ہو۔ اگر ابو جعفر اس حادثہ کو حوادث ایام قباد کے ذیل
مین نہ لکھتا تو البتہ اس کی کچھہ تاویل بھی ہوسکتی تھی۔ مگر اوس نے خود اوسکے زمانہ کے
حوادث مین یہ بیان کیا ہے۔ اسواسطے اس کی تاویل بھی نہین ہوسکتی ہے۔ اور پھر
ابو جعفر نے صرف اس عنوان پر ہی اکتفا نہین کیا ہے۔ بلکہ اسکے بعد تبع کا فارس
کو جانا اور قباد کا قتل کرنا اور اوسکے ملک کے مالک ہونیکا بھی بیان کیا ہے۔ اس لیے

کوئی تاویل امکان سے باہر ہے۔

اب ابن اسحاق کی روایت کا حال سنئے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جو تبع مشرق کو گیا تھا وہ اخیر تبع ہے۔ یہان اخیر تبع سے اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرق کے جانے والے تبابعہ مین سے اخیر ہے۔ کیونکہ ابن اسحاق وغیرہ کہتے ہین۔ کہ جب وہ تبع مرگیا۔ جو بلاد مشرقیہ کا مالک ہو گیا تھا تو اوسکے بعد اور کتنے ہی تبع ہوئے ہین۔ پھر اون کے بعد ایک مدت دراز تک یمن کی حکومت ضعیف ہوتی چلی آئی۔ اور حبشیون کو اوس کی طرف رغبت ہوئی۔ اور وہ یمن کو آئے۔ اب سنئے کہ اگر یہ تبع قباد کے زمانہ مین ہوتا تو اس مین شک نہین وہ تبع جس سے یمن کا ملک چھینا گیا ضرور ہے کہ بنی امیہ کے زمانہ مین ہوتا۔ اور حبشیون کی حکومت یمن مین بنی عباس کی بادشاہی سے ایک زمانہ کے بعد ہوتی۔ اور اسلام کی ابتدا بنی عباس کی حکومت سے بھی کوئی تین سو برس بعد ہوتی۔ تب کہین یہ قول درست ہو سکتا۔

اسکے بطلان کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان جب بلاد فارس کی طرف گئے۔ تو اون سے اہل فارس ہمیشہ تحریر و تقریر مین لڑائیون کے وقت یہ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ اقل الامم اور اذل و احقر ہو۔ اور عرب اس امر کا خود اقرار کرتے تھے۔ اگر یہ تبع جوان کے زمانہ سے اس قدر قریب ہوا ہے اگر واقعی فارس کا بادشاہ ہوا ہوتا۔ تو عرب اون کو یہ جواب دیتے۔ کہ کل تو تمھارے بادشاہ کو مارا تھا اور تمھارے ملک کے مالک ہوئے تھے اور تمھاری عورتون کو پکڑا اور اموال کو لوٹا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربون نے جو اس امر سے سکوت کیا اور اہل فارس کے اس دعوی کو مانا تو ضرور ہے کہ یہ تبع اگر ہوا ہو تو بہت پہلے ہوا ہو گا یا ہوا ہی نہ ہوگا۔

علاوہ بریں فارس والے اس بات کو مانتے ہی نہین - وہ قدیم اور جدید ہر زمانہ مین اس کے منکر ہین - اون کا تو یہ خیال ہے کہ اون کی حکومت کیومرث کے زمانہ سے جو اونکے بعض لوگون کے نزدیک آدم ہے اوس وقت تک کہ مسلمان پیدا ہوئے بجز ملوک طوائف کے زمانہ کے اور کبھی منقرض ہی نہین ہوئے - اور اس ملوک طوائف کے زمانہ مین بھی اون کی حکومت کچھہ نہ کچھہ باقی موجود ہی تھی - بالکل نہین جاتی رہی تھی - اور ادہر دیکھو تو اصحاب سیر مین اس امر کا اختلاف ہے - کہ وہ تبع کون ہے جو مشرق کو گیا اور ملکون کا مالک ہوا - اور اختلاف بھی بہت ہی بڑا اختلاف ہے - کوئی تو کہتا ہے - کہ وہ شمر بن افریقش ہے - اور کوئی کہتا ہے - کہ وہ تبع اسعد ہے - اور اوسی نے شمر کو سمرقند کی طرف بھیجا تھا - اور اور بھی ایسے ہی اختلافات ہین جن کا ذکر محض لاطائل ہے - لیکن ضرورت کے لیے اور غلطی کے اظہار کے واسطے اسی قدر جو ہم نے بیان کیا کافی ہے -

لخنیعہ کی پادشاہی یمن مین

۱۴۲ - لخنیعہ کی حکومت اور اوسکی بدکاری شاہزادون سے

جب عمرو مر گیا - اور حمیری ادہر ادہر متفرق ہو گئے - تو انہین مین سے ایک شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا اور جس کا نام لخنیعہ ینوف ذو شناتر (کانون کی بالیون والا) تھا اُٹھا - اور پادشاہ بن گیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے - اور اچھے لوگون کو قتل کر ڈالا - اور خاندان شاہی کو برباد کر دیا - یہ شخص بڑا بدکار اور فاسق تہا - کہتے ہین کہ لوطیون کا کام کیا کرتا تہا - جب وہ سنتا کہ کوئی شاہزادہ جوان ہوا ہے - تو اوسے بلاتا - اور اپنے شراب نوشی کے

مکان مین لے جاتا۔ اور اوس سے برا کام کرتا تاکہ وہ بادشاہی کے لایق نہ رہے اور منہ مین مسواک لئے اپنے دروازے کے پہرے والون اور لشکریون کے سامنے نکل آتا تاکہ وہ لوگ جان جائین کہ اوس نے اوس شاہزادہ سے برا کام کرلیا پہر اوسے نکال دیتا۔ اور اس طرح رسوا کردیتا تہا۔

ذونواس کی پادشاہی اور اصحاب الاخدود کا قصہ

۱۴۳۔ ذونواس کا لخنیعہ کو قتل کرنا اور پادشاہ ہونا ذرعہ ذونواس بن تبان اسعد بن کرب یمن کے شاہزادون مین سے تہا جب اس کا بہائی حسان مارا گیا تو یہ بہت چھوٹا بچا تھا۔ پہر یہ جوان ہوا۔ اور نہایت حسین وشکیل اور متناسب الاعضا نکلا لخنیعہ نے اسے بہی بلایا۔ تاکہ اوس سے وہ ہی کام کرے جو اور شاہزادون سے کیا کرتا تہا۔ اس واسطے ذونواس نے ایک چھوٹی چہری لی۔ اور اوسے اپنی جوتی مین پیر کے نیچے چہپا لیا۔ اور پہر لخنیعہ کے آدمی کے ساتہہ اوسکے پاس پہونچا۔ جب لخنیعہ خلوت مین اوسے اپنے شراب نوشی کے مکان مین لے گیا۔ تو ذونواس نے اوسے چہری سے مار ڈالا۔ اور سر کاٹ کر اوسکے مشربہ کی دیوار کے روزن مین رکہدیا۔ جہان سے وہ باہر نکلا کرتا تہا۔ پہر اوس کی مسواک لی اور اپنے منہ مین لیکر نکلا۔ لوگون نے پوچہا۔ ذونواس کہو خشک آئے یا تر۔ کہا اُدہر جاکر دیکہو یہ سنتے ہی لوگ اُدہر دوڑے دیکہتے کیا ہین کہ لخنیعہ کا سر کٹا رکہا ہے۔ پہر حمیر اور وہان کے حارس ذونواس کے پیچہے پیچہے نکلے اور اوسکے پاس آکر اوسے اس واسطے پادشاہ کردیا۔ کہ اوس نے لخنیعہ کے ظلم وستم سے اونہین نجات دلائی تہی۔ اور سب اوسکے تابع فرمان ہوگئے۔

۱۴۴ - فیمیون عیسائی اور صالح کا اوس کے ساتھہ ہونا اور فیمیون کی کرامتین -

یہ ذونواس تو یہودی تہا - اور نجران مین حضرت عیسیٰ کے دین کے لوگ کچھہ باقی تھے - اور وہان اون کا ایک رئیس بہی تہا جسکا نام عبداللہ ابن الثامر تہا - اور یہی نجران نصرانیت کی اصل تھی -

وہب ابن منبہ نے بیان کیا ہے - کہ حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک آدمی تہا اوسے فیمیون کہتے تھے - یہ شخص بڑا صالح مجتہد زاہد اور مجاب الدعوات تھا ہمیشہ ملکون مین پہرا کرتا - جس قریہ مین جاتا وہان اوس وقت تک رہتا کہ جب تک کوئی اوسکے اصل حال سے واقف نہوتا - جبھی کوئی اوس سے واقف ہوجاتا تو وہان سے چلا جاتا تہا - اور وہ اپنے ہاتھہ کی مزدوری سے کہاتا - مٹی کا کام کیا کرتا تہا اور اتوار کی عظمت کرتا - اور اوس روز کوئی کام نہ کرتا بلکہ جنگل کو چلا جاتا اور تمام دن وہان عبادت الٰہی مین مشغول رہتا تہا - اتفاقاً وہ شام کے ایک گانو مین گیا - وہان بہی اپنی مزدوری کرتا رہا اور اپنے مذہب کو چہپائے رہا - مگر ایک شخص صالح نام اوسے پہچان گیا اور اوس سے بہت محبت کرنے لگا - اور جب فیمیون کہین جاتا تو اوس کے پیچھے جایا کرتا - اور پوشیدہ پوشیدہ اوسے دیکھتا رہتا تہا - ایکمرتبہ اتوار کے دن فیمیون جنگل کو گیا - صالح بہی اوسکے پیچھے ہولیا - فیمیون کو یہ حال معلوم نہ تھا - صالح فیمیون سے کچھہ دور بیٹھہ گیا - اور وہان سے چھپا چھپا اوسے دیکھتا رہا - کہ وہ عبادت کر رہا ہے - اسی عبادت کی حالت مین اوس کی طرف ایک سانپ آیا جب فیمیون نے اوسے دیکھا - تو اوس پر بددعا کی - سانپ مرگیا ادہر صالح نے بہی سانپ کو دیکھا - مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوا - کہ سانپ مرگیا - اس سے

اوسے فیمیون کی جان کا اندیشہ ہوا۔ صالح یکایک چلا پڑا۔ فیمیون سانپ تیری طرف آرہا ہے مگر فیمیون نے کچھ التفات نہین کیا۔ اور اپنی عبادت مین شام تک مشغول رہا۔ اور اوسے یہ معلوم ہوگیا کہ صالح نے اوسے جان لیا ہے پہر صالح نے اوس سے بات چیت کی۔ اور کہا۔ کہ مین تجھ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہون۔ اور مین چاہتا ہون کہ جہان تو رہے وہان مین بہی تیرے ساتھ ساتھ رہون فیمیون نے اسے منظور کر لیا۔ صالح اوسکے ساتھ ہولیا۔

یہ بہی فیمیون کا ایک قاعدہ تہا۔ کہ جب کوئی اوس کے پاس مریض آتا تو وہ اوسکے حق مین دعا کرتا اور وہ اچہا ہوجایا کرتا تہا۔ وہان گانون مین ایک شخص کا لڑکا اندہا تہا۔ اوس نے اوسے حجرہ مین چہوڑا۔ اور اوس پر کپڑا ڈالدیا۔ اور پہر فیمیون سے کہا مین چاہتا ہون کہ میرے گہر مین چلکر تو آج کا کام کردے۔ وہ اسکے ساتھ گیا۔ جب وہ اس کے حجرہ مین پہونچا تو اوس نے لڑکے پر سے کپڑا اوتارا اور کہا اس کے لیے دعا کردے۔ اوس نے دعا کی وہ بینا ہوگیا۔ اور فیمیون نے جان لیا۔ کہ اب مجہے لوگ اس قریہ مین جان گیے۔ اس واسطے وہ وہان سے چلدیا۔ اور صالح بہی ساتھ ہولیا اور شام مین ایک درخت پر ہوکر اون کا گزر ہوا۔ وہان سے اوسے ایک شخص نے آواز دی۔ مین مدت سے تیرا انتظار کر رہا ہون جب تک آگے نہ جانا تب تک کہ میرا کام نہ کردے۔ مین مرنے والا ہون۔ یہ کہا اور مر گیا۔ پہر فیمیون نے اوسے دفن کیا۔ اور چلدیا۔ اور صالح بہی ساتھ چلا۔

۱۴۵۔ فیمیون کا نجران مین جانا اور وہان عیسوی مذہب پہیلانا

ہوتے ہوتے وہ عرب کے ملک مین پہونچے۔ وہان اونہین عربون نے پکڑلیا۔ اور نجران مین جاکر بیچدیا۔ نجران والی اس وقت

عربون کے دین پر چلتے تھے۔ کھجور کے ایک بڑے درخت کو پوجا کرتے اور ہر
سال اوسکا ایک میلہ ہوا کرتا تھا اوس مین وہ اچھے اچھے کپڑے لٹکایا کرتے تھے
غرض ایک امیر نے فیمیون کو اور ایک شخص نے صالح کو مول لے لیا۔ رات
کو فیمیون جب عبادت کے لیے اُٹھتا۔ تو اوسکے گھر مین چراغ کی سی روشنی ہو جاتی
حالانکہ وہان چراغ روشن نہین ہوتا تھا۔ جب گھر کے مالک نے یہ بات دیکھی۔ تو
اوسے بڑا تعجب ہوا۔ اوس نے فیمیون سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا دین ہے۔ فیمیون
نے اپنے دین کا حال اوسے سنایا۔ اور اپنے آقا کے دین کو برا بتایا۔ اور کہا کہ
اگر مین اپنے اللہ تعالی سے دعا کرون تو اس کھجور کے درخت کو برباد کر دون۔ اوسکی
مالک نے کہا۔ اچھا اگر تو ایسا کر دیگا تو ہم سب تیرے دین مین آجائینگے۔ اور اپنے
مذہب کو چھوڑ دینگے۔ اس پر فیمیون نے نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی۔ خدا تعالیٰ
نے ایک آندہی کا جھوکا بھیجا جس سے وہ درخت خشک ہو کر گر گیا۔ نجران کے لوگ
یہ دیکھکر سب اوسکے تابع ہو گئے۔ اور نصرانیت کو اختیار کر لیا پھر اوس نے اونہین
حضرت عیسی کی شریعت سکھائی۔ پھر اسکے بعد ایک زمانہ گزرا۔ اور نصرانی مذہب
پر طرح طرح کے حوادث ہوتے رہے۔ نجران مین جو عیسوی مذہب پھیلا اوس کی
یہی اصل حقیقت ہے۔

۱۴۶۔ فیمیون کے سبب سے عبداللہ بن التامر کا نصرانی ہونا اور پھر نجران مین عیسوی مذہب پھیلنا اور ذو نواس کا گڑھے کھدوا کر عیسائیونکو مارنا

اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے
کہ نجران والے بت پرست تھے۔ اور اونکے
ایک گانون مین کوئی ساحر رہا کرتا تھا۔ اوسکے
پاس نجران والے اپنے بچون کو سحر سیکھنے کے واسطے بھیجا کرتے تھے۔ فیمیون بھی

نجران مین پہونچا۔ جو حضرت عیسیٰ کے دین پر چلتا اور بڑا عابد وزاہد تہا۔ اور اوسکا یہ دستور تہا۔ کہ جب وہ کہین جاتا تو وہان اوسی وقت تک رہتا تہا۔ کہ اوس کے حالات سے کوئی واقف نہ ہو۔ جب کوئی واقف ہوجاتا۔ تو وہان سے چلدیتا تھا کیونکہ وہ مجاب الدعوات تہا۔ مریضون کو اچھا کردیتا تہا۔ اور اوس سے طرح طرح کی کرامتین ظہور مین آیا کرتی تھین۔ جب وہ نجران مین پہونچا۔ تو ایک خیمہ مین ٹہیرا۔ جو نجران کے اور اوس ساحر کے مسکن کے درمیان تھا۔

اس مین تامر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو اور لڑکون کے ساتھ اوس ساحر کے پاس بہیجا۔ اور اوس کا گزر فیمیون پر ہوا تو اوس نے اوس کو دیکہا۔ اور اوس کی عبادت کو پسند کیا۔ اور فیمیون کے پاس بیٹھنے اوٹھنے اور اوس کی باتین سننے لگا۔ اور مومن ہوگیا۔ اور اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور پروردگار کی عبادت کرنے لگا۔ اور فیمیون سے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا دریافت کیا۔ لیکن اوس نے اوسے نہ بتایا۔ اور کہا کہ تو اس کا متحمل نہ ہوسکے گا۔ اب تامر کو یہ خیال تھا کہ اوسکا بیٹا لڑکون کے ساتھ ساحر کے پاس جایا کرتا ہے۔

جب عبد اللہ نے دیکہا۔ کہ فیمیون نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اوسے بتانے مین بخیلی کی۔ تو اوس نے لکڑی کے تیر لیے۔ اور اون پر اللہ تعالیٰ کے سب نام لکھے پھر اونہین ایک ایک کرکے آگ مین ڈالا۔ وہ جلتے گئے۔ اور وہ لکڑی بہی ڈالی کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تہا۔ تو وہ اوس سے نکل گئی۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچا۔ اوسے اوس نے لے لیا۔ اور فیمیون کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب ذکر کیا اوس نے کہا کہ ہوشیار رہنا۔ مگر مجھے تجھ سے اس کا یقین نہین ہے۔

پہر عبداللہ نجران مین آیا تو جس بیمار سے ملتا اوس سے کہتا۔ کہ اگر تو میرے دین مین آجاے تو مین تیرے لیے خدا سے دعا کرونگا اور تو اچہا ہوجائیگا۔ وہ کہتا اچہا اور توحید باری تعالیٰ کا اقرار کرکے اسلام لے آتا۔ اور عبداللہ کی دعا سے اچہا ہوجاتا۔ ہوتے ہوتے نجران مین ایسا کوئی بیمار نہ رہا۔ جو عبداللہ کے پاس نہ آیا اور اوس کا اتباع کرکے اوس کی دعا سے اچہا نہ ہوگیا ہو۔

جب یہ خبرین نجران کے پادشاہ کے پاس بہی پہونچین۔ تو اوس نے عبداللہ کو بلایا۔ اور کہا کہ تو نے میرے شہر کے آدمیون کو خراب کردیا۔ اور میرے دین سے پہیر دیا۔ مین تیرے ہاتھ پانو کاٹ ڈالونگا۔ عبداللہ نے کہا یہ تو تجہے قدرت نہین۔ پادشاہ نے اوسے اونچے پہاڑ سے گروادیا۔ اور وہ سر کے بل گرا مگر کچہہ بہی نقصان نہ پہونچا پہر اوس نے نجران کے چشمون پر اوسے بہیجا جو نہایت گہرے تہے۔ اور جو کوئی اون مین گرتا بچ بہی نہ سکتا تہا مگر جب اسے ڈالا گیا تو کورا نکل آیا۔ اور اوس کا کچہہ بہی نہ ہوا۔ پہر اوس سے عبداللہ بن التامر نے کہا۔ کہ جب تک تو اللہ کی توحید کا اقرار نہ کرے اور میری طرح ایمان نہ لائے۔ اوس وقت تک تو مجہے قتل نہین کرسکتا۔ اگر تو ایمان لے آئیگا تو بے شک تو مجہے مار ڈالیگا۔ اوس نے اس پر توحید کا اقرار کیا۔ اور پہر اوسے اپنے ہاتہ کے ڈنڈے سے مارا کہ اوسکے کچہہ تہوڑا سا خون نکل آیا مگر بڑا زخم نہ ہوا۔ تب بہی عبداللہ مرگیا۔ اور پادشاہ بہی اوسی جگہہ مرگیا۔

پہر اہلِ نجران نے عبداللہ ابن التامر کا مذہب قبول کرلیا۔ اور سب عیسائی ہوگئے پہر ذونواس اپنا لشکر لیکر وہان آیا۔ اور اونہین اکٹہا کیا۔ اور کہا کہ یہودی ہوجاؤ۔ ورنہ مین تم سب کو قتل کرڈالونگا۔ لوگون نے مرنا قبول کیا مگر اپنا دین نہ چہوڑا۔ اس واسطے

ذونواس نے اون کے لیے اخدود (گڑہے) کہدوائے۔ اور آگ سے جلایا۔ اور تلوار سے قتل کیا۔ اور بیس ہزار آدمی کے قریب مار ڈالے۔ انہین کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ (گڑہون والے ہلاک ہوئے)

۱۸۷۔ عبد اللہ کا نجران مین نصرانی مذہب پہیلانا اور بادشاہ کا گڑہون مین ڈالکر لوگون کو قتل کرنا۔

ابن عباس کہتے ہین۔ کہ نجران مین ملوک حمیر مین سے ایک بادشاہ تہا۔ اوسے ذونواس کہتے تہے۔ اور اوسکا نام یوسف ابن شرحبیل تھا۔ اور اوسکا زمانہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت سے ستر برس پہلے تہا۔ اسکے پاس ایک بڑا اچھا ساحر تہا جب وہ ساحر بوڑہا ہو گیا اور اوس نے بادشاہ سے کہا۔ مین تو اب بوڑہا ہو گیا۔ مجہے کوئی لڑکا دے۔ کہ مین اوسے سحر سکہا دون۔ بادشاہ نے ایک لڑکا عبد اللہ بن التامر نام اوسکو دیا۔ کہ اوسے سحر سکہادے وہ اس ساحر کے پاس آتے جانے لگا۔ راستہ مین ایک راہب رہتا تہا۔ اوسکی آواز بہت اچھی تہی۔ لڑکا اوس کے پاس بیٹھنے لگا اور اوسے اوس کی باتین اچھی معلوم ہوئین۔ اس واسطے جب وہ اپنے اُستاد کے پاس جاتا تو اوسکے پاس بیٹہتا۔ اور اُستاد اوسے بے وقت پہونچنے کے باعث مارتا اور کہتا کہ تو اب تک کہان تہا۔ جب وہ لوٹتا اور باپ کے پاس کو آتا تب بہی راہب کے پاس بیٹہتا۔ تو باپ اوسے مارتا کہ اب تک کہان تھا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ جب تو ساحر کے پاس جائے تو کہا کر کہ مجہے باپ نے روک لیا تھا۔ اور جب باپ کے پاس آئے تو کہنا کہ مجہے استاد نے دیر لگا دی تہی۔

اس شہر مین ایک بڑا سانپ تہا۔ جس نے لوگون کا راستہ بند کر رکہا تہا۔ اس لڑکے کا اوس طرف کو گزر ہوا۔ اور ایک پتہر اوس کی طرف پہینکا۔ اور کہا اے اللہ اگر یہ راہب

سچا ہو اور ساحر کے مقابلہ مین تو اوسے پسند کرتا ہو تو اس سانپ کو مارڈال۔ اور یہ کہکر جب پتھر مارا تو وہ مرگیا۔ اور راہب سے آکر اوس کا حال بیان کیا۔ راہب نے کہا۔ تو بہت بڑا شخص ہوگا۔ اور بڑے بڑے معاملات مین پڑیگا۔ اگر تو کسی معاملہ مین مبتلا ہو تو کسی کو میرا حال نہ بتانا۔ اب اس لڑکے نے اندہون کو آنکھین دین کوڑھیون کو چنگا اور بیمارون کو اچھا کرنا شروع کیا۔ پادشاہ کا بھتیجا بھی اندہا تھا۔ اوس نے اس لڑکے کا حال اور سانپ کے مرجانے کا ذکر سنا۔ تو اوس سے کہا۔ کہ میرے لیے دعا کر۔ مین بینا ہو جاؤن۔ لڑکے نے کہا۔ اگر تیری بینائی تجھے مل جائے تو تو اللہ پر ایمان لے آنا۔ کہا اچھا۔ اوس نے دعا مانگی کہ اگر یہ اپنے وعدہ مین سچا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اسے آنکھین دیدے۔ اوس کی نظر درست ہوگئی پھر وہ پادشاہ پاس گیا۔ پادشاہ دیکھکر تعجب مین رہ گیا۔ اور اوس سے اس بینائی کا سبب پوچھا۔ پہلے تو اوس نے چھپایا۔ مگر پھر جب پادشاہ نے بہت منت وزاری کی۔ تو اوسے اوس لڑکے کا حال بتا دیا۔ پادشاہ نے اوسے بلوایا۔ اور کہا مین نے تیرے سحر کا حال بہت کچھ سنا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ مین تو کسی کو اچھا نہین کرتا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اچھا کرتا ہے۔ اس پر پادشاہ نے اوسے ایذا دینا شروع کی۔ اور اوس سے راہب کا حال پوچھا۔ لاچار ہو کر اوس نے راہب کا حال بھی بتا دیا اوسے بھی پادشاہ نے بلوایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اسواسطے آرہ مین اوسکا سر چرا کر اوسے دو ٹکڑے کرا دیا۔ پھر پادشاہ کے بھتیجے کو بھی بلایا۔ اور اوس سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا۔ جب اوس نے بھی نہ مانا۔ تو اوسکو بھی دو ٹکڑے کرا دئیے۔ پھر لڑکے سے بھی کہا کہ اپنا دین چھوڑ دے جب اوس نے

بہی انکار کیا - تو اوسے اپنے لوگون کے حوالے کیا - کہ اسے فلان پہاڑ پرلے جاؤ -
اگر یہ اپنے دین سے نہ پہرے - تو اوسے گیریل پہاڑ پر سے نیچے گرا دو - وہ اوسے
پہاڑ پر لے گیے - لڑکے نے اللہ تعالی سے دعا مانگی - اس سے پہاڑ پر ایک لرزہ
آیا - اور وہ لوگ ہلاک ہوگیے - اور لڑکا پادشاہ پاس لوٹکر آموجود ہوا - پادشاہ نے
اوس سے پوچہا - کہ میرے آدمی کہان ہین - لڑکے نے کہا - کہ اللہ تعالی نے مجہے
اون سے بچا دیا - پادشاہ کو اس سے بڑا غصہ آیا - اور اوسے دریا کی ایک کشتی مین
بہیجا - کہ اوسے پانی مین ڈالدین - لوگ وہان بہی اوسے لے گیے - اوس نے اللہ تعالی
سے دعا مانگی - وہ سب غرق ہوگیے - اور لڑکا پہر پادشاہ پاس آیا پادشاہ نے کہا
اسے تلوار سے مارڈالو جب تلوار ماری تو اوس نے اوسے نہ کاٹا - پہر اوس کی خبر یمین مین مشہور ہوئی
اور لوگون کو اوس سے بڑا تعجب ہوا - اور سمجہے کہ وہ حق پر ہے - پہر لڑکے نے پادشاہ
سے کہا کہ تو مجہے ایک صورت سے مار سکتا ہے - وہ یہ ہے کہ تو اپنی مملکت کے
لوگون کو جمع کرے - اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور میرے تیر مارے - تب
مین مرجاؤنگا - چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا - اور اوسے مارڈالا جب لوگون نے
یہ دیکہا - تو کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے - پہر لوگون نے پادشاہ سے
کہا کہ جس کا تجہے خوف تہا آخر وہ ہی ہوا - اس واسطے اوس نے شہر کے دروازے
بند کرائے - اور گڑہے کہدوائے اور اوس مین آگ جلوائی - اور لوگون کو پکڑ بلایا - جو
شخص اپنے دین سے پہر گیا اوسے تو چہوڑ دیا - اور جو نہ پہرا اوسے گڑہے مین ڈالکر
جلا دیا -

ایک مومنہ عورت بہی تہی - اور اوس کے تین بچے تہے - ایک اون مین دودہ پیتا

تہا۔ پادشاہ نے اوس عورت سے اپنا دین چہوڑنے کو کہا۔ اور کہا کہ تو اپنا دین نہ چہوڑیگی تو مار ڈالونگا۔ اور تیری اولاد کو بہی زندہ نہ چہوڑونگا۔ پہر اوس کے بڑے بیٹون کو آگ مین ڈالدیا۔ پہر اوس نے چہوٹے بچے کو بہی آگ مین ڈالنا چاہا۔ اسپر عورت کچھ مذبذب ہوئی اوس بچے نے کہا اے مان اپنے دین سے نہ پہر۔ کچھ حرج نہین اوس نے اوس بچے کو بہی اور پہر اوس عورت کو بہی آگ مین ڈالدیا۔ یہ لڑکا بہی اونہین لڑکون مین سے ہے جنہون نے بچپن مین کلام کیا ہے۔

کہتے ہین کہ ایک شخص نے نجران مین ویرانہ مین ایک گڑہا کہودا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ تہا اوس نے عبد اللہ ابن التامر کو دیکھا کہ سر کے زخم پر ہاتہ رکہے ہوئے ہے۔ جب اوس کا ہاتہ اوٹہاتے ہین تو وہان سے خون بہنے لگتا ہے۔ اور جب چہوڑ دیتے ہین تو پہر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ بیٹہا ہوا ہے اس باب مین حضرت عمر کو لوگون نے اطلاع دی۔ حضرت عمر نے حکم دیا۔ کہ اوسے جیسا ہے ویسا ہی رہنے دین۔

حبشیون کا یمن کا مالک ہونا

۱۴۸۔ دوس ذو ثعلبان کا نجاشی کے پاس جانا اور ارباط و اشرم کا حبشیون کی فوج لاکر یمن پر قابض ہونا۔

کہتے ہین۔ کہ جب یمن والون کو ذو نواس نے نصرانیت سے پہرنے کے واسطے گڑہون مین ڈال ڈالکر مارا۔ تو اوس وقت اونہین سے ایک شخص دوس ذو ثعلبان بچکر نکل گیا۔ اور قیصر کے پاس پہونچا۔ اور اوس سے ذی نواس کے مقابلہ مین مدد مانگی۔ اور یہ سب حال اوس سے جا کر بیان کیا۔ قیصر نے کہا۔

کہ تیرا شہر ہم سے بہت دور ہے لیکن مین نجاشی کو لکھتا ہون جو پادشاہ حبش کا ہے
اور وہ بہی نصرانی ہی ہے - اور تمہارے ملک سے اوس کا ملک قریب ہے - پہر
قیصر نے حبش کے پادشاہ کو لکھا اور اوسے اوس کی مدد کرنے کے واسطے حکم دیا
اور جب وہ اوس کے پاس آیا - تو پادشاہ حبش نے ستر ہزار فوج اوسکے ہمراہ یمن
کو روانہ کی - اور اوس پر ایک شخص ارباط نام کو حاکم کیا - اور اسی لشکر مین ایک شخص
ابرہتہ الاشرم دنکٹا بہی تہا - وہ لوگ براہ دریا یمن کے ساحل پر آکر اُترے - ادہر
ذونواس نے بہی اپنا لشکر جمع کیا - فریقین ایک دوسرے کے سامنے پڑے -
مگر کوئی لڑائی نہین ہوئی - اور یمن والے بہاگ گیے - اور ارباط یمن مین داخل ہوگیا
جب ذونواس نے یہ حال دیکہا - کہ اوس کی قوم نے اوس کا ساتھ نہ دیا - تو اوس
نے اپنا گہوڑا دریا مین ڈالدیا - اور اوسمین غرق ہوگیا - اور ارباط نے یمن کو خوب خراب
کیا - ایک ثلث آدمی مارڈالے - اور ایک ثلث لونڈی غلام بنا کر نجاشی کے پاس
بہیجدیے - پہر خود اوسی جگہہ اقامت کی - اور دہان کے لوگون کو خوب ذلیل کیا -
ایک روایت یہ بہی ہے - کہ جب حبشی یمن کے ملک مین مندب کی طرف آئے
تو ذونواس نے اقیال یمن کو لکہا کہ دشمن کے مقابلہ مین سب آکر جمع ہون - لیکن کسی
نے اوس کی بات نہ مانی - اور کہا - کہ ہر ایک قیل اپنے اپنے ملک کی حفاظت
کرے - اور دشمن کو وہان سے دفع کرے - اسواسطے ذونواس نے خزانون کی
کنجیان کتنے ہی اونٹون پر لدوائین - اور حبشیون کے سامنے گیا - اور اون سے
کہا - کہ یہ یمن کے اموال وخزائن کی کنجیان ہین - یہ آپ لے لیجیے - اور یہان کے
بڑے چہوٹون کو نہ مارئیے - یہ بات اونہون نے قبول کرلی - اور صنعا کی طرف روانہ ہوئے

اور پھر ذولنواس نے اون کے سپہ سالار سے کہا۔ کہ اپنے لوگون کو خزانون کے لینے
کے واسطے ملک یمن بھیجدے۔ تو اوس نے اپنے آدمی بھیجدئے۔ اور ذولنواس
نے اونھین کنجیان دیدین۔ اور اپنے اقیال کو لکھا۔ کہ تمام کالے بیلون کو مار ڈالا جائے
چنانچہ تمام حبشی مارے گئے۔ صرف وہی اون مین سے بچے جو ادھر اُدھر
بھاگ گئے۔

جب نجاشی نے یہ حال سنا۔ تو اوس نے ستر ہزار آدمی سے ارياط اور اشرم کو بھیجا
اور اونھون نے آکر ملک یمن پر قبضہ کرلیا۔ اور ارياط وہان مدت تک رہا۔

۱۴۵۔ ابرہتہ الاشرم کا ارياط کو مارکر حبشیون کا پھر سردار ہونا اور یمن پر قبضہ کرنا اور پھر نجاشی کو بھی راضی رکھنا۔

ابرہتہ الاشرم نے جو ارياط کے لشکر مین تھا اوس سے جھگڑا اُٹھایا۔ اور حبشیون کے کچھہ لوگ اوسکے ساتھہ ہوگئے۔ اور کچھہ ارياط کے
پاس رہ گئے۔ اور دونو ایک دوسرے کے مقابلہ کو نکلے۔ ابرہہ نے ارياط سے
کہلا بھیجا کہ یہ بات تو تجھے مناسب نہین کہ حبشیون کو حبشیون سے لڑائے جس سے
یہ قوم ہلاک ہوجائے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم تم دونو لڑین۔ جو شخص دوسرے پر غالب
آجائے۔ وہی لشکر کا حاکم ہوجائے۔ اس لیے دونو نکلے۔ ارياط نے اپنا نیزہ
اُٹھایا اور ابرہہ کے مارا۔ چاہتا تھا کہ اوس کے تالو پر مارے مگر اوسکے سر کے کنارہ
پر پڑا۔ اور ناک کٹ گئی۔ اوس سے اوس کا نام اشرم (نکٹا) ہوگیا۔ ابرہہ نے اپنا
ایک غلام عتودہ نام ارياط کے پیچھے کمین مین چھپا رکھا تھا اوس نے ارياط پر حملہ کیا۔
اور اوسے مار ڈالا۔ اور ابرہہ لشکر کا مالک ہوگیا۔ اور اوسی کے ساتھہ ملک پر بھی قبضہ
کرلیا۔ اور عتودہ سے کہا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اوس نے کہا مین یہ چاہتا ہون

یمنیون کی کوئی لڑکی جب بیاہی جاے تو دولہا کے پاس جانے سے پہلے
دلہن میرے پاس آیا کرے۔ اور مین اوس سے اپنا کام کر لیا کرون۔ ابرہہ نے
سے قبول کر لیا۔ اور یہ کام وہ ایک مدت تک برابر کرتا رہا۔ پھر ایک یمنی نے اوسے
مار ڈالا۔ اس سے ابرہہ خوش ہوا اور کہا۔ اگر مین جانتا کہ وہ مجھ سے یہ سوال
کریگا۔ تو مین اوس سے کبھی نہ کہتا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔
ادہر جب نجاشی نے سنا۔ کہ ارياط کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ تو اوسے سخت غصہ آیا
اور قسم کھائی۔ کہ اوسکے ملک کو پائمال کرونگا اور اوسکی ناک کاٹونگا۔ یہ خبر ابرہہ
کو بھی پہونچی۔ کہ نجاشی نے ایسی ایسی قسم کھائی ہے اوس نے نجاشی کے پاس
یمن کی مٹی بھیجی۔ اور اپنی ناک بھی کاٹکر بھیجی۔ اور اوس کو اطاعت آمیز عرضی لکھی۔
اور اوس مین لکھا کہ یمن کی مٹی مین بھیجتا ہون۔ آپ اسے اپنے پانو کے نیچے ڈالئے
اور اپنی قسم پوری کر لیجئے۔ نجاشی اوس کی اس بات سے راضی ہو گیا۔ اور اوسے
ہی اپنے کام پر بحال رکھا۔

۱۵۰۔ معدیکرب ابن ذی یزن اور مسروق ابن ابرہہ اور ذی یزن کا کسریٰ کے پاس جانا۔

جب ابرہہ یمن مین جم گیا۔ تو اوس نے ابو مرہ ذو یزن کو لیا اور اوس کی عورت ریحانہ بنت ذی جدن
چھین لی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا جس کے پیٹ سے مسروق پیدا ہوا۔ اور اوسی
کے پیٹ سے ذی یزن کا بھی ایک بیٹا تھا۔ اوسکا نام معدی کرب تھا۔ اور اوسے
سیف کہتے تھے۔ پھر ذی یزن یمن سے نکلا۔ اور عمرو ابن ہند کے پاس حیرہ کو آیا
اور اوس سے کہا۔ کہ میری سفارش مین کسریٰ کو ایک خط لکھدے اور میرے محل
و منزلت اور میری حاجت سے اوسے آگاہ کردے اوس نے کہا۔ مین ہر سال اپنا

ایلچی بادشاہ کے پاس بھیجا کرتا ہون اور یہ اوس کا وقت آگیا ہے ۔ اس لیے وہ ٹھیر گیا
اور چند روز کے بعد عمرو نے اوسے اپنے ایلچی کے ساتھ کسریٰ کے پاس بھیجدیا جب
وہ کسریٰ کے پاس پہونچا تو کسریٰ نے اوس کی بڑی تعظیم و تکریم کی ۔ اور اوس نے کسریٰ
سے اپنی حاجت بیان کی ۔ اور جو کچھ حبشیون سے اوسے نقصان پہونچا تھا اوسے
سب بیان کیا ۔ اور اون کے مقابلہ مین اون سے مدد چاہی ۔ اور یمن کے ملک کی
اور وہان کی زرخیزی وغیرہ کا اوس سے بیان کیا ۔ کسریٰ نے اوس سے کہا ۔ یہ تو
مین پسند کرتا ہون کہ تیری حاجت روائی کر دون ۔ مگر تیرا ملک بہت دور ہے ۔ اور
راستہ بڑا دشوار ہے ۔ اچھا ٹھیر و مین دیکھونگا ۔ اور اوسکے ٹھیرنیکا حکم دیدیا ۔ وہ وہان
ایک مدت تک رہا اور وہین مرگیا ۔

ادہر اوس کا بیٹا معدی کرب بن ذی یزن ابرہہ کی گود مین پلا ۔ وہ یہ ہی سمجھتا تھا کہ ابرہہ ہی
اوس کا باپ ہے ۔ ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی ۔ اور اوسکے
باپ کو بھی گالی دی ۔ وہ دوڑتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا ۔ اور اوس سے اپنے
باپ کا حال دریافت کیا ۔ تو اوس نے اوس کو صحیح صحیح بتا دیا ۔ پھر معدی کرب پر ایک
زمانہ اور گزر گیا اور ابرہہ مرگیا ۔ اور اوس کا بیٹا یکسوم بھی مرگیا ۔ اور وہ یمن سے نکلکر گیا ۔
اور وہ کام کیے جن کا ذکر آیندہ آتا ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

کسریٰ نوشیروان بن قباد بن فیروز

۱۵۱ ۔ نوشیروان کی بادشاہی اور قباد کا منذر کو نکالکر حارث کو حیرہ کا عامل کرنا ۔	جب نوشیروان تخت و تاج کا مالک ہوا ۔ تو اوس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی ۔ اور پھر اہل فارس

کے دنیاوی اور دینی معاملات مین اور اولادمین جو فساد پڑگیا تھا اوس کا ذکر کیا - اور اون سے کہا - کہ مین اس کی اصلاح کرونگا - پہر مزدکیہ فرقہ کے رئیسون کو قتل کرا دیا - اور محتاجون کو اون کے مال و دولت دلوادی - اور اون کے قتل کی یہ وجہ تھی کہ قباد مزدک کے دین کا متبع ہوگیا تہا - جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا - قباد اوس کی ہر ایک بات کو مانتا اور زندقہ وغیرہ کی جو باتین وہ کہتا اون سب مین وہ اوس کی اطاعت کرتا تہا - منذر ابن ماء السما اوس کے زمانہ مین حیرہ کا عامل تہا - قباد نے اوس کو مزدکیہ فرقہ کی اطاعت کے لیے کہا - اور جب اوس نے نہ مانا تو حارث بن عمرو الکندی سے کہا اوس نے اوس کی بات مان لی - اس لیے قباد نے یہ ملک اوسے دیدیا - اور منذر کو وہان کی حکومت سے نکالدیا -

۱۵۲ - نوشیروان کا مزدک اور مزدکیون کو قتل کراتا

نوشیروان کی مان ایک روز قباد کے پاس تہی - اور مزدک اوس کے پاس آیا جب اوس نے نوشیروان کی مان کو دیکھا تو قباد سے کہا - کہ اسے مجھے دیدے مین اوس سے اپنا کام کرونگا - قباد نے کہدیا - کہ اچھا لے لے - لیکن یہ دیکھکر نوشیروان اُٹھہ کھڑا ہوا - اور مزدک کی منت و خوشامد کرنا شروع کی - اور اوس کے پاون چومے - تب جاکر کہین اوس نے عورت کو چھوڑا یہ بات نوشیروان کو ابھی تک یاد تہی - قباد اسی عقیدہ کی حالت مین مرگیا اور نوشیروان پہر بادشاہ ہوا - اور ملکداری کرنا شروع کی -

جب منذر نے سنا کہ قباد مرگیا - تو وہ نوشیروان کے پاس آیا اوسے معلوم تہا - کہ نوشیروان مذہب مین باپ کے خلاف ہے - نوشیروان اس مذہب کو نہین مانتا تہا اور بہت بُرا جانتا تہا - پہر نوشیروان نے ایک دربار عام کیا وہان مزدک بہی آیا - اور

پہر منذر بہی اوسکے پاس آیا ۔ نوشیروان نے کہا ۔ میری دو آرزوئین تہین ۔ اللہ تعالیٰ نے وہ میرے لیے عطا فرمائی ہین ۔ مزدک نے کہا ۔ وہ کیا ہین ۔ کہا میری آرزو تہی کہ مین بادشاہ ہوجاؤن ۔ اور اس شریف آدمی یعنی منذر کو عامل مقرر کرون ۔ اور ان زندیقون کو مار ڈالون ۔ مزدک نے کہا ۔ کیا تو سب آدمیون کو مار سکتا ہی نوشیروان نے یہ سنکر کہا ۔ اے بدکار کے جنے تو بہی یہان موجود ہی ۔ تیرے موزون کی بدبو جنہین مین نے چوما تہا میری ناک سے اسوقت تک نہین گئی ہی ۔ پہر اوسے قتل کراکے صلیب پر چڑہا دیا ۔ اور جازر سے نہروان اور مدائن تک ایک ہی دن مین ایک لاکہ زندیقون کو مار کر لٹکوا دیا ۔ اور اوسی روز اوسکا نام نوشیروان رکہا گیا ۔

۱۵۴ ۔ حارث بن عمرو کا بہاگ کر بچنا اور منذر کا بنی آکل المرار کے آدمیون کو مروانا ۔

پہر نوشیروان نے حارث بن عمرو کو تلاش کیا اور وہ یہ خبر سنکر انبار سے بہاگا ۔ اور اپنے دوستون اور اہل و عیال اور مال و اموال کو بہی ساتھ لے لیا ۔ اور نوبہ کی طرف چلا گیا ۔ منذر کے سوار اوس کے تعاقب مین گیے ۔ اور تغلب اور ایاد اور بہرا نے اوسکا پیچہا کیا ۔ لیکن حارث اون کے ہاتہہ نہ آیا ۔ اور کلب کے علاقہ مین پہونچ کر بچ گیا ۔ مگر اوس کا مال لٹ گیا اور عورتین گرفتار ہوگئین ۔ اور بنی آکل المرار کے اڑتالیس آدمی بہی تغلب نے پکڑ لیے ۔ اور منذر کے پاس اونہین لائے منذر نے دیار بنی مرین عبادئین مین جو دیر بنی ہند اور کوفہ کے درمیان ہے اون کی گردنین مروا دین ۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم اس باب مین کہتا ہے ۔

فَآبُوْا بِالنِّهَابِ وَبِالسَّبَايَا	وَاُبْنَا بِالْمُلُوْكِ مُصَفَّدِيْنَا
وہ لوگ تو عوض مین لوٹ اور لونڈی غلام لائے	لیکن ہم عوض مین سرداروں کو لائے اور اونہین قید کیا

اور اسی مین امرء القیس نے بہی کہا ہے ۔

مُلُوكٌ مِنْ بَنِي حُجْرِ بْنِ عَمْرٍو	يُسَاقُونَ الْعَشِيَّةَ يُقْتَلُونَا
حجر بن عمرو کی اولاد کے سرداروں کو شام کے وقت لوگ پکڑے لیے جاتے ہین - کہ اونہین جاکر مار ڈالین -	
فَلَوْ فِي يَوْمِ مَعْرَكَةٍ أُصِيبُوا	وَلَكِنْ فِي دِيَارِ بَنِي مَرِينَا
کیا اچھا ہوتا جو یہ لوگ کہین لڑائی کی میدانین مارے جاتے	لیکن افسوس وہ گرفتار ہوکر دیار بنی مرین مین مارے گیے
وَلَمْ تُغْسَلْ جَمَاجِمُهُمْ بِغُسْلٍ	وَلَكِنْ فِي الدِّمَاءِ مُرَمَّلِينَا
اون کی کہوپریان بہی کسی نے پانی سے نہ دہوئین	بلکہ خون مین ہی لتہڑی پڑی رہین -
تَظَلُّ الطَّيْرُ عَاكِفَةً عَلَيْهِمْ	وَيَنْتَزِعُ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُونَا
اور اونکے اوپر پرندے آآکر انتظار مین بیٹھتے	اور اون کی ابروئین اور آنکہین نکالتے رہے

سم ۱۵ - نوشیروان کا قباد کے وقت کی خرابیوں کی اصلاح کرنا

جب نوشیروان نے مزدک اور اوس کے اصحاب کو مروادیا تو اوس نے اون لوگون کو بہی قتل کرادیا - جنہون نے لوگون کے مال لے لیے تہے - اور اونکے مال مالکون کو دلائے - اور جو بچے پیدا ہوئے تہے اور اون کے نسب مین اختلاف تہا اون کی نسبت حکم دیدیا - کہ اگر اون کے باپ نہ معلوم ہون تو وہ جس قوم کے ہین اوس مین دیدیے جائین - اور اگر کوئی شخص یہ کہے - کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اوس شخص کے مال وراثت مین سے اوس کو حصہ ملے - اور جس عورت سے کسی مرد نے زنا کیا ہو وہ عورت اوس مرد سے اپنا مہر لے لے - پہر عورت کو اختیار دیدیا کہ چاہے تو اوس کے پاس رہے یا اوسکو چہوڑ کر اور کہین چلی جائے - لیکن اگر اوس مرد سے نکاح ہوا ہے تو چہوڑنے کی اجازت نہ تہی - بلکہ وہ عورت شوہر کو دیدی جاتی تہی - اور جن بچون کے ولی مرگئے تہے اون کی لڑکیون کے اون کے کفو مین نکاح کرادیے اور اوس کا خرچ بیت المال سے دیا - اور اون کی عورتون کا نکاح بہی اشرافون سے

گرا دیا۔ اور اون کے لڑکون کی اس طرح مدد کی۔ کہ اون کو کہین کام سے لگا دیا پھر اوس نے پل بنائے۔ اور خرابیون کی اصلاح کی۔ اور جو سردار تھے اون سے براہِ عنایت پیش آیا۔ اور راستون مین قصر اور حصن بنوائے۔ اور والیون عاملون اور حکام کا انتخاب کیا۔ اور تمام امور مین اردشیر بن بابکان کا اقتدا کیا۔

اور پھر جو ملک سلطنت فارس سے نکل گیے تھے اونھین واپس لے لیا۔ چنانچہ سندھ۔ سندوست۔ رنج (جو نواحی بست مین ایک علاقہ کا نام ہے) زابلستان طخارستان پھر اوس کے قبضہ مین آگیے۔ اور اوس نے نازور قوم کے لوگون کو بہت مارا پیٹا۔ اور اوس نکے بقیہ لوگون کو نکال دیا۔

۱۵۵۔ شمالی قومون کی تاخت اور نوشیروان کا اونھین برباد کرنا اور آذربایجان مین بسانا۔

پھر ابخز۔ اور بنجر اور بلنجر اور لان قومین نوشیروان کے برخلاف اکھٹی ہوئین اور اوس کے ملک پر آئین۔ اور ارمینہ کے باشندون کے لوٹنے کے لیے چلین۔ یہان بالکل میدان تھا۔ کسریٰ نے اون کی کچھہ مزاحمت نہ کی۔ ہوتے ہوتے وہ اندر ملک مین گھس آئے۔ تب اوس نے فوج بھیجی۔ جس نے لڑکر اونھین بالکل برباد کردیا۔ اور دس ہزار آدمی گرفتار کرلیے۔ پھر ان قیدیون کو لاکر آذربایجان مین بسا دیا۔

۱۵۶۔ نوشیروان کے بیٹے نوشزاد کی بغاوت اور اوس کا فرو ہونا۔

نوشیروان کا ایک لڑکا نوشزاد نام تھا۔ وہ اوس کی اولاد مین سب سے بڑا تھا نوشیروان کو معلوم ہوا۔ کہ وہ زندیق ہے۔ اس لئے اوس نے جندی شاپور کو بھیجدیا۔ اور چند ایسے لوگ اوس کے ہمراہ کیے۔ کہ جن کی دیانت پر اوسے اعتماد تھا۔ تا کہ وہ اوس کے مذہب کی اصلاح کرین۔ اور اوسے ادب سکھاوین۔ چند روز بعد نوشیروان بیمار ہوا

اوراوسے باپ کے بیمار ہونے کی خبر پہونچی۔ نوشیروان اس وقت بلاد روم مین گیا ہوا تھا۔ نوشنزاد نے اپنے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا۔ اور قیدیون کو قیدخانہ سے رہا کردیا۔ اور اون کو اپنی معاونت پر مقرر کیا۔ اور بہت سے لچے بدمعاش اکٹھے کر لیے۔ جب یہ خبر مدائن مین پہونچی۔ تو اوسکے باپ کے نائب نے مدائن سے لشکر بھیجا۔ اور فوج نے جا کر نوشنزاد کو جندی شاپور مین محصور کیا۔ اور نوشیروان کے پاس خبر بھیجی۔ نوشیروان نے فوج کو لکھا۔ کہ اپنے کام مین کوشش کرین۔ اور بیٹے کو جس طرح ہو سکے گرفتار کرلین۔ محاصرہ اس سیلیے اوس پر خوب تنگ کیا گیا۔ اور فوج شہر مین گھس گئی اور بہت لوگون کو قتل کردیا۔ اور نوشزاد کو بھی گرفتار کرلیا۔

اُدہر اس شاہزادہ کے نانا داور رازی کو جب یہ خبر پہونچی۔ تو اوس نے بھی سر اُٹھایا اور سیستان کے عامل کے برخلاف بغاوت کی اور اوس سے لڑا۔ مگر اوس عامل نے اوسے شکست دی۔ اور اوسے شہر رخج مین پناہ گیر ہونا پڑا۔ پھر اوس نے کسریٰ کو معذرت آمیز عرضی لکھی۔ اور اوس سے کہا کہ جس کسی کو حکم ہو مین شہر حوالہ کردون چنانچہ اوس نے شہر حوالہ کردیا۔ اور اوس کو نوشیروان نے امن دیدی۔

۱۵۶۔ خاقان سیجیبو رکا حملہ کسریٰ پر اور ناکام لوٹنا فیروز پادشاہ نے صول اور لان کی طرف قلعہ بنائے تھے۔ اور اون سے اوس سرحد کی حفاظت کی تھی۔ پھر قباد نے اوسے اور بھی مستحکم کیا اور عمارت زیادہ کی۔ جب نوشیروان پادشاہ ہوا تو اوس نے صول اور جرجان کی طرف بہت کثرت سے قلعے بنائے اور تمام اوس ملک کی حفاظت کا استحکام کیا۔

اس وقت سیجیبو رخاقان نے بھی کسریٰ پر چڑہائی کی۔ اور اقوام خزر ابخز اور بلنجر کو بھی

اپنے ساتھ ملا لیا وہ بھی اوس کے مطیع ہو گیے۔ اور بہت کثرت سے لشکر لیکر آیا اور کسریٰ کو جزیہ دینے کے لیے لکھا۔ اور لکھا کہ اگر جزیہ نہ دیا تو تجھے خراب کر ڈالونگا مگر چونکہ وہ سمت نہایت محفوظ تھی۔ اور ارمینیہ کی سرحد پر بھی خوب بند و بست تھا اس لیے کسریٰ نے خاقان کی تحریر کا کچھہ جواب نہ دیا۔ اور اپنی تھوڑی ہی فوج کو اوس سمت کے لیے کافی سمجھا۔ اور اسی وجہ سے جب خاقان آیا۔ تو اوسکا کچھہ بھی نہ کر سکا اور خائب و خاسر یہان سے اوسے لوٹنا پڑا۔ یہ خاقان وہی ہی۔ کہ جس نے ہیاطلہ کے بادشاہ وزر کو قتل کیا اور اوسکی ملک سے بہت کچھہ مال و دولت لیگیا تھا

کسریٰ کے فتوحات رومیون پر

۱۵۸۔ منذر اور خالد کا جھگڑا اور کسریٰ کی فتوحات ملک شام مین اور شہر رومیہ کی آبادی۔

کسریٰ نوشیروان اور غطیانوس روم کے بادشاہ کے درمیان صلح تھی مگر ایک شخص خالد بن جبلہ کو بادشاہ روم نے شام کے عربون پر حاکم مقرر کیا تہا۔ اور منذر بن النعمان لخم کے ایک شخص کو کسریٰ نے عمان بحرین اور یمامہ سے طائف اور تمام حجاز پر عامل کر دیا تھا ان دونو عاملون مین جھگڑا ہوا۔ اور خالد نے نعمان کے ملک پر تاخت و تاراج کی۔ اور اوس کے آدمیون کو بہت قتل کیا اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لے گیا۔ کسریٰ نے غطیانوس کو لکھا۔ کہ با وجود اسکے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان صلح ہے۔ مگر خالد نے منذر کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ اب خالد سے وہ مال و اسباب جو وہ منذر کا لے گیا ہے واپس کرا دیجئے۔ اور جن لوگون کو اوس نے قتل کیا ہی اوس کی دیت اوس ہی دلا دیجئے۔ اور اس جھگڑے کا فیصلہ کرا دیجئے۔ اور اگر آپ اس باب مین توجہ نہ کرینگے تو ہماری اور آپ کی صلح نہ رہیگی۔ جب اس طرح کے خط

کسریٰ نے کئی ایک غطیانوس کو لکھے اور اوس نے اس تحریر کی کچھ پروا نہ کی تو کسریٰ
نے سامان درست کرکے روم پر چڑہائی کی - اور نوے ہزار سے زیادہ فوج لیکر غطیانوس پر
گیا - اور جزیرہ پر ہوکر اوس کا گزر ہوا - وہان اوس نے شہر دارا اور شہر رہا کو لے لیا -
اور دریا پار ہوکر شام مین پہونچا - اور منبج اور حلب اور انطاکیہ پر قبضہ کرلیا - یہ شہر شام مین
نہایت اچھے مقام تھے - اور فامیہ اور حمص اور کتنے ہی شہرون کو لے لیا - اور وہان
کے مال واسباب لوٹ لیے - اور شہر انطاکیہ کے آدمیون کو لونڈی غلام بنا لیا
اور اونہین سواد کے ملک مین لے آیا - اور اون کے واسطے طیسفون کے قریب
ایک شہر انطاکیہ کی طرز پر آباد کیا - اور اون کو وہان بسا دیا - اوسی شہر کو رومیہ کہا کرتے ہین
اور اس رومیہ کے متعلق پانچ طسوج یعنی ضلع کیے - جن کے نام یہ ہین طسوج النہروان الاعلے
طسوج النہروان الاوسط طسوج النہروان الاسفل طسوج بادرایا طسوج باکسایا - اور ان لونڈی
غلامون کے لیے جنہین وہ انطاکیہ سے لایا تہا تنخواہین مقرر کردین - اور اون کا نگران
ایک اہواز کے نصرانی کو ہی مقرر کیا - تاکہ دین کی موافقت کی وجہ سے وہ اوس سے
مانوس رہین - رہے باقی شام اور مصر کے شہر - سو اونہین غطیانوس نے کسریٰ کو
بہت روپیہ دیکر مول لے لیا - اور ہر سال اس امر کے عوض مین خراج دینا مقرر کیا
کہ نوشیروان پہر اوس کے ملک پر تاخت نہ کرے - چنانچہ رومی ہر سال اوسے
خراج برابر دیتے رہے -

۱۵۹ - نوشیروان کے فتوحات خزر مین اور ہیاطلہ اور ماوراء النہر بلخ تک اور رسول اللہ کی ولادت اوس کے عہد مین -

پہر نوشیروان روم سے خزر کی طرف چڑہا - اور
اونہین بہی خوب قتل کیا اور اون کا مال لوٹ
لایا - اور اپنی رعایا کا اون سے انتقام لیا

پہر یمین کا قصد کیا۔ اور وہان بہی قتل و تاراج کیا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور پہر قلہ سے ادہر وہان سے لیکر بحرین اور عمان تک ملک فتح کر لیا۔ اور نعمان بن المنذر کو حیرہ پر مقرر کر کے اوس کی بڑی تعظیم و توقیر کی۔ اور پہر ہیاطلہ کی طرف کوچ کیا۔ کہ اپنے دادا فیروز کا اون سے انتقام لے۔ اس سے پہلے ہی نوشیروان خاقان سے رشتہ مصاہرت کر چکا تھا۔ پہر نوشیروان ہیاطلہ کے ملک مین پہونچا۔ اور اون کے بادشاہ کو قتل کیا اور سارا شاہی خاندان نیست و نابود کر ڈالا۔ اور اوس سے بڑہکر آگے بلخ اور ماوراء النہر تک پہونچا۔ اور اوس کا لشکر فرغانہ مین جاکر مقیم ہوا۔ پہر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور بر جان پر چڑہائی کی۔ پہر وہان سے لوٹ کر یمن پر لشکر بہیجا۔ اور حبشیون کو قتل کر کے وہ ملک اون سے چہین لیا۔ اس نے کل اڑتالیس برس اور ایک روایت کے بموجب سینتالیس برس حکومت کی۔

رسول اللہ صلعم اسی کے اخیر زمانہ مین پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ عبداللہ بن عبدالمطلب رسول اللہ کے والد ماجد بہی اسکے جلوس کے ۲۴ سنہ مین پیدا ہوئے تہے۔ اور خود رسول اللہ صلعم ۴۲ سنہ مین تولد ہوئے تہے۔

۱۶۰۔ منذر ابن منذر اور نعمان ابن اسود اور ابویعفر اور منذر ابن امرء القیس اور عمرو بن المنذر کی بادشاہی

ہشام ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ شاہان فارس کی طرف سے اسود ابن منذر کے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر ابن نعمان عرب کا حاکم ہوا۔ اور سات برس حکومت کی پہر اوسکے بعد نعمان ابن الاسود چار سال حکومت کرتا رہا۔ پہر اوسکے بعد ابویعفر بن علقمہ ابن مالک ابن عدی اللخمی تین برس حاکم رہا۔ پہر منذر ابن امرء القیس الکندی ہوا۔ جس کا لقب ذوالقرنین (دو کاکلون والا) اس سبب سے تہا کہ اوسکی دو کاکلین تہین اور اسکی ماں کو ماء السما

کہتے تھے - اور اوس کا نام تھا ماویہ بنت عمرو بن جشم بن النمر بن قاسط - اس نے انچاس برس بادشاہی کی - پھر اوسکے بعد عمرو بن المنذر سولہ برس بادشاہ رہا - اس کی حکومت کے آٹھ برس اور آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے - اسوقت نوشیروان کی حکومت تھی اور اسی سال ابرہہ ہاتھی اور فوج لیکر مکہ پر آیا تھا -

۱۷۱ - نوشیروان کی فوج کی تاخت سرآندیپ پر اور اوس کے عدل کی ایک کہانی - پھر جب یمن کا ملک کسریٰ کے مطیع ہو گیا تو اوس نے بلاد ہند کے جزیرہ سرآندیپ پر جو جواہرات کا ملک ہے اپنے ایک سپہ سالار کو بہت لشکر دیکر روانہ کیا - اوس سپہ سالار نے اوس کے بادشاہ سے لڑکر اوسے قتل کر دیا - اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا - اور وہاں سے کسریٰ کے پاس بہت مال و اسباب اور کثرت سے جواہر لے گیا -

بلاد فرس مین پہلے شغال نہ تھے - کسریٰ نوشیروان کے زمانہ مین ترکون کے ملک سے یہ فارس مین آئے کسریٰ کو یہ بہت ناگوار گزرا - اور موبد موبدان کو بلایا - اور اوس سے کہا - کہ یہ درندے ہمنے سنا ہے کہ ہمارے ملک مین آئے ہین - اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے - اس کا کیا بندوبست کیا جاوے - موبد موبدان نے کہا - کہ مین نے اپنے فقہا سے سنا ہے وہ کہا کرتے ہین - کہ جب کسی ملک مین عدل سے ظلم کا پلہ بھاری ہو - اور وہان لوگ ظلم کرتے ہون - تو اوس ملک پر دشمنون کے حملے ہوا کرتے ہین - اور ایسی ہی بلائین اوس پر آتی رہتی ہین - کہ جنہین وہ لوگ پسند نہین کرتے - اسی مین کسریٰ کو خبر آئی - کہ ترکون کے چند لوگ مجتمع ہو کر اوس کی سرحد پر چڑھ آئے ہین - اس لیے اوس نے وزرا اور عمال کو حکم دیا - کہ عدل سے سر مو تجاوز نہ کرین - اور ہر کام مین عدل و انصاف کو ملحوظ رکھین - جب اس حکم کے مطابق

تعمیل ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے ملک سے بغیر لڑائی کے ہی اوسکے دشمنوں کو پھیر دیا۔ اور لڑائی کرنا ہی نہ پڑی۔

نوشیروان کے معاملات ارمینہ اور آذربائیجان میں

١٦٢ - ارمینہ پر نوشیروان کا قبضہ اور شابران سقط باب الابواب سغدبیل باب اللان اردبیل کا آباد کرنا۔

ارمینہ اور آذربائیجان کا کچھہ حصہ تو رومیون کے کے قبضہ مین تھا۔ اور کچھہ حصہ خزرون کے دخل مین تھا۔ اور اسواسطے قباد نے اس سمت مین ایک دیوار بنوادی تھی۔ کہ اوس سے دشمن کی روک ہوتی رہی۔ جب وہ مرگیا اور بیٹا پادشاہ ہوا۔ اور اوس کی حکومت قوی ہوگئی تو وہ فرغانہ اور برجان کو گیا۔ پھر جب وہان سے لوٹ کر آیا تو اوس نے شہر شابران شہر سقط اور شہر باب الابواب آباد کیا۔ اس کا نام باب الابواب اس وجہہ سے رکھا۔ کہ یہ شہر پہاڑ کی گھاٹیون اور راستون مین لیتا ہے۔ اور جن لوگون کو اوس نے یہان آباد کیا۔ اون کا نام سیاسگین رکھا۔ اور ان شہرون کے سوا اور شہر بہی بسائے۔ اور اس باب الابواب کے ہر دروازے کے واسطے ایک ایک قصر سنگین بنایا۔ اور خزران کے ملک مین شہر سغدبیل بسایا۔ اور اوسمین سغد اور اہل فارس کو آباد کیا۔ اور باب اللان کو بہی آباد کیا۔ اور ارمینہ مین سے جو علاقہ رومیون کے قبضہ مین تہا وہ سب اون سے چھین لیا۔ اور شہر اردبیل بسایا۔ اور کتنے ہی قلعے بنائے۔

١٦٣ - ترکستان اور فارس کے درمیان نوشیروان کا دیوار بنوانا

اور خاقان ترک کو خطوط لکھے اور اوس سے صلح کر لی اور اوس کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور اپنی بیٹی اوسے

دی - لیکن درحقیقت وہ لڑکی جو کسریٰ نے خاقان کو بھیجی تھی وہ اوسکی بیٹی نہ تھی
بلکہ ایک لڑکی تھی جو اوس کی کسی عورت نے لیکر پال لی تھی - اور ایک روایت یہ بھی
ہے - کہ وہ اوس کی بیٹی ہی تھی - مگر ترکون کے پادشاہ نے اپنی بیٹی ہی دی تھی -
اور یہ دونو آئے اور ایک دوست سے ملاقات کی - نوشیروان نے اپنے معتبرون
مین سے چند آدمیون کو مقرر کیا کہ ترکون کے لشکر کے ایک سمت مین گھس جائین
اور وہان آگ لگا دین - تب اونھون نے ایسا کیا - تو خاقان نے اس کی شکایت
کی - نوشیروان نے کہا - اس بات کا مجھکو علم نہین - چند روز کے بعد پھر نوشیروان
نے ایسا ہی کیا - اس سے ترکون کا پادشاہ ناراض ہوا - مگر نوشیروان نے رفق و ملاطفت
کے ساتھ اوسے ٹال دیا - اور عذر کر بھیجا - پھر نوشیروان نے اپنے لشکر کے ایک سمت
مین آگ لگوا دی - جہان کچھ گھاس کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے - جب صبح ہوئی تو خاقان نے
نوشیروان سے اس کی شکایت کی - اور کہا - کہ تو نے جو مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی
اوس کا بدلہ بھی تو نے کر دکھایا خاقان نے قسم کھائی - کہ مین نے تو ایسا نہین کیا ہے
مجھے اس کا کچھ علم نہین ہے -

اس پر نوشیروان نے اوس سے کہلا بھیجا - کہ ہمارے اور آپ کے لشکرون کو ہماری
آپ کی صلح ناگوار گزری ہے کیونکہ صلح کے زمانہ مین نہ تو اون کو بڑی بڑی تنخواہین ملتی ہین
اور نہ لوٹ کے مال ملتے ہین - اور اسی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لشکرون کے
لوگ کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ و فساد نہ کر بیٹھین جس سے ہمارے آپ کے دلون مین رنج
پیدا ہو جائے اور پھر ہم پہلی سی ہی عداوت کرنے لگین - اس لئے اگر آپ اجازت دین
تو مین آپ کے اور اپنے ملک کے درمیان ایک دیوار بنوا دون - اور اوسمین دروازے

لگا دے جائیں۔ کہ وہی شخص ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر آئے جائے جسے ہیں اور آپ آنے جانے کی اجازت دیں۔ خاقان نے اس بات کو قبول کرلیا۔ اس واسطے نوشیروان نے ایک دیوار بنوائی جو سمندر سے پہاڑ کی چوٹیوں تک چلی گئی۔ اور اوس دیوار میں آہنی دروازے لگوائے اور اون پر دربان مقرر کیے۔ کسی نے خاقان سے یہ بہی کہا تھا۔ کہ نوشیروان نے تجھے دغا دی۔ اور تجھے اپنی بیٹی نہیں دی ہے اور اپنے ملک کی بہی تجھ سے حفاظت کرلی ہے۔ مگر باوجود اس کے خاقان نوشیروان کا کچھہ بہی نہ کرسکا اور خاموش رہنا پڑا۔

اور نوشیروان نے چاروں طرف سردار مقرر کردئے تھے۔ اون میں سے صاحب السریر اور فیلان شاہ اور کردسقط وغیرہ تھے۔ پہر اریبنہ اس وقت سے ظہور اسلام تک برابر اہل فارس کے قبضہ میں رہا۔ اوس وقت کتنے ہی سیاسجین یا سیاسگین نے اپنے قلعوں اور شہروں کو چہوڑ دیا تھا۔ اور وہ مقامات خراب و ویران ہوگئے تھے۔ اور رومی اور خزر لوگوں نے اون پر قبضہ کرلیا تھا۔ پہر اس حالت میں اسلام کا ظہور ہوا۔

واقعہ فیل

۱۶۴۔ ابرہہ کا صنعا میں قلیس بنوانا اور خانہ کعبہ کو گرانے کے ارادہ سے روانہ ہونا۔

جب ابرہہ کی حکومت کو یمن میں ایک مدت ہوگئی۔ اور اوسے وہاں خوب استقلال ہوگیا۔ تو اوس نے وہاں صنعا میں قلیس بنوایا۔ جو ایک کنیسہ ہے جس کے مثل کہیں اوس زمانہ میں نظر نہیں آتا تھا۔ پہر اوس نے نجاشی کو لکھا۔ کہ میں نے تیرے واسطے ایسا ایک کنیسہ بنوایا ہے کہ جس کا کہیں نظیر نہیں ہے اور اسی پر میں قناعت

نہیت کر دونگا۔ بلکہ عرب کے حجاج کا بہین اسی کو زیارت گاہ بنا دونگا۔ جب اس بات کی عربون مین شہرت ہوئی تو نساۃ کے بنی فقیم قبیلہ کے ایک شخص کو غصہ آیا۔ اور وہان کنیسہ مین آکر ہگ گیا۔ اور پہر اپنے لوگون مین چلا گیا۔ اس بات کی ابرہہ کو خبر دی گئی۔ اور لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ یہ کام مکہ کے اوس خاندان کا ہے جن کے پاس لوگ حج کو جایا کرتے ہین۔ اونہون نے جب سنا۔ کہ حجاج کے لیے یہ مقام مزار بنایا جائیگا۔ تو اونہین غصہ آگیا۔ اور یہ حرکت یہان کر گیے۔

اس سے ابرہہ کو نہایت غصہ آیا۔ اور قسم کہائی۔ کہ مین کعبہ کو جاونگا۔ اور اوسے منہدم کر دونگا۔ اور حبشیون کو تیار کر کے وہان سے روانہ ہوا۔ اور ایک ہاتہی بہی محمود نام اوس کے ساتہ تہا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ اوس کے ساتہ تیرہ ہاتی تہے جو محمود کے پیچہے پیچہے چلتے تہے۔ مگر اللہ سبحانہ تعالی نے فیل بصیغہ واحد بیان کیا ہے۔ اوس سے مطلب بڑے ہاتی محمود سے ہے۔ ہاتیون کی تعداد کی نسبت مختلف روایتین ہین۔

۱۶۵۔ ذو نفر اور نفیل کا تعرض راستہ مین اور ابو رغال جب ابرہہ روانہ ہوا۔ تو عربون نے سنکر اوس پر جہاد کرنا ضروری سمجہا اور اشراف یمن مین سے ایک شخص ذو نفر نام اوس کے آگے آیا۔ اور لڑائی مین شکست کہا کر پکڑا گیا۔ ابرہہ نے چاہا کہ اوسے قتل کر دے مگر غالباً اس مہم کے انجام دے لینے تک) اوسے قید رکہہ چہوڑا۔ پہر آگے بڑہا تو راستہ مین ایک اور شخص نفیل بن حبیب الخثعمی نکل کر اوس سے لڑا۔ اور شکست کہا کر پکڑا گیا۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ جب ہوتے ہوتے ابرہہ طائف مین آیا۔ تو ثقیف نے اوسے اپنا ایک شخص ابو رغال راستہ بتانے

کے واسطے پہراہی مین دیا۔ جب یہ مغمس مین آیا تو وہان مرگیا۔ اوس جگہہ یہ لوگ ابو رغال کی قبر پر پتہر مارا کرتے ہین۔ یہ اسی شخص کی قبر ہے۔ جس پر [illegible] رتے جاتے ہین۔

۱۶۶- اسود کا مکہ والون کے اونٹ لیجانا اور صالحہ کا عبدالمطلب کے پاس آنا -

پہر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف بہیجا۔ اور وہ وہان کے لوگون کے اونٹ وغیرہ پکڑ لے گیا۔ اور انہین کے ساتھ عبدالمطلب بن ہاشم کے بہی دو سو اونٹ لے گیا۔ پہر ابرہہ نے ایک اور شخص حناط الحمیری کو مکہ کو بہیجا۔ اور کہا قریش کے سردار سے کہو۔ کہ مین تم سے لڑنے کے لیے نہین آیا ہون۔ مین آیا ہون۔ کہ صرف بیت کو گرا دون۔ اگر تم اس کے گرانے مین میری مزاحمت نہ کروگے تو مین تم سے کچہہ نہ کہون گا۔ جب یہ بات اوس نے عبدالمطلب سے کہی۔ تو اونہون نے کہا۔ واللہ ہم اوس سے لڑنا نہین چاہتے ہین۔ یہ تو بیت اللہ اور بیت ابراہیم الخلیل ہے اگر خدا کو اوس کی حفاظت منظور ہوگی۔ تو وہ آپ اوس کی حفاظت کرے گا وہ اوس کا گہر اور اوس کا حرم ہے۔ اور اگر اوسے یہ منظور نہین تو ہم مین اوس کے بچاو کی کچہہ طاقت نہین ہے۔

۱۶۷- عبدالمطلب کا ذو نفر اور انیس کی سفارش سے ابرہہ کے پاس جانا اور اوس سے صرف اونٹ مانگنا اور خانہ کعبہ کے لیے کچہہ نہ کہنا

اس پر حناطہ نے اون سے کہا۔ تو میرے ساتہہ بادشاہ پاس چلو اس واسطے عبدالمطلب اوسکے ساتہہ گیے۔ اور بادشاہ کے لشکر مین پہونچے۔ اور وہان جا کر ذی نفر کا پتا پوچہا۔ جو اون کا دوست تہا۔ لوگون نے بتا دیا کہ وہ فلان جگہہ محبس مین ہے عبدالمطلب نے اوس سے پوچہا۔ کہ اس معاملہ مین

تو ہماری کچھہ مدد کرسکتا ہے - اوس نے کہا - ایک قیدی کیا مدد کرسکتا ہے - جو ایک
پادشاہ کے ہاتھہ مین مقید ہے جب چاہے وہ اوسے مار ڈالے - ہان البتہ انیس
جو ہاتہیون کا سردار ہے - وہ میرا دوست ہے . اوس سے مین کچھہ کہتا ہون - اور
تیرے درجہ کا حال بیان کرتا ہون - اور اوس سے درخواست کرتا ہون - کہ وہ تجھے
پادشاہ تک پہونچا دے - اور جو تو چاہتا ہے وہ اوس سے کہہ لے اور اگر ممکن ہو تو
تیری کسی قدر سفارش کردے - عبد المطلب نے کہا بس اتنا ہی کافی ہے - اوس نے
انیس کو بلایا جب وہ آیا تو اوس سے عبد المطلب کی سفارش کی - اور کہا - کہ یہ قریش
کا سردار ہے - انیس نے ابرہہ سے ذکر کیا اور کہا کہ یہ قریش کا سردار ہے - اور تجھسے
ملنا چاہتا ہے - ابرہہ نے اونہین اپنے پاس بلالیا -

عبد المطلب ایک بڑے توانا اور خوبصورت جوان تھے - جب ابرہہ نے
دیکھا تو اوس کے دل مین اون کی عظمت بیٹھہ گئی - اور اوس نے اون کی تعظیم کی -
اور تخت سے اتر پڑا - اور فرش پر اون کے ساتھہ آکر بیٹھہ گیا اور اپنے برابر اونہین بٹھا
لیا - اور ترجمان سے کہا - کہ پوچھو آپ کیا چاہتے ہین - ترجمان نے اون سے پوچھا
تو عبد المطلب نے کہا - مین چاہتا ہون - کہ میرے دو سو اونٹ جو لے لئے ہین
وہ واپس دلائے جائین - ابرہہ نے ترجمان سے کہا - ان سے کہدو - کہ مین نے
آپ کی صورت جب دیکھی تھی تو آپ کو بہت اچھا سمجھا تھا - لیکن جب آپ سے میری
بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی طرف سے میرے دل مین تھی وہ جاتی رہی
آپ نے اپنے اونٹون کا مجھہ سے سوال کیا - اور جو آپ کا اور آپ کے آبا واجداد کا
دین ہے اوسکا کچھہ سوال نہ کیا جسکے گرانے کے لیے مین آیا ہون عبد المطلب نے کہا - مین تو

اونٹون کا مالک ہون۔ اور اس بیت کا مالک پروردگار ہے۔ وہ اوس کی خود حفاظت کریگا۔ ابرہہ نے کہا۔ وہ تو مجھ سے اوس کی حفاظت نہ کرے گا۔ اور حکم دیا۔ کہ ان کے اونٹ دلائے جائین۔

جب اونہون نے اونٹ لے لیے۔ تو اون کے گلے مین جوتیان ڈالین اور اون کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم مین چھوڑ دیا کہ اون مین سے کچھ کھو جائے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجائے۔

۱۶۸ - عبد المطلب کی مناجات اور قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا۔

جب عبد المطلب قریش کی طرف لوٹ کر آئے۔ تو اونہین اس معاملہ کی خبر دی۔ اور اون سے کہا۔ کہ مکہ سے نکلکر چلے جائین۔ اور حبش کے ظلم کے خوف سے پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپین پھر عبد المطلب کعبہ کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوئے اور چند اور لوگ بھی قریش کے اونکے ساتھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور ابرہہ کے مقابلہ مین اوس سے مدد چاہی۔ اور عبد المطلب نے حلقۂ باب کعبہ کو پکڑے پکڑے یہ مناجات کی ہے

یَا رَبِّ لَا اَرْجُوْ لَهُمْ سِوَاكَا	یَا رَبِّ فَامْنَعْ مِنْهُمْ حِمَاكَا
اے پروردگار مجھکو تیرے سوا اونکے لئے اور کسی سے کچھ امید نہین۔	تو ہی اے پروردگار اپنی چیز کو اون حبشیون سے بچا
اِنَّ عَدُوَّ الْبَيْتِ مَنْ عَادَاكَا	اِمْنَعْهُمْ اَنْ يُّخَرِّبُوْا فِنَاكَا
بیت کا دشمن وہی شخص ہے جو تیرا دشمن ہے	اس لیے تو اونہین روک کہ وہ تیری صحن کو خراب نہ کرین
اور یہ بھی مناجات کی ہے	
لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ	رَحْلَهٗ فَامْنَعْ رِحَالَكْ
اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کر	

لا یغلبنّ صلیبهم ‏ ‏ ‏ ‏ ومحالهم ابدًا محالك

ایسا ہرگز نہ کر کہ اون کی صلیب غالب ہوجائے۔ اور اون کی قوت تیری قوت پر بہی غالب آجائے

ولئن فعلت فانّه ‏ ‏ ‏ ‏ امر تتم به فعالك

اور اگر تو نے ایسا کر دیا۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایسا کام ہے۔ جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہین

انت الّذی ان جاء باغ ‏ ‏ ‏ ‏ نرتجیك له فذالك

توہی وہ شخص ہے کہ اگر کوئی باغی آئے تو اوسکے دفع کی ہم تجہسے ہی امید کرسکتے ہین چنانچہ ایساہی وقت ہے

فالموا بجوو اسوی ‏ ‏ ‏ ‏ نخزی وتهلکهم هنالك

اونہین ذلت وخواری کے سوا اور کچہہ نہین ملا۔ تو اونہین وہین ہلاک کرڈال ؞ ؞ ؞

لم اسمع بقوم ما ارذ ‏ ‏ ‏ ‏ جس منهم یبغوا قتالك

مین نے اون سے زیادہ اخبث کبہی کسی کو نہین سنا۔ اندہیر تو دیکہو وہ تجہسے لڑنا چاہتے ہین تعجب ہے

جرّوا جموع بلادهم ‏ ‏ ‏ ‏ والفیل کی یسبوا عیالك

اور اپنے ملک کے لوگون کو اور ہاتیون کو یہان لے آئے ہین۔ کہ تیرے عیال کو لونڈی غلام بنا کر لیجائین

عمدوا حماك بکیدهم ‏ ‏ ‏ ‏ جهلًا وما رقبوا جلالك

اونہون نے از راہ جہالت تیرے ننگ وناموس کی تخریب کا ارادہ کیا ہے۔ اور تیرے جلال کا کچہہ اندیشہ نہ کیا

ان کنت تارکهم ‏ ‏ ‏ ‏ وکعبتنا فامر بدالك

اگر تو اونہین اور ہمارے کعبہ کو چہوڑ دیگا کہ جو چاہین وہ اوسکے ساتہہ کرین تو یہ بات ہوگی وہ تجہپر ظاہر ہے

پہر عبد المطلب نے باب کعبہ کے حلقہ کو چہوڑ دیا۔ اور وہ اور اون کے ساتہی قریش پہاڑون کی گہاٹیون مین جا چہپے اور انتظار کرنے لگے۔ کہ جب ابرہہ مکہ مین آئے تو دیکہین کہ کیا کرتا ہے۔

۱۶۹- ابرہہ کی اور اوسکے لشکر کی تباہی اور نفیل کے اشعار

جب صبح ہوئی تو ابرہہ نے مکہ مین جانے کی تیاری کی اور اپنے ہاتی کو جس کا نام محمود تھا تیار کیا۔ اور ابرہہ کا کامل ارادہ ہوگیا کہ بیت کو گرادے اور یمن کو لوٹ جاے۔ جب اونہون نے ہاتی کو سیدہا کیا۔ تو نفیل بن حبیب الخثعمی آگے آیا۔ اور اوس کے کان پکڑے۔ اور کہا محمود لوٹ جا۔ جہان سے تو آیا ہے وہین تیرا لوٹنا اچہا ہے۔ یہ اللہ کا شہر اور حرم ہے پہر اوس کے کان چہوڑ دیئے۔ ہاتی اس پر زمین پر پڑ گیا۔ اور نفیل کو مکہ پر اون کا جانا بہت ناگوار ہوا۔ اور پہاڑون پر چلا گیا۔ اون لوگون نے ہاتی کو مارا۔ مگر وہ آگے نہ بڑہا۔ لیکن جب یمن کی طرف کو چلایا۔ تو کہڑا ہو گیا۔ اور دوڑ چلا۔ شام کی طرف چلایا تو بہی چلا مشرق کو چلایا تو بہی اسی طرح چلا۔ پہر جب مکہ کو چلایا تو پہر زمین پر گر گیا۔

پہر اللہ تعالی نے پرندون کے غول سمندر سے بہیجے۔ جو خطاف دیا پرستو یعنی ابابیل) کی طرح کے جانور تہے ہر ایک پرندہ کے پاس تین تین پتہر تہے۔ ایک چونچ مین اور دو پنجون مین۔ وہ پتہر اونہون نے اونکے مارے یہ پتہر اتنے اتنے بڑے تھے جتنا بڑا چنے کا یا مسور کا دانہ ہوتا ہے۔ اور پتہر جس کے لگتا وہ مر جاتا تہا۔

پہر اللہ تعالی نے اون پر سیل بہیجا۔ جس نے اونہین لیجا کر سمندر مین ڈالدیا۔ اور جو بچ گیے وہ ابرہہ کے ساتہہ بہاگے اور جدہر سے آئے تہے اوس راستہ پر دوڑ چلے۔ اور نفیل کو پکارنے لگے۔ کہ اون کو یمن کا راستہ بتلائے یہ دیکھکر نفیل نے جب اللہ تعالیٰ کا یہ عذاب اون پر دیکھا تو کہا۔

وَالْاَشْرَمُ الْمَغْلُوْبُ غَیْرُ الْغَالِبِ	اَیْنَ الْمَفَرُّ وَالْاِلٰہُ الطَّالِبُ

اب کہان بہاگے جاتے ہو خدا اس وقت تمہین ڈہونڈ رہا ہے۔ اور اشرم مغلوب ہے غالب نہین ہے

اور یہ بھی اوسی نے کہا ہے۔

اَلَا حُیِّیْتِ عَنَّا یَا رُدَیْنَا ۔۔۔ نُعِمْنَا کُمْ مَعَ الْاِصْبَاحِ عَیْنَا

اے ردینا جو شاعر کی عورت کا نام معلوم ہوتا ہے اتو نے ہمیں سلام کیوں نہ کہلا بھیجا ہمنے صبح کے وقت کہا تھا انعم اللّٰہ بکم عیناً یعنی اللہ تعالی تمہاری آنکھیں

اَتَانَا قَابِسٌ مِنْکُمْ عِشَاءً ۔۔۔ فَلَمْ نَقْدِرْ لِقَابِسِکُمْ لَدَیْنَا

تمہارا آگ مانگنے والا ہمارے پاس عشا کے وقت آیا تھا۔ مگر ہمکو اتنی قدرت نہ ہوئی۔ کہ تمہاری آگ مانگنے والے کا ہم مدعا پورا کرتے

رُدَیْنَۃُ لَوْ رَاَیْتِ وَلَا تَرَیْہِ ۔۔۔ لَدٰی جَنْبِ الْمُحَصَّبِ مَا رَاَیْنَا

اے ردینا جو کچھ کہ ہم نے جنب المحصب کے مقام میں دیکھا اگر تو اوسے دیکھتی جس کا دیکھنا بڑا مشکل کام تھا۔

اِذًا لَعَذَرْتِنِیْ وَحَمِدْتِ رَاْئِیْ ۔۔۔ وَلَمْ تَاْسِیْ لِمَا قَدْ فَاتَ بَیْنَا

تو تو مجھے معذور سمجھتی اور میری راے کی تعریف کرتی۔ اور جو کچھ ہمارے درمیان گذر گیا اوس پر افسوس نہ کرتی۔

حَمِدْتُ اللّٰہَ اِذْ عَایَنْتُ طَیْرًا ۔۔۔ وَخِفْتُ حِجَارَۃً تُلْقٰی عَلَیْنَا

جبکہ میں نے پرندوں کو دیکھا تو اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ اور مجھے خوف ہوا کہ پتھر کہیں ہم پر تو نہیں گر پڑے

وَکُلُّ الْقَوْمِ یَسْئَلُ عَنْ نُفَیْلٍ ۔۔۔ کَاَنَّ عَلَیَّ لِلْحُبْشَانِ دَیْنَا

اور سب لوگ اون حبشیوں کے نفیل نفیل پوچھتے تھے (کہ راستہ بتادے) گو یا کہ حبشیونکا مجھپر قرض چاہیئے تھا۔

غرض جب وہ نکلے تو جہاں پانی دیکھتے وہاں گرجاتے تھے۔ اور ابرہہ کے جسم میں بھی اوسکا اثر ہوا۔ جس سے اوسکے بدن کے ایک ایک عضو ہوکر گرنے لگے۔ اور رفتہ رفتہ صنعا تک اوسے لائے۔ یہاں وہ ایک مرغ کے بچے کی طرح ہوگیا تھا۔ اور مرنے سے پہلے ہی اوس کا سینہ چر گیا اور دل نکل پڑا تھا۔

۱۷۰ - **یمن میں یکسوم کی پادشاہی** جب ابرہہ مرگیا۔ تو اوسکے بعد اوس کا بیٹا یکسوم پادشاہ ہوا۔ اور ابرہہ کو ابو یکسوم کہتے تھے۔ اور حمیروں کو اوس نے ذلیل و خوار کیا۔ اور یمن

اوس کا تابع ہوگیا۔اور حبشیون نے اون کی عورتین گھرون مین ڈال لین۔ اور مردون کو مار ڈالا۔ اور اون کے بیٹون کو اپنے اور عربون کے درمیان ترجمان مقرر کیا۔

۱۷۱۔عبدالمطلب اور ابو مسعود ثقفی کا حبشیون کے جواہر اور سونا لیتا اور عربون مین قریش کے اہل اللہ ہونے کی شہرت اور چیچک وغیرہ کی نسبت عرب کے خیالات۔

جب اللہ تعالیٰ نے حبشیون کو ہلاک کر دیا۔ اور اون کا پادشاہ اور جو بہراہی بچے وہ لوٹ گئے اور عبدالمطلب صبح ہی صبح پہاڑ پر سے اُتر کر آئے۔ کہ دیکھین حبشی کیا کر رہے ہین۔ اس وقت اون کے ساتھ ابو مسعود ثقفی بھی تہا۔ تو اون دونو نے آدمیون کے چلنے پہرنے کی کوئی آہٹ نہ سنی۔ اس واسطے عبدالمطلب حبشیون کے لشکر مین گیے دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ لوگ تو مرے پڑے ہین۔ پہر عبدالمطلب نے دو گڑہے کہدوائے اور اون مین جو سونا اور جواہرات اون کے اور ابو مسعود کے تہے اونہین بہروادیا اور لوگون مین جا کر ندا کی۔ جس سے وہ لوٹ کر آئے۔ اور جو کچھ ان دونون نے چیزین لے لی تھین اون سے جو باقی بچ رہی تہین وہ اونہون نے آکر لے لین اس سے عبدالمطلب خوب مالدار ہوگیے۔ اور اپنی اخیر عمر تک خوب تونگر رہے۔ پہر اللہ تعالیٰ نے سیل بہیجا۔ اور ادسمین ہوکر حبشیون کی لاشین سمندر مین چلی گئین۔ اکثر اہل سیر نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ کہسرا اور چیچک عرب کے ملک مین اسی سال کے بعد سے دکھائی دی ہے۔ اور ایسے ہی یہ بہی اونہون نے لکھا ہے کہ عشر (آگ کا درخت) رائے درمنہ (حرمیتہ) بہی عرب مین پہلے نہ تھا یہ درخت بہی اسی سال کے بعد ہوئے ہین۔ لیکن یہ ایسی باتین ہین۔ کہ جن کی کچھ سند نہین۔ یہ امراض اور اشجار قبل فیل کے بہی اوس زمانہ سے وہان موجود تہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تھا۔

غرض جب اللہ تعالیٰ نے کعبہ سے حبشیون کو پھیر دیا۔ اور اون پر یہ مصائب نازل ہوئین تو عربون کے نزدیک قریش کا بڑا درجہ ہو گیا۔ اور اون مین شہرت ہو گئی۔ کہ وہ اہل اللہ ہین۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونکے عوض اون کے دشمنون کو مارا ہے۔

پھر یکسوم بھی مر گیا۔ اور اوس کے بعد اوسکا بھائی مسروق بادشاہ ہوا۔

حبشیون کا یمن سے اخراج اور حمیرون کی مکرر بادشاہی

۱۷۲۔ مسروق کی یمن مین بادشاہی اور سیف کا کسریٰ کے پاس مدد کے لیے جانا۔

جب یکسوم مر گیا۔ تو اوس کا بھائی مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہی شخص ہے جسے دہبز رنے آکر قتل کیا ہے۔ جب یمن والون پر حبشیون کی طرف سے بڑی سختی ہوئی۔ تو سیف بن ذی یزن یمن سے نکلا۔ جس کی کنیت ابو مرہ اور ایک روایت مین ہے کہ ذی یزن ابو مرہ تھی۔ اور رفتہ رفتہ وہ قیصر کے پاس پہونچا۔ اور کسریٰ کے پاس اس واسطے نہ گیا۔ کہ اوس نے اوسکے باپ کے ساتھ نصرت دینے مین لیت ولعل کیا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ کسریٰ نوشیروان کے پاس اوس وقت گیا تھا جب کہ اوس کی عورت حبشیون نے چھین لی تھی۔ اور کسریٰ سے اوس نے حبشیون کے مقابلہ مین مدد مانگی تھی۔ کسریٰ نے اوس سے وعدہ بھی کیا تھا۔ اس وعدہ کے سبب سے وہ وہان ٹھہرا۔ اور اسی انتظار مین کسریٰ کے دروازہ پر ہی مر گیا۔ اس زمانہ مین اوس کا بیٹا سیف اپنی مان کے پاس ابرہہ کے سایہ مین پرورش پاتا تھا۔ اور یہ جانتا تھا کہ ابرہہ ہی اوسکا باپ ہے ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی۔ اور اوس کے

باپ کو بھی برا بھلا کہا - توسیف نے اپنی ماں سے جا کر اپنے باپ کا حال پوچھا تب اوس نے بہت گفتگو کے بعد اوسے اصل حقیقت سے آگاہ کیا - پھر بھی سیف ایک مدت تک وہین رہا - اور اسی مین ابرہہ اور یکسوم مر گئے -

پھر وہ قیصر کے پاس گیا - مگر روم کے بادشاہ نے چونکہ وہ حبشیون کے ہم مذہب تھے اوسے مدد دینا پسند نہ کیا - اس لیے وہ کسریٰ کے پاس آیا - اور ایک روز اوسکی سواری کے سامنے آ کھڑا ہوا - اور عرض کیا - کہ تیرے پاس میری میراث ہے کسریٰ نے اپنے دربار مین جا کر اوسے بلایا - اور پوچھا کہ تو کون ہے - اور کیسی تیری میراث ہے - سیف نے کہا - مین اوس شیخ یمانی کا بیٹا ہون جس سے تو نے نصرت کا وعدہ کیا تھا - اور وہ اس وعدہ کے ایفا کے انتظار مین تیرے دروازہ پر ہی مر گیا - یہ وعدہ میرا حق ہے اور وہ ہی میری میراث ہے - اس پر کسریٰ کے دل مین رحم آ گیا - اور کہا تیرا ملک بہت دور ہے - اور کچھ ایسی زرخیز جگہ بھی نہین ہے اور راستہ بڑا خراب ہے اور پھر اوسے کچھ درہم بھی عطا کیے - لیکن جب یہ دربار سے لوٹا تو اس نے وہ درہم نثار کر دیے - اور لوگون نے لوٹ لیے - کسریٰ نے جب سنا تو اس سے پوچھا - کہ تو نے ایسا کیون کیا - سیف نے کہا - مین یہان روپیہ پیسا لینے کو نہین آیا ہون - مین تو یہان سے (سپاہ کے) آدمی لینے کو آیا ہون اور اسواسطے آیا ہون - کہ بادشاہ مجھے ذلت و خواری سے بچا دے - میرے یہان سونے چاندی کے پہاڑ کھڑے ہین - مین سونے چاندی کو لیکر کیا کرونگا کسریٰ کو اس سے بڑا تعجب ہوا - اور دل مین کہا - کہ یہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بھی بڑھکر یہ اپنے ملک کے حال سے واقف ہے -

۱۷۳۔ کسریٰ کا سیف بن ذی یزن کے ساتھ وہزر کو بھیجنا۔

پھر کسریٰ نے اوس کے ساتھ لشکر بھیجنے مین اپنے وزرا سے مشورہ لیا۔ موبد موبدان نے کہا۔ اے پادشاہ یہ لڑکا تیرے یہان آیا ہے اور اس کا باپ بھی تیرے دروازے پر مر گیا ہے اس سیلیے اوس کا حق ہے۔ اور تو نے اوس سی پہلے نصرت کا بھی وعدہ کیا تھا۔ تیرے قیدخانہ مین بہت جوان مرد اور بہادر لوگ قید پڑے ہین۔ اگر اون لوگون کو اوسکے ساتھ بھیجدیا جائے تو بہت اچھا ہے کیونکہ اگر اونکی فتح ہوگی تو وہ پادشاہ کی فتح ہوگی اور اگر وہ مارے گئے تو پادشاہ کو بھی اون سے کھٹکا جاتا رہیگا۔ اور اوس کے ملک والون کو چین ہو جائیگا۔ کسریٰ نے کہا بیشک یہ بات بہت اچھی ہے۔ اسواسطے اوس نے قیدیون کو شمار کرایا تو آٹھ سو آدمی وہان جانے کے لایق نکلے۔ پھر اوس نے اپنے سردارون مین سے اون پر ایک سردار مقرر کیا جس کا نام وہزر تھا۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ یہ شخص بھی قیدیون ہی مین سے تھا۔ کسریٰ اوس سے کچھ ناراض ہو گیا تھا اور کسی جرم کے سبب سے اوسے قید کر دیا تھا۔ یہ ایسا بہادر تھا کہ ایک ہزار آدمی کے مقابلہ کو تیار ہو جاتا تھا۔ پھر کسریٰ نے اونھین آٹھ جہاز دئے اور سمندر کے راستہ سے اونھین روانہ کر دیا۔ راستہ مین دو جہاز تو ڈوب گئے باقی جہاز ساحل حضرموت پر آ کر اُترے۔ اور ادھر ابن ذی یزن کے ساتھ اور یمنی بھی کثرت سے آکر مل گئے۔

۱۷۴۔ وہزر کا یمن مین اُتر کر جہاز اور رسد جلانا اور فتح کرنے پر جم جانا۔

مسروق بھی ایک لاکھ حبشی اور حمیر اور اعراب لیکر اون کے سامنے آیا۔ اور وہزر نے سمندر کو اپنے پس پشت چھوڑا۔ اور جہازون کو جلا دیا۔ کہ اوسکے ہمراہیون کو بھاگ کر

جہازون مین بچنے کی امید نہ رہے۔ اور جتنا کچھ سامان رسد تہا وہ بہی اوس نے جلا دیا۔ صرف اوس وقت جتنا کہانا تہا وہ کہا لیا۔ اور جو کپڑے بدن پر تہے وہ ہی رکہے۔ اور اپنے آدمیون سے کہدیا۔ کہ مین نے یہ سب اس لیے جلا دیا ہے کہ اگر حبشیون کو فتح ہو تو یہ مال و اسباب اون کو نہ ملے اور اگر ہم کو فتح ہوگی۔ تو اس سے اضعافاً مضاعفاً ہم کو ملجائیگا۔ اگر آپ لوگ میرے ساتہ رہکر لڑنا چاہتے ہین۔ اور لڑائی مین جبکہ اون کے اخیر تک میدان مین رہنا منظور ہے تو تم سب مجہ سے کہدو۔ اور اگر تم ایسا کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو مین اپنی تلوار اپنے پیٹ مین اس طرح گہسیڑتا ہون کہ پار نکل جائے۔ اب بتاؤ کہ جب تمہارا سردار ایسا کرے تو تم اوس حالت مین کیا کرنا چاہتے ہو۔ سب نے بالاتفاق کہدیا کہ ہم تیرے ساتہ مرینگے یا اوس وقت میدان سے ہٹینگے کہ مر جائین یا فتح پالین۔

پہر دہزر نے سیف بن ذی یزن سے پوچہا۔ کہ تو بتا تیرے پاس کیا ہے۔ کہا مین ایک عربی مرد عربی تلوار لیے موجود ہون۔ اور تیرے پیر کے ساتہ میرا پیر ہے۔ مرینگے تو ہم تم سب مرینگے فتح پائینگے تو ہم تم سب فتح پائینگے۔ دہزر نے کہا۔ بس یہ ایک انصاف کی بات تو نے کہی ہے۔ پہر سیف نے اپنی قوم کے لوگ جتنے اوسے مل سکے اوس کے پاس جمع کر دیے۔ جو لوگ کہ اوس سے اس وقت ملے تہے اون مین سب سے اول ہی کندہ کے سکاسک تہے۔

۱۷۵۔ دہزر کا مسروق کو مار ڈالنا اور اہل فارس کی حبشیون پر فتح۔

جب یہ باتین مسروق نے سنین تو اوس نے بہی اپنے تمام لشکر کو جمع کیا اور دہزر نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ اور اون کو حکم دیا۔ کہ اپنی کمانون مین تیر رکہین۔ اور کہا۔ کہ جب مین

حکم دون تو ایک طرف کو یکبارگی تیر مار دیتا - اور مسروق اتنا بڑا لشکر لیکر آیا - کہ اوس کے
دونو کنارے نظر نہین آتے تھے - اور ہاتی پر سوار سر پر تاج رکہے تہا - اور دونو آنکھون کے
درمیان بیضہ کے برابر ایک یاقوت سرخ لٹکتا تہا - وہ سمجہتا تہا کہ اوسی کی فتح ہوگی
دہزر کی بینائی مین فرق آگیا تہا - اوس نے اپنے لوگون سے کہا - کہ مجہے دشمنون کے سردار کو دکہاؤ - کہا
وہ ہے جو ہاتی پر سوار ہے - پہر وہ اسی مین گہوڑے پر سوار ہو گیا تو کہا کہ اب وہ گہوڑے پر سوار ہو گیا ہے
پہر وہ خچر پر سوار ہوا - لوگون نے کہا - کہ اب وہ خچر پر سوار ہوا - دہزر نے کہا - اوسکی حکومت ذلیل ہوگئی
پہر دہزر نے کہا میری ابروئین اٹھاؤ - جو بڑہاپے کے سبب سے اوس کی آنکھون پر آپڑی
تہین - تو اونہون نے پٹی باندہکر اوس کی ابروئین اوپر اٹھا دین - پہر اوس نے ایک
تیر اپنے قوس مین رکہا - اور کہا مجہے بتاؤ کہ مسروق کون ہے - لوگون نے کہا وہ جو
کہا دیکہو مین اوسکے تیر مارتا ہون - اگر تم دیکہو کہ اوس کے آدمی اوس کے پاس جمع
تہے ویسے ہی کہڑے رہے اور حرکت نہین کی - تو تم بہی اوس وقت تک کہڑے
رہو کہ مین تمہین کچہ حکم نہ دون - میرا تیر اوس کے نہین لگا ہوگا - اور اگر تم دیکہو کہ اوس کے
آدمی اوس پر گہر آئے - اور اوس کے پیچہے ہو گئے تو پہچان لینا کہ میرا تیر اوسکے
جا لگا - تو تم اوس وقت حملہ کر دینا - پہر اوس نے تیر مارا - اور تیر اوسکی دونو آنکہون کے
درمیان جا لگا اور اوس کی فوج نے بہی تیر مارے - اس سے مسروق اور اوس کے
ساتہی کچہ مارے گئے - اور حبشی مسروق پر آگہرے - اور وہ اپنی سواری پر سے گر گیا
اور اہل فارس نے حملہ کیا - دشمن کو کامل شکست ہوگئی - اور فارس والون نے بے انتہا
مال غنیمت لوٹا - پہر دہزر نے کہا عربون کو مت مارو - سودانیون کو قتل کرو - اور اون مین
سے ایک بہی زندہ مت چہوڑو - ایک اعرابی مسروق کے ساتہہ کا بہاگا - اور ایک

رات اور ایک دن برابر بہاگے چلا گیا - پہر منہ پہیر کر اپنی ترکش مین دیکھا تو ایک تیر پڑا ہوا تو کہا - کہ اتنی دور چلنے کے بعد تیر اب دکہائی دیا - پہر وہرز آگے بڑہا اور رفتہ رفتہ صنعا مین پہونچا - اور بلاد یمن پر قبضہ کرلیا - اور مخالیف (یعنی اضلاع یمن) مین اپنے عمال بہیجدیے -

۱۷۶ - حبشیون کی یمن پر حکومت کی مدت یمن پر حبشیون کی حکومت بہتر برس رہی - اور اون مین توارث ہوتا رہا - چار بادشاہ تخت نشین ہوئے - ارياط پہر ابرہہ پہر یکسوم پہر مسروق ابن ابرہہ بعض نے اون کی حکومت تہتر برس وغیرہ بہی بتائی ہے - مگر یہ اول ہی روایت صحیح ہے -

۱۷۷ - سیف ابن ذی یزن کی حکومت اور حبشیون کا اوسے قتل کرنا - جب وہرز یمن کا مالک ہوگیا - تو اوس نے کسری کو یہ سب حال لکھکر بہیجا اور بہت مال و دولت بہی اوس کو روانہ کی - کسری نے اوسے حکم دیا - کہ سیف بن ذی یزن کو وہان کا بادشاہ کردے - (لیکن بعض رواۃ نے بجائے سیف کے معدی کرب ابن سیف کا نام تحریر کیا ہے) اور اوسے یمن کا ملک حوالہ کردے - اور کسری نے اوس پر کچہ سالانہ جزیہ اور خراج مقرر کرلیا پہر وہرز نے اوسے بادشاہ کردیا - اور کسری کے پاس لوٹ گیا - اور سیف یمن مین اقامت گزین ہوگیا - اور حبشیون کو قتل کرتا رہا - یہانتک کہ حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتا تہا - چند حبشیون کے سوا تمام مرد اوسے جو باقی رہے اونہین غلام بنالیا - اور اون کی دو جماعتین کرلین - کہ وہ نیزہ لیے آگے چلتے تہے اس نے کچہہ عرصہ تک حکومت کی - ایک روز جب وہ باہر نکلا - اور حبشی اپنے حربہ لیے آگے آگے چلے - تو اونہون نے اوسے اپنے نیزون سے مار کر مار ڈالا اس کی حکومت پندرہ برس رہی - اور ایک شخص حبشیون مین سے نکل کہڑا ہوا اور یمن والون کو

قتل کرنے لگا۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔

۱۷۸۔ وہرز کا مکرر یمن میں آنا اور وہان کے والی۔ جب کسریٰ کو اسکی خبر ہوئی۔ تو اوس نے چار ہزار آدمی دیکر پھر وہرز کو یمن کیطرف روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نہ کسی کالے کو اور نہ کالے کی عربی اولاد کو اور نہ کسی ایسے شخص کو یمن مین زندہ چھوڑے جس مین کالے کے خون کی کچھہ شرکت ہو۔ وہرز یمن کو آیا۔ اور وہان داخل ہوکر اوس نے کسریٰ کے حکم کی پوری پوری تعمیل کی۔ اور پھر کسریٰ کو سب حال لکھہ بھیجا۔ کسریٰ نے اوسی کو یمن کا عامل مقرر کردیا۔ وہ کسریٰ کے ہی نام سے وہان کا محاصل وصول کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو کسری نے اوسکے بیٹے مرزبان کو مقرر کردیا اور جب وہ مرگیا۔ تو پھر تیجان بن مرزبان کو پھر اوس کے بعد جرجرہ ابن تیجان کو عامل کردیا۔ پھر کسریٰ پرویز اوس سے ناراض ہوگیا۔ اور جرجرہ کو یمن سے طلب کیا۔ جب وہ فارس مین آیا۔ تو اوسے کوئی فارس کا سردار ملا۔ اور اوسکے گلے مین کسریٰ کے باپ کی تلوار ڈالدی۔ اس سے کسریٰ نے اوس تلوار کی عزت کے باعث اوسے قتل کرنے سے چھوڑ دیا۔ تاہم یمن سے اوسے معزول کردیا۔ اور یمن پر باذان کو عامل کرکے بھیجدیا۔ اسی کے زمانہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ نوشیروان نے وہرز کے بعد رزین نام ایک شخص کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا یہ بڑا قتال تھا۔ جب سوار ہوتا تو ایک شخص کو مروا دیتا۔ اور اوسکے ٹکڑون کے بیچ مین ہوکر جاتا۔ نوشیروان مرا ہے تو یہی یمن کا عامل تھا۔ اس کے بیٹے ہرمز نے اسے معزول کردیا۔ شاہان فارس کی طرف سے جو یمن پر والی رہے ہین۔ اون مین بڑا اختلاف ہے۔ مجھے اوسکے بیان کرنے مین کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا۔

واقعہ فیل کے بعد قریش کے حالات

۱۷۹- قریش کی عظمت اور حرم اور حج کے قواعد اپنی عظمت کے اظہار کے لیے ایجاد کرنا جب اصحاب فیل کا وہ واقعہ ہو گیا جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے تو عربوں مین قریش کی عظمت بڑھ گئی اور وہ کہنے لگے کہ قریش اہل اللہ اور خدا کے بندے ہین۔ وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اس واسطے قریش سب آپس مین جمع ہوئے اور کہا۔ کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد اور اہل الحرم اور بیت کے والی اور مکہ کے رہنے والے ہین کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہین۔ اور عرب لوگ ہمارے برابر کسی کو نہین جانتے ہین۔ اس لیے چاہیے کہ ہم (باہم) ائتلاف اور بھائی چارے پر اتفاق کرین۔ اور یہ مقرر کرین کہ جو چیزین حل کی ہین اونہین ایسا معظم نہ رکھین جیسی حرم کی ہین۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کرینگے۔ تو عرب ہمسے اور ہمارے حرم سے کم رتبہ مین ہو جاینگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ قریش جس طرح حل سے معظم ہین اسی طرح حرم سے بھی معظم رہین۔ اور اسی لیے اونھون نے عرفہ مین (جو حرم سے باہر ہے) وقوف اور عرفہ سے افاضہ (یعنی لوٹ کر آنا) چھوڑ دیا۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کو جانتے اور اسکے مقر تھے کہ یہ باتین مشاعر اور حج اور دین ابراہیم سے ہین۔ اور باقی تمام عرب وہان کے وقوف اور وہان سے افاضہ کو مانتے اور اوس پر عمل کرتے تھے۔ اور قریش یہ بھی کہتے تھے۔ کہ ہم اہل حرم ہین۔ اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نہ کرینگے۔ اور ہم حمس (دیندار) ہین حماستہ کے معنی تشدد کے ہین۔ یعنی وہ دین کے کامون مین بہت تشدد کرتے تھے۔ اور اونھون نے جو حق اپنے بچون کے لیے رکھے تھے وہ ہی حق اون عورتون کے پیٹ کے

بچون کو دیتے تھے جو حِل کے عربون کی نسل سے تھین - اور اسی ولادت کی وجہ سے
کنانہ اور خزاعہ اور عامر قبائل بھی اون مین داخل ہو گیے تھے - پھر اونھون نے اور
بدعتین ایجاد کین - اور کہنے لگے - کہ حمس اگر حرم ہو تو اوسے پنیر بنانا نہ چاہیئے اور نہ
مسکہ سے گھی نکالنا چاہیئے - اور اسی طرح سے جب تک وہ حرم ہون اونھین بالون
کے گھر مین نہ جانا چاہیئے اور نہ چمڑون کے گھرون کے سوا اور مکان کے سایہ مین
بیٹھنا چاہیئے اور نیز اونھون نے یہ دستور بھی کر دیا - کہ حِل والون کو جب وہ حج یا عمرہ
کے لیے آئین تو یہ نہ چاہیئے کہ وہ طعام جو وہ اپنے ساتھ حِل سے لائین اوسے حرم مین
کھائین - اور جب وہ آئین تو وہ طواف بھی حمس کے کپڑون مین کرین - اور اگر اونھین
حمس کے کپڑے نہ مل سکین تو چاہیئے کہ برہنہ طواف کرین - اور اگر کسی سردار کو برہنہ
ہونے کے طواف کے وقت شرم ہو اور اوسے حمس کے کپڑے بھی نہ مل سکین - تو
اوسے چاہیئے کہ اپنے کپڑون مین طواف کرے - لیکن جب طواف سے فارغ ہو جائے
تو اونھین پھینک دے - اور پھر اونھین نہ تو وہ چھوئے اور نہ کوئی اور چھوے اور ان
کپڑون کا نام اونھون نے لقی (پھینکا ہوا) رکھدیا - ان سب باتون مین عربون نے
اون کے احکام کو تسلیم کر لیا - اور جس طرح اونھون نے مقرر کیا اوسی طرح وہ طواف کرنے
لگے اور جو طعام کہ وہ حِل سے لاتے اوسے چھوڑ دیتے اور حرم کا طعام خریدتے
اور جتنے مرد ہوتے اوسے ہی کھاتے - رہین عورتین - سو وہ اپنے تمام کپڑے
اُتار ڈالتین صرف اپنے زیور پہنے رہتین اور ہاتھ پھیلا دیتین پھر طواف کرتین اور کہتی جاتین -

وما بدا منه فلا احله		اليوم يبدو بعضه او كله

آج بدن تھوڑا یا بہت کھلجاے تو کھلجاے کچھ مضائقہ نہین - لیکن جسقدر کھلی ہے اوسے مین نے حلال نہین کر دیا ہے

۱۸۰ - قریش کے بیہودہ دستورون کا منسوخ کیا جانا اور نمازون مین اچھے اچھے کپڑے پہننے کا حکم -

جس زمانہ مین اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت قریش کی اور عربون کی یہی حالت تھی - نبی نے ان باتون کو منسوخ کر دیا - اور خود عرفات سے واپس ہوئے - اور حجاج اونہین کپڑون مین طواف کرنے لگے جو وہ اپنے ساتھ لاتے تھے اور وہ ہی طعام حرم مین ایام حج مین کہاتے جو حل سے اون کے ساتھ آتا تہا - اور اللہ تعالے نے اس باب مین فرما دیا - ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (پہر جب عرفات سے چلو تو) اوس جگہہ سے چلو جہان سے سب لوگ چلتے ہین - اور اللہ سے گناہون کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے) یہان سب لوگون سے مراد عرب ہین - اور اللہ تعالی نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین - اور ایسے ہی اللہ تعالی نے اوس لباس اور کہانے کے باب مین جو وہ حل سے لاتے اور حرم مین اوسے چہوڑ دیتے تھے فرمایا ہے - يَابَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو - اور کہاؤ پیو - اور فضول خرچیان نہ کرو - کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والون کو دوست نہین رکہتا - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو - کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کہانے پینے کی پاکیزہ چیزین اپنے بندون کے لیے پیدا کی ہین اون کو کس نے حرام کیا ہے - یہ تو اسکا کیا جواب دینگے - تم ہی ان کو سمجہا دو - کہ جو لوگ دنیا کی زندگی مین ایمان لائے ہین - قیامت کے دن یہ نعمتین خاصکر انہین کو دی جائینگی اسیطرح ہم اپنے احکام اون

ان لوگون کے لیے جو سمجھ رکھتے ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہین -)

مطیبین اور احلاف کا حلف

۱۸۱ - بنی عبد الدار سے امارت کے کام لے لینے کے لیے بنی عبد مناف کا ارادہ کرنا اور مطیبین اور احلاف -

قصی نے جو کچھ اپنے بیٹے عبد الدار کو دیا تھا - اور حجابت سقایت رفادت ندوۃ اور لواء سے عطا کیا تھا اوسکا سال تو ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے - پھر ہاشم عبد شمس مطلب اور نوفل بنی عبد مناف بن قصی نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنے آپ کو بنی عبد الدار سے ان باتون کا زیادہ ترحقدار سمجھا - اور چاہا - کہ یہ کام اون سے لے لین - اس پر قریش جدا جدا فرقے ہو گئے - ایک گروہ تو بنی عبد مناف کا طرفدار ہو گیا - اور ایک گروہ بنی عبد الدار کی سی کہنے لگا - اور کہا کہ جو چیزین قصی نے انہو نہین دی ہین اون کا لینا اون سے جائز نہین - کیونکہ وہ سب قصی کی فضیلت کے معترف تھے - تیمناً اوس کے حکم کو مانتے تھے - اور اوس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبد مناف کے کامون کا منتظم عبد شمس تھا - کیونکہ وہ ان مین سب سے بڑا تھا - اور ان کے مقابلہ مین بنی عبد الدار کی طرفداری مین جو شخص کھڑا ہوا وہ عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار تھا -

پھر بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تیم بن مرہ اور بنی حارث بن فہر بن مالک بن النضر بنی عبد مناف کے ساتھ ہو گیے - اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بن کعب بنی عبد الدار کے طرفدار بن گیے اور عامر بن لوی اور محارب ابن فہر الگ ہو گیے - کسی فریق سے نہ ملے -

اب ہر ایک فریق نے آپس مین اقرار کیا۔ کہ جو کام کرینگے وہ اتفاق سے کرینگے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہوجائے۔ اور اس پر ہر ایک نے حلف اُٹھایا۔ بنی عبدمناف بن قصی نے اس طرح حلف کیا۔ کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بھرا جو کہتے ہین کہ بنی عبدمناف کی ایک عورت اون کے واسطے لائی تھی۔ پھر اوس پیالہ کو مسجد مین لاکر رکھا۔ اور اپنے ہاتھہ اوسمین ڈبوئے۔ اور باہم عہدوپیمان کیا۔ اور مضبوطی قول و قرار کے واسطے جاکر اپنے ہاتھون سے کعبہ کو چھوا۔ اس واسطے یہ معاہدہ کرنے والے مطیبین (خوشبو والے) کہلانے لگے۔

اور پھر بنی عبدالدار اور اون کے ساتھی قبائل نے بھی کعبہ کے پاس جاکر آپس مین عہدوپیمان کیا۔ کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ نہ ہوجائے۔ بلکہ اپنے ساتھی کے دشمنون سے حفاظت کرے۔ اور اس بات پر سب نے حلف کیا۔ اس لیے اونھین احلاف (حلف والے) کہنے لگے۔

۱۸۲۔ بنی عبدمناف اور بنی عبدالدار کی صلح اور سقایت و رفادت ہاشم کو ملنا۔

پھر دونو فریق لڑائی کے لیے میدان مین آئے اور صف بندی کی۔ اور لڑائی کے لیے تیار ہوگئے۔ کہ اسی مین طرفین نے صلح کے پیغام سلام بھیجے کہ بنی عبدمناف کو سقایت اور رفادت دیدیجائے۔ اور حجابت اور لوا اور ندوت بنی عبدالدار مین رہے۔ پھر اسی بات پر صلح ہوگئی۔ اور دونو فریق اس پر راضی ہوگئے۔ اور لڑائی موقوف کردی۔ لیکن جن لوگون نے جن سے حلف کرلیا تھا وہ اسلام کی اشاعت تک برابر اونھین کے طرفدار رہے جس سے اونھون نے حلف کرلیا تھا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جاہلیت مین جو حلف کیا گیا تھا اسلام نے اوسے اور مضبوط کردیا۔ اور اسلام مین حلف کچھہ چیز نہین۔

پہر سقایت اور رفادت کا کام ہاشم بن عبد مناف کے سپرد کیا گیا۔ کیونکہ عبد شمس باوجود اسکے کہ بڑا تھا اور اوسی کو سپرد ہونا چاہیئے تہا مگر وہ اکثر سفر کیا کرتا تہا۔ اور قلیل المال و کثیر العیال تہا اور ہاشم مالدار اور جواد تہے یہ باتین ہم کو چاہیئے تھا۔ کہ واقعہ فیل کے قبل لکہتے اور قریش نے جو جو احداث کئے تہے اونہین اوس سے پہلے بیان کرتے۔ مگر اس وجہ سے انہین پیچہے بیان کرنا پڑا کہ بعض حوادث کا تعلق اوسکے بعد کے حوادث سے ہے۔

کسریٰ کا خراج اور لشکر

۱۸۳۔ نوشیروان کا خراج اور حضرت عمر کی اوس مین ترمیم۔

نوشیروان کے پادشاہ ہونے سے پیشتر فارس کے پادشاہون کا یہ دستور تھا کہ خراج جو وہ اپنے ملک کا وصول کرتے تو اسطرح وصول کرتے تہے کہ غلہ مین سے کہین تو تہائی لیتے اور کہین چوتہائی لیتے اور کہین کہین آبپاشی اور ملک کی آبادی کی کمی بیشی کے لحاظ سے پانچوان چہٹا حصہ تک لیتے تہے۔ اور جزیہ کی بہی ایک مقدار معین تھی۔

پہر جب قباد پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے خراج کی بصحت وصول کرانے کے لیئے زمین کی پیمایش کرائی۔ لیکن ابہی پیمایش پوری نہین ہوچکی تہی کہ اوس کی عمر پوری ہوچکی۔ پہر نوشیروان نے اوس کے تمام کرنے کا حکم دیا۔ اور گیہون جو انگور خرما اور زیتون اور دہان پر ایک مقدار معین خراج مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ سال مین تین مرتبہ اوقات معینہ پر لیا جائے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہی انہین قواعد کی اقتدا کی تہی اور کسریٰ نے اپنے ملکون کے قصبات کو خراج کی نسبت ایک فرمان بہیجا تہا اوسمین لکہا تہا کہ عامل لوگ معمول مقررہ سے زیادہ نہ لین۔ اور جس شخص کی زراعت مین کچھہ نقصان آجائے تو اوسکے نقصان کے لحاظ سے محاصل اوس سے کم لیوین۔ اور

عظماے سلطنت اوراہل بیوتات (ذی قدر والون) اور لشکر اور ہیربد (مذہبی لوگون) اور وزرار اور اون لوگون کو جو بادشاہ کی خدمت مین ستہے چہوڑ کر باقی سب لوگون پر علی قدر مراتب جزیہ لگایا کسی پر بارہ درہم کسی پر آٹھ درہم کسی پر چھ اور کسی پر چار درہم مقرر کئے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اوس مین یہ ترمیم کی تہی۔ کہ بیس سال کی عمر سے کم اور پچاس سال کی عمر سے زائد کے آدمی سے نہین لیتے تہے۔

۱۸۴- بخشی فوج کے حکم پر نوشیروان کا فوج مین آکر حاضری دینا۔

پہر کسریٰ نے اپنے وزیرون مین سے ایک شخص کو جو کام کے کرنے مین خوب کافی اور کامل اور عقل مین بڑا ہوشیار تجربہ کار تہا اور جس کا نام بابک تہا لشکر کے دیکہنے بہالنے کے لیے مقرر کیا۔ اوس نے کسریٰ سے اس کام کے کرنے مین پورا پورا اختیار لے لیا۔ اور جہان لشکر کے ملاحظہ کا میدان تہا وہان ایک چبوترہ بنوایا۔ اور اوس پر فرش بچہوایا۔ پہر منادی کرادی۔ کہ تمام لشکر اپنے اپنے ہتیار اور سازوسامان لیکر ملاحظہ کے لیے حاضر ہو۔ چنانچہ سب لوگ آئے۔ مگر کسریٰ نہین آیا۔ اس لیے اوس نے اونہین لوٹا دیا۔ اور دوسرے روز بہی ایسا ہی کیا۔ پہر تیسرے روز حکم دیا۔ کہ لشکر کا کوئی آدمی غیر حاضر نہ رہے۔ اور وہ شخص بہی یہان آکر حاضر ہو جسے خدا تعالی نے تخت و تاج کرامت کیا ہے۔ جب کسریٰ نے اوس کا یہ حکم سنا تو تاج پہنکر اور ہتیار باندھکر وہ بہی آحاضر ہوا۔ پہر بابک لشکر کے ملاحظہ کے واسطے آیا۔ اور کسریٰ کو دیکہا تو تمام ہتیار باندہے ہوئے تہا مگر قوس کے دو وتر نہ تہے۔ جس کے باندہنے کی ان لوگون مین عادت تہی۔ جب بابک نے دیکہا وہ نہین ہین تو نوشیروان کے نام پر جائزہ نہین دیا اور کہا ہتیارون مین جو جو چیز لازم ہے وہ سب ہونا چاہیئے۔ اس واسطے کسریٰ نے

وہ بھی منگائے اور اونھین بھی لٹکا لیا - پھر بابک نے منادی سے ندا کی - کہ بادشاہ کے
نام پر جو سب ہتیار بندون کا سردار ہے چار ہزار درہم - اور اوسکے نام پر بانٹ دیا -
جب بابک اپنی مجلس سے اوٹھا - تو کسریٰ کے پاس آکر اپنی سختی کا عذر کیا اور عرض کیا - یہ
کام مین کرتا تھا وہ بغیر اسکے پورا نہین ہوسکتا تھا - کسریٰ نے کہا ہم پر اوس کام مین کچھ
سختی نہین ہے - جو ہمارے دولت کی اصلاح کے لیے کیا جاتا ہے -

١٨٥ - نوشیروان کے اچھے اچھے قول اور اوس کا عدل -

کسریٰ کہا کرتا تھا - کہ شکر اور نعمت ایسے ہی برابر کے دو پیمانے ہین جیسے ترازو کے پلے ہوا
کرتے ہین - اگر ان مین سے ایک بڑھ جاے تو ہلکے مین اس قدر زیادہ کرنا چاہیے
کہ وہ اوس کے برابر ہو جاے - اگر نعمت بہت ہو اور شکر قلیل ہو تو نعمت منقطع ہو جاتی
ہے - کیونکہ نعمت کی کثرت چاہتی ہے کہ شکر بھی کثرت سے ہو - اور جس قدر شکر
زیادہ ہوتا ہے نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے - اور شکر زبان سے بھی ادا ہوتا ہے اور
ہاتھون سے بھی ادا ہوتا ہے - مین نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے
احب کونسا عمل ہے تو مجھے یہی عدل سب سے اچھی چیز معلوم ہوا - اسی سے اوس نے
آسمان زمین کو کھڑا کیا ہے - اور اسی سے پہاڑ اپنی جگہ پر قایم کیے ہین - اسی سے
دریا بہاے اور زمین پھیلائی ہے - اسی لیے مین نے اسے اپنے اوپر لازم کر لیا
ہے - میرے نزدیک حق اور عدل کا ثمرہ یہ ہے کہ ملک آباد اور رعیت شاد ہوتی ہے
اور تمام آدمی جانور اور پرندے اور تمام حیوانات کی زندگی کا اسی پر مدار ہے - اور جب مین
نے اس پر غور کیا - تو دیکھا - کہ سپاہی ملک والون کے اجیر ہین - اور ملک والے سپاہیون
کے اجیر ہین - سپاہی تو اس طرح اجیر ہین - کہ وہ محصول دینے والون اور ملک کے

باشندون سے اس امر کی اُجرت پاتے ہین - کہ وہ اون کی حفاظت کرتے ہین اور اونکے واسطے دشمنون سے لڑتے ہین - اس سیلیے ملک والون پر اون کا حق ہے کہ یہ اونکو اون کی اُجرت دین کیونکہ آبادی اور امن اور سلامتی جان و مال کی بغیر سپاہی کے نہین ہوسکتی - پھر مین نے دیکھا - کہ سپاہیون کے مکان اور کھانا پینا اور مال دولت اور اولاد کی ترقی بغیر خراجگزارون اور ملک والون کے نہین ہوسکتی - اس لیے خراج دینے والون سے مینے سپاہیون کیلیے اسقدر لے لیا - کہ جسقدر اونکے لیے چاہیئے تھا اور خراج گزارون کیلیے اونکے غلہ کا اتنا حصہ چھوڑ دیا - جتنا کہ اونکی محنت اور ملک کی آبادی کے لیے ضروری تھا - اور ان دونو فریق مین سے مینے کسی کو اپنے درجے سے کم اور زیادہ نہ کیا - میرے نزدیک سپاہی اور خراج دینے والے ملک کی دو آنکھین یا دو ہاتھ یا دو پیر ہین - کہ اگر ان مین سے کسی ایک کو مضرت پہونچے تو دوسرے پر اوس کا اثر ہوتا ہے -

پھر نوشیروان کا ایک یہ بھی قول ہے - کہ جو جو باتین مین نے اپنے آبا و اجداد مین دیکھین اون مین سے جو باتین ایسی تھین - کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے ثواب ملے - اور دنیا مین نیک نامی ہو اور رعایا اور لشکر کے لیے مفید ہو اونہین سب کو مین نے اپنا شعار کر لیا - اور جو فساد کی باتین تھین اونہین سب کو چھوڑ دیا -

اور وہ یہ بھی کہتا تھا - کہ مین نے ہندیون اور رومیون کے حالات کو خوب غور سے دیکھا اور جو جو باتین اون مین محمود اور اچھی پائین وہ مین نے سب اختیار کر لین اور ان سب باتون کا حال مین نے اپنے تمام اصحاب اور نوابون کو لکھہ بھیجا - کہ وہ بھی ان پر کاربند ہون -

اب دیکھا چاہیئے کہ جس شخص کے ایسے کلام ہون اوس کا علم کس قدر زیادہ اور عقل

کیسی ٹری ہوگی۔ اور وہ اپنے نفس پر کیسا قادر ہوگا جس کا یہ حال ہو۔ واقعی وہ اس لائق ہے۔ کہ اوسکے عدل کی قیامت تک مثال دیجاے۔ کسریٰ کے بیٹے بہی بڑے ادب والے تہے۔ اوس نے اپنے بیٹون مین سے ہرمز کو ولی عہد کیا تہا اور رسول اللہ صلعم کی ولادت باسعادت واقعۂ فیل کے ہی سال مین ہوئی۔ جب اس وقت نوشیروان کی سلطنت کو بیالیس سال ہوئے تہے۔ اور اسی سال مین ذی جبلہ کی لڑائی ہوئی۔ جو عرب کی لڑائیون مین سے ایک لڑائی۔ ہے۔

ولادت رسول اللہ صلعم

۱۸۶ - محمد رسول اللہ صلعم کی ولادت کی تاریخ اور مکان — قیس بن مخرمہ اور ثقات ابن ہشیم اور ابن عباس اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم واقعۂ فیل ہی کے سال مین پیدا ہوئے ہین۔ ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کے والد ماجد کسریٰ نوشیروان کے چوبیسوین سال جلوس مین اور رسول اللہ صلعم بیالیسوین سال جلوس مین پیدا ہوئے ہین اور جب کسریٰ پرویز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت کو بائیسوان سال تہا تو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے خلعت رسالت پہنایا اور اسی پرویز کی حکومت کے بتیسوین سال مین حضرت کی ہجرت مکہ سے مدینہ کو ہوئی۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور ولادت آپ کی اوس مکان مین ہوئی جسے دار ابن یوسف کہتے ہین۔ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے یہ مکان عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تہا۔ اور وہ اپنی وفات تک اوسی مکان مین رہا کرتے تہے۔ اون کے بعد اون کے بیٹون نے محمد بن یوسف

حجاج کے بھائی کے ہاتھہ اوس مکان کو بیچ ڈالا۔ اور اوس نے وہان گھر بنایا جو دار
ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اس مکان کو بھی اوس نے اپنے گھر مین داخل
کرلیا۔ پھر جب خیزران کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اس مکان کو اوس کے گھر سے نکال
لیا۔ اور وہان مسجد نماز پڑہنے کے لیے بنادی۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ دسوین
ربیع الاول کو اور ایک روایت مین ہے کہ دوسری کو آنحضرت کی ولادت ہوئی ہے۔

۱۸۷۔ وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بی بی آمنہ
بنت وہب رسول اللہ صلعم کی والدہ ماجدہ بیان کرتی ہین۔ کہ جب رسول اللہ میرے
پیٹ مین تھے تو اوس وقت مین نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے اون سے کہا۔
جو تمہارے پیٹ مین ہین یہ اس وقت کے سید اور سردار ہین۔ جب متولد ہو کر پیٹ
سے زمین پر آئین۔ تو کہنا کہ خدائے واحد کے حوالہ وہ انھین ہر ایک حاسد کی شر سے
بچائے گا اور اون کا نام محمد رکھنا۔

اور نیز اونہون نے اپنے ایام حمل مین دیکھا۔ کہ اون سے ایک نور نکلا۔ اور اوس سے
بُصریٰ کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہو گئے۔ اور اونہین نظر آئے۔
غرض جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو اون کی والدہ ماجدہ نے اون کے دادا
عبد المطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ کے بیٹے کا بیٹا پیدا ہوا۔ آیئے اور آکر اوسے
دیکھہ جائے۔ جب اونہون نے آکر دیکھا۔ تو بی بی آمنہ نے اون سے کہا۔ کہ مین نے
ایام حمل مین ایسا ایسا دیکھا۔ اور مجھ سے اس طرح خواب مین کسی نے کہا ہے اور یہ نام
رکھنے کے لیے حکم ہوا ہے۔ عثمان ابن ابی العاص کہتے ہین۔ کہ میری مان مجھ سے کہتی
تھین۔ کہ وہ اوس وقت بی بی آمنہ بنت وہب کے پاس موجود تھین جب کہ رسول اللہ صلعم

پیدا ہوئے ہین وہ کہتی ہین کہ مین گہر مین جس چیز کو دیکہتی تہی وہ پوری پوری معلوم ہوتی تہی - اور سیارے ایسے نزدیک نظر آتے تہے - کہ گویا وہ زمین پر گرے پڑتی ہین

۱۸۸- رسول اللہ صلعم کی پہلی دائی بی بی ثویبہ | سب سے اول بی بی ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تہین اور اون کے ایک بیٹا گود مین تہا رسول اللہ صلعم کو دودہ پلایا ہے اون کے اس بیٹے کا نام مسروح تہا - اور انہین ہی نے اس سے پہلے حمزہ بن عبد المطلب کو اون کے بعد ابوسلمہ بن عبد الاسد المخزومی کو بہی دودہ پلایا تہا اس واسطے جب کبہی ثویبہ رسول اللہ صلعم کے پاس ہجرت سے پیشتر مکہ مین آتین تو آپ بہی اون کی تکریم کرتے اور بی بی خدیجہ بہی اون کی خاطر و عزت کرتین - اور بی بی خدیجہ نے ابولہب سے کہا بہی تہا - کہ اس لونڈی کو میرے ہاتہہ بیچ دے مین اونہین آزاد کر دونگی - مگر ابولہب نے نہ مانا - پہر جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے - تو ابولہب نے اونہین آزاد کر دیا - پہر رسول اللہ صلعم ان بی بی کی خدمت مین اون کی وفات تک برابر کچہہ نہ کچہہ بہیجتے رہے - کہ اسی مین آپ جس وقت خیبر سے واپس تشریف لا رہے تہے تو سنا کہ بی بی ثویبہ کا انتقال ہو گیا - حضرت نے اون کے بیٹے مسروح کا حال پوچہا تو لوگون نے کہا کہ وہ پہلے ہی مر گیا ہے - پہر حضرت نے پوچہا کہ اور کوئی اون کا رشتہ دار ہے کہا اب کوئی نہین ہے -

۱۸۹- رسول اللہ صلعم کی دوسری دائی بی بی حلیمہ | پہر بی بی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو بی بی حلیمہ بنت ابی ذویب نے جس کا نام عبد اللہ بن الحارث بن شجنہ بنی سعد بن بکر بن ہوازن تہا دودہ پلایا - حلیمہ کے اوس شوہر کا نام جس کے بیٹے کا یہ دودہ تہا حارث بن عبد العزی تہا - اور رسول اللہ صلعم کے رضاعی بہائیون اور بہنون کے نام تہے - عبد اللہ - انیسہ

جذامہ جن کا نام شیماء تہا مگر جذامہ کے نام سے مشہور ہین - اور یہ بی بی جذامہ بہی اپنی
مان بی بی حلیمہ کے ساتھ حضرت کو دودہ پلاتی تہین - بی بی جذامہ اُس وقت رسول اللہ
کے پاس آئی تھین جب کہ آپ نے بی بی خدیجہ سے نکاح کرلیا تہا - حضرت نے
اون کی بڑی تعظیم کی اور اونہین کچہہ دیا بہی - بی بی حلیمہ کا انتقال فتح مکہ سے پہلے ہی
ہو چکا تہا - جب مکہ فتح ہوا تو بی بی حلیمہ کی بہن آپ کے پاس آئین - آپ نے بی بی حلیمہ
کا حال اون سے پوچھا - تب اونہون نے کہا کہ وہ تو مرگیین یہ سنتے ہی حضرت
کی آنکہون مین آنسو بہر آئے - اور پوچہا کہ اون کے کون کون لوگ ابہی زندہ موجود
ہین - اون کی بہن نے سب کا حال بیان کیا - اور حضرت سے کچہہ عطیہ مانگا اور
جو کچہہ اون کو ضرورتین تھین وہ بہی بیان کین - حضرت نے اون کے ساتہہ اچھی طرح
سلوک کیا - اور اون کی حاجتین پوری کردین -

۱۹۰ - بی بی حلیمہ کا مکہ آنا اور رسول اللہ کو دودہ پلانے کے لیے لینا -

عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے بیان کیا
ہے - کہ بی بی حلیمہ السعدیہ کہتی تھین کہ مین اپنی
بستی سے کتنی ہی اور عورتون کے ساتھ نکلی جو بچون کو دودہ پلانے کے لیے لینے
کو جاتی تہین - یہ سال بڑی قحط کا تھا کوئی چیز کہانے پینے کی باقی نہین رہی تھی - وہ
کہتی ہین - کہ مین ایک سفید گدھیا پر سوار تہی اور ایک بوڑہی اونٹنی بہی ہمارے پاس
تہی جس سے دودہ کا ایک قطرہ بہی نہین نکلتا تھا - میرا بچہ رات بہر بہوک کے مارے
روتا تھا - اور اوسکے چلانے سے ہمین نیند نہین آتی تہی - اور میری پستانون مین
دودہ نہ تھا کہ اوسے پلا کر پیٹ بہرون - اور نہ ہماری اونٹنی ہی دودہ دیتی تہی کہ اوس کا
دودہ ہی اوسے پلا دیا کرون - لیکن ہم مینہ کی دعا مانگتے اور خدا کی رحمت کے منتظر تہے

اور میری گدھیا اونٹون سے پیچھے رہ رہ جاتی تھی - اور اوس کا ضعف اور ناتوانی پھرا ہیون پر ناگوار گزرتی تھی - غرض ہم اسی طرح مکہ پہونچے - رسول اللہ صلعم کے لینے سے جتنی دائیان آئی تھین اون سب نے انکار کر دیا - کیونکہ جب وہ سنتین کہ بچہ یتیم ہے تو اون کو اوس احسان کی امید نہ رہتی جو بچے کے باپ سے ہوا کرتی ہے - اور ہم سب کہتے کہ مان اور دادا اوسکے ہمارے ساتھہ کیا سلوک کرینگے - پہر جتنی عورتین میرے ساتھہ آئی تھین اونہین سب کو بچے مل گئے - فقط ایک مین ہی رہ گئی - جب سب نے واپس ہونے کا ارادہ کیا - تو مین نے اپنے شوہر سے کہا جو میرے ساتھہ تہا - کہ مین بغیر بچے کے واپس جاؤن حالانکہ سب نے کوئی نہ کوئی بچا لے ہی لیا ہے مین اس یتیم کے ہی پاس جاتی ہون اور اوسے ہی لئے آتی ہون - میرے شوہر نے کہا - اچھا - کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالی اوسی مین ہم کو برکت دے - بی بی حلیمہ کہتی ہین - کہ پہر مین گئی اور رسول اللہ کو لے آئی -

۱۹۱ - رسول اللہ صلعم کی وجہ سے بی بی حلیمہ کی سب چیزون مین خیر و برکت -

پہر جب مین نے اونہین لے لیا - اور اپنے گود مین اٹھایا - تو میری پستانون مین دودھ بھرپور ہو گیا - اور اونہون نے سیر ہو کر پیا - اور اون کے بہائی نے بھی سیر ہو کر پیا - پہر دونو سو رہے - پہلے میرے بچے کو نیند نہین آتی تھی - پہر میرا شوہر اونٹنی کا دودھ دوہنے کے لیے اُٹھا - دیکھتا کیا ہے - کہ اوسکے تہنون مین بھی خوب دودھ ہے - اوس نے دودھ دوہا - اور خود بھی پیٹ بھر کر پیا اور مجھے بھی دیا مین نے بھی پیٹ بھر کے پی لیا - بی بی حلیمہ کہتی ہین - کہ اس پر میرے شوہر نے کہا - حلیمہ یہ بچا تو بڑا مبارک نکلا مین نے کہا اللہ تعالی سے ہمین اسکے سبب سے بہت کچھ امید ہوتی ہے - پہر وہ کہتی ہین

پھر ہم مکہ سے چلے۔ اور مین اپنی گدھیا پر سوار ہوئی۔ اور رسول اللہ کو بھی اوس پر سوار کرایا۔ وہ گدھیا تو ایسی تیز چلنے لگی۔ کہ کوئی گدھا اوسکو پہونچ ہی نہ سکتا تھا۔ جسے دیکھکر میرے ساتھی کہنے لگے ابو ذویب کی بیٹی ذرا ٹھیر۔ کیا یہ گدھیا تیری وہی نہین ہے جس پر تو اپنے گھر سے سوار ہو کر آئی تھی۔ مین نے کہا ہان یہ تو بیشک وہی ہے۔ وہ کہنے لگین کہ اس کا تو عجیب حال ہو گیا۔

پھر ہم اپنی بنی سعد کی بستیون مین آئے۔ مین جانتی تھی۔ کہ اللہ تعالی کی تمام دنیا مین ایسی اور سرزمین کہین نہ ہوگی جیسی کہ بنی سعد کی سرزمین تھی۔ لیکن میری بکریان جب شام کو گھر آتین تو پیٹ بھری ہوئی آتی تھین۔ اور ہم اون کا خوب دودہ دوہتے اور پیتے تھے۔ اور لوگون کی بکریون مین دودہ کی ایک بوند بھی نہ نکلتی تھی۔ اور اون کے تھنون مین دودہ کچھہ بھی نہ ہوتا تھا۔ ہمارے دودہ دوہنے کے وقت جو لوگ موجود ہوتے اپنے چرواہون سے کہتے تھے بھلے مانسو چرانے کو وہان لیجایا کرو جہان ابو ذویب کی بیٹی کے چرواہے جاتے ہین۔ لیکن اون کی بکریان شام کو بھوکی آتین دودہ کا ایک قطرہ بھی اون سے نہ نکلتا تھا۔ اور ہماری بکریان پیٹ بھری اور دودہار آتی تھین۔ پھر اسی طرح دو برس تک برابر اللہ تعالی کی عنایت سے ہماری سب چیزون مین خیر و برکت رہی۔ اور مین نے رسول اللہ صلعم کا دودہ چھڑایا۔ رسول اللہ صلعم اور بچون کی طرح نہ تھے بلکہ وہ بہت جلد بڑہتے تھے۔ دو سال کے ابھی نہ ہوئے تھے۔ کہ وہ اچھے اتنے بڑے تندرست لڑکے ہو گئے کہ بخوبی کہانا کہانے لگے۔

۱۹۲۔ حضرت کا شق صدر اور بی بی حلیمہ کا اونہین آکر اون کی مان کو دے جانا۔

پھر ہم اونہین لیکر اون کی مان کے پاس آئے حالانکہ اون کی خیر و برکت کو دیکھکر ہمارا دل یہ چاہتا

تھا۔ کہ کسی طرح اونھین ابھی اور اپنے پاس رکھین۔ اس واسطے ہم نے اون کی
مان سے التجا کی۔ کہ اونھین ابھی وہ کچھہ دنون اور ہمارے پاس رہنے دین۔ اونھون
نے اسے قبول کرلیا۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ ہم اونھین لیکر پھر لوٹ گئے۔ اس سے
کئی مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم اپنے بھائی کے ساتھہ گھرون کے پیچھے گھاس
کی چراگاہ مین گئے۔ دیکھتی کیا ہون۔ کہ اون کا بھائی گھبرایا ہوا آیا۔ اور مجھہ سے اور
اپنے باپ سے کہنے لگا۔ کہ میرا قریشی بھائی جو ہے۔ دیکھو اوسے دو آدمیون نے
جن کے سفید سفید کپڑے ہین آکر لٹا دیا۔ اور اوس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ اور ابھی
وہ اسی کام مین مشغول ہین۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ ہم سب سراسیمہ وار نکلے اور جاکر
دیکھین۔ تو رسول اللہ کھڑے ہین۔ اور اون کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔
بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ مین نے اور اون کے باپ نے اونھین چپٹا لیا۔ اور ہمنے
اون سے کہا۔ کہ بیٹا کیا ہوا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ دو شخص میرے پاس آئے
اور مجھے زمین پر لٹایا۔ پھر میرا پیٹ چاک کیا۔ اور اوس مین کوئی چیز ڈھونڈی جسے
مین جانتا نہین کہ وہ کیا چیز تھی۔ وہ کہتی ہین۔ کہ ہم پھر اپنے ڈیرون مین آئے۔ اور
اون کے باپ نے مجھہ سے کہا۔ کہ مین تو ڈر گیا تھا۔ لیکن اس بچے کو کسی آسیب نے
تو نہین ستایا۔ تو اسے لیجا۔ اور اسے گھروالون کو اوس سے پہلے دے آ کہ
اس پر آسیب کا اثر ظاہر ہو۔ وہ کہتی ہین۔ کہ پھر ہم اونھین لے چلے۔ اور اون کی
مان کے پاس آئے۔ اون کی والدہ ماجدہ بولین۔ کہ انا جی تم اونھین کیون لے آئین
تم تو منتین کرتی تھین کہ اونھین ابھی ہمارے پاس رہنے دو۔ مین نے کہا۔ کہ میرے
بچے کو اللہ تعالیٰ نے اب بڑا کر دیا۔ اور جو کچھہ میرا کام تھا وہ بھی مین کر چکی اور اب دوا اسکے

مجھے اور بھی کچھ خوف ہوا اس واسطے جیسا آپ چاہتی تھین اوسی طرح مین آپ کی
امانت لے آئی آپ کی والدہ نے پوچھا۔ کہ بتاؤ بات کیا ہے۔ صحیح صحیح حال کہو۔ مین
چاہتی تھی۔ کہ اونھین یہ بات نہ بتاؤن مگر اونھون نے مجھ سے اتنا پوچھا۔ کہ آخر کار
مین نے اونھین سب حال کہہ سنایا۔ اونھون نے کہا۔ کیا تجھے اون کی نسبت
شیطان کا ڈر ہوا ہے۔ مین نے کہا ہان۔ آپ کی والدہ نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا
شیطان کی اون پر مجال نہین ہے۔ میرے بیٹے کا کچھ اور ہی عجیب وغریب حال ہے
اگر تم کہو تو مین اور بھی اون کی ایسی ہی عجیب وغریب باتین سناؤن۔ حلیمہ نے کہا۔
ہان ضرور سنائیے۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ کہ جب مین حاملہ ہوئی تو میرے بدن سے
ایک نور چمکا۔ جس سے بصرے کے جو شام کے ملک مین ہے مجھے محلات دکھائی دینے
لگے۔ اور ایام حمل مین مجھے حمل کا کچھ بوجھ ہی نہ معلوم ہوا۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوئی۔
پھر جب وہ پیدا ہوئے۔ تو مین نے دیکھا کہ اون کے دونو ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان
کی طرف بلند ہے (گویا دعا کرتے ہین)

اور حضرت نے دو برس دودھ پیا۔ اور بی بی حلیمہ نے ایک روایت مین ہے اونھین
پانچ سال کی عمر مین جا کر اون کی والدہ ماجدہ اور اون کے دادا عبد المطلب کے سپرد کیا۔

۱۹۴۔ ایام حمل اور ولادت کے عجائبات اور شق صدر کی دوسری روایت۔

شداد بن اوس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہملوگ رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
کہ اسی مین بنی عامر کا ایک شیخ آیا۔ جو اون کے قبیلہ کا سردار اور ایسا بڑا بوڑھا تھا کہ لاٹھی
ٹیک کر چلتا تھا۔ وہ آکر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا عبد المطلب کے بیٹے۔
مین نے سنا ہے کہ آپ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ آپ بھی

ویسے ہی رسول ہین جیسے ابراہیم - موسیٰ - عیسیٰ وغیرہ نبی تھے - یا درکھو کہ یہ بات آپ نے
جو منہ سے نکالی ہے بہت بڑی بات ہے انبیا نبی اسرائیل مین سے ہوا کرتے تھے
اور آپ تو ان لوگون مین سے ہین جو پتھرون کو اور بتون کو پوجتے ہین بھلا تم دیکھو اور
نبوت دیکھو - ہر ایک بات کی کچھ حقیقت ہوتی ہے - بھلا آپ کے قول کی
کیا حقیقت ہے اور آپ کی بات کی کیا ابتدا ہے - حضرت اس سوال کو سنکر
تعجب مین رہ گیے - پھر فرمایا - بنی عامر کے بھائی آؤ - یہان آکر بیٹھو - پھر نبی صلعم
نے اوس سے فرمایا کہ میری حقیقت اور میری بات کی ابتدا یہ ہے - کہ مین اپنے باپ ابراہیم
کی دعا ہون - اور اپنے بھائی عیسیٰ کی بشارت ہون - جب مین اپنی مان کے
پیٹ مین تھا - تو اون سے کسی نے خواب مین کہا - کہ یہ جو تیرے پیٹ مین ہے
نور ہے - اور وہ کہتی تھین - کہ مین اس نور کو دیکھتی اور اوس کے پیچھے نظر دوڑاتی
تھی تو وہ میری نظر سے آگے جاتا تھا - اور روے زمین کے تمام مشارق و مغارب
میری نظر کے سامنے تھے - پھر مین اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا - اور بڑا ہوا
جب مین بڑا ہوا - تو یہ بت مجھے برے معلوم ہونے لگے - پھر مین بنی سعد بن بکر مین
دودھ پینے لگا - اسی مین ایک روز مین اپنے لوگون سے الگ کچھ بچون کے ساتھ
دور چلا گیا - کہ تین آدمی ہمارے پاس آئے - اون کے پاس ایک
طلائی طشت مین برف بھری ہوئی تھی - اونھون نے مجھے پکڑا اور اور بچون سے
کچھ نہ کہا - وہ سب میرے ساتھی بھاگ گیے - اور وادی کے کنارہ تک چلے گیے
پھر لوٹ کر اون لوگون کے پاس آئے - اور اون سے کہنے لگے - کہ اس لڑکے
سے تم کیا کرتے ہو - اس کا تو باپ بھی نہین ہے - اگر اوسے مارو گے تو تمھین کچھ

بہی نہ ملے گا۔ جب بچون نے دیکھا۔ کہ اون لوگون نے اونہین کچہ جواب نہ دیا۔ تو وہ
چہپٹتے ہوئے بستی مین آگئے۔ اور میری پکار مچائی۔ اور لوگون سے فریاد کی۔
اوہر اون مین سے ایک نے مجھے زمین پر نہایت آہستہ سے لٹایا۔ پہر اوس نے
میرے سینے کے اوپر سے لیکر پیٹ کے نیچے تک چیر ڈالا۔ مین دیکھہ رہا تھا۔ مگر
مجھے کچہ درد وغیرہ نہین معلوم ہوا۔ پہر اوس نے میرے پیٹ کے اندرونی اعضا کو نکالا
اور اونہین برف سے خوب اچھی طرح سے دہویا۔ اور پہر دل کو نکالا اوسے بہی چیرا
اور اوس مین سے ایک کالا لوتہڑا نکالکر پہینک دیا۔ اوس شخص کے ہاتھہ مین کوئی کپڑا
تہا گویا اوس مین سے وہ کچہ کہا رہا ہے دیکھتا کیا ہون۔ کہ اوسکے ہاتہہ مین ایک نور کی
خاتم ہے۔ کہ اوسے دیکھکر ناظرین حیران و متحیر رہ جائین۔ وہ خاتم اوس نے میرے
دل پر لگائی۔ اور اوس سے میرا دل نور سے بہر گیا۔ یہ نور نبوت اور حکمت کا تھا۔ پہر
دل کو جہان تہا وہین رکہدیا۔ اور مجھے اس خاتم کی ٹہنڈک معلوم ہوئی۔ اور میرے دل
مین مدت دراز تک رہی۔ پہر تیسرے نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اچھا الگ ہوجاؤ
وہ مجھہ سے الگ ہوگیا۔ پہر اوس نے اپنا ہاتہہ میرے سینے کے اوپر سے پیٹ
کے نیچے تک پہیر دیا۔ اور وہ شگاف بند ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیٹ
جڑ گیا۔ پہر میرا ہاتہہ پکڑا اور بڑی نرمی سے مجھے اوٹھایا۔ پہر اوس نے اوسی پہلے
سے کہا جس نے میرا پیٹ چیرا تھا۔ کہ اسے اس کی امت کے دس آدمیون سے
تولو۔ جب اونہون نے تولا۔ تو مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا اوس کی امت کے سو آدمیون
سے تولو۔ پہر بہی مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا ہزار آدمیون سے تولو۔ پہر بھی مین بڑہتی
نکلا۔ پہر کہا جانے دو۔ اگر اوسے اوس کی تمام امت کے مقابلہ مین بہی رکھکر وزن

کروگے تو یہی لڑکا بڑھتی رہیگا پھر اونھون نے مجھے اپنے سینہ سے چپٹا لیا - اور میرے
سر و چشم کو بوسہ دیا - پھر کہا اے پیارے ڈرو نہین اگر تمھین یہ معلوم ہوتا کہ تم سے
کیسے اچھے اچھے کام کرانا منظور ہے تو تمھاری آنکھین اوسے دیکھکر ٹھنڈی ہو جاتین
یہان تو یہ ہو رہا تھا اسی مین دیکھتا کیا ہون - کہ ہمارے قبیلہ والے سب کے سب
چلے آرہے ہین اور میری دایہ زور سے چلاتی ہوئی سب کے آگے ہے - اور کہتی ہے
یَا ضَعِیْفَاہْ حضرت نے فرمایا - کہ وہ لوگ مجھ پر آئے - اور میرے سر اور آنکھون
کو بوسہ دیا - اور کہنے لگے کیا ہی اچھا ضعیف ہے - پھر میری دایہ نے کہا یَا وَحِیْدَاہْ
پھر وہ میری طرف آئے - اور مجھے سینہ سے لگا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا - اور کہا کیا ہی
اچھے اکلوتے ہو - اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا تمھارے ساتھ ہے - پھر میری دایہ نے
کہا یَا یَتِیْمَاہْ - تو اپنے ساتھیون مین کمزور تھا - کمزوری کی وجہ سے تو مارا گیا - پھر وہ میری طرف
آئے اور مجھے سینہ سے چپٹا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا - اور کہا - آپ کیا ہی اچھے
یتیم ہین - اور اللہ کے نزدیک کیسے اکرم ہین - اگر آپ کو معلوم ہوتا - کہ آپ کیسے اچھے
کامون کے لیے بنائے گئے ہین تو آپ بہت خوش ہوتے - پھر حضرت نے فرمایا
کہ وہ مجھے وادی کے کنارہ لے گئے - پھر جب وہان مین نے اپنی دایہ کو دیکھا - تو اوس
نے کہا - کہ بیٹے ابھی تک تو زندہ ہے - اور آکر مجھے چپٹ گئی - اور سینے سے لگا لیا
گو کہ مجھے میری دایہ نے گود مین لے لیا - اور سینہ سے چپٹا لیا تھا مگر ابھی تک میرا
ہاتھ اون مین سے ایک کے ہاتھ مین ہی تھا - اور مین اون کی طرف متوجہ تھا - مین جانتا
تھا کہ یہ لوگ بھی اونھین دیکھ رہے ہین -

اسی مین کسی نے بنی سعد کے لوگون مین سے کہا - کہ اس بچے کے حواس مین کچھ

فرق آگیا ہے ۔ یا جنون نے اوس پر کچھہ آسیب پہونچایا ہے ۔ اوسے ہمارے
کاہن کے پاس لیے چلو ۔ وہ دیکھے اور کچھہ علاج کرے ۔ مین نے کہا نہین جو تم
لوگ کہتے ہو یہ بات مطلق نہین ہے ۔ میری طبیعت درست اور دل صحیح ہے
اور میرا حال کچھہ متغیر نہین ہوا ہے اس پر میرے رضاعی باپ نے کہا ۔ دیکھو وہ تو
باتین ٹھیک کرتا ہے ۔ میرے نزدیک تو اوسے کچھہ بھی نہین ہوا ہے ۔ لیکن اون
لوگون کی راے ہوئی کہ اوسے کاہن کے پاس لیے چلین ۔ پھر وہ مجھے کاہن
کے پاس لے چلے ۔ جب اوس سے میرا قصہ بیان کیا ۔ تو اوس نے کہا ٹھیر جاؤ
مین اس بچے کی ہی زبان سے اوس کا حال سننا چاہتا ہون ۔ تمہارے بہ نسبت
وہ اپنے حال کو خوب جانتا ہے ۔ پھر مین نے اوس سے اپنی کیفیت اول سے
آخر تک ساری کہہ سنائی ۔ جب اوس نے میری سن لی ۔ تو اُٹھہ کر مجھے اپنے سینہ سے
چپٹا لیا اور چلا کر بولا ۔ عربو دوڑو ۔ اس بچے کو قتل کردو ۔ اور مجھے بھی اوس کے ساتھہ
مار ڈالو ۔ لات دعزی کی قسم ہے اگر تم نے اوسے چھوڑ دیا ۔ تو وہ تمہارے دین کو ذلیل
کرے گا ۔ اور تمہارے خلاف چلے گا ۔ اور ایسا دین نکالے گا ۔ کہ تم نے
کبھی دیکھا سنا بھی نہین ۔ یہ دیکھکر میری دایہ نے مجھے اوس سے
چھین لیا ۔ اور کہا ۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے ۔ میرے بیٹے سے الگ
ہو ۔ کسی کو جا کر تلاش کر کہ وہ تجھے مار ڈالے ۔ مین تو اپنے بچے کو ہرگز
نہین مارون گی ۔ پھر وہ لوگ مجھے میرے گھر والون مین پہونچا گیے
مجھے اس بات سے ایک خوف سا ہو گیا ۔ اور شق کا نشان
میرے سینہ سے پیٹ کے نیچے تک ایسا موجود تھا ۔ جیسے تسمہ ہوتا ہے ۔ ۔ ۔

بنی عامر کے بھائی یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کی ابتدا ہے۔

۱۹۴۔ عامری کے سوالون کے جواب پھر اوس عامری نے حضرت سے عرض کیا کہ مین اوس اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہین قسم کھا کر گواہی دیتا ہون۔ کہ تمہاری باتین حق ہین۔ مجھے چند باتین بتائیے جو مین پوچھتا ہون حضرت نے فرمایا پوچھ۔ اوس نے کہا۔ یہ بتائیے۔ کہ علم کیونکر بڑہتا ہے فرمایا پڑھنے سے۔ پھر اوس نے پوچھا کہ علم تک کیسی رسائی ہوتی ہے فرمایا پوچھنے سے۔ پھر پوچھا کونسی شے ہے جو چیزون کو بڑہاتی ہے فرمایا تمادی یعنی زمانہ کا گزرنا۔ پھر پوچھا کوئی ایسی بھی نیکی ہے جو گناہون کے ساتھ نفع بخشتی ہے۔ فرمایا ہان تو یہ مان کی نافرمانی کے گناہ کو دھوڈالتی ہے۔ اور نیکیان گناہون کو مٹادیتی ہین۔ اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کو آسودہ حالی کے وقت مین یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوس کی مصیبت کے وقت مین مدد کرتا ہے۔ عامری نے کہا۔ یہ کیسے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ ایسے ہے کہ اللہ صاحب فرماتا ہے۔ کسی بندہ کے لیے دو امنین نہین ہوتی ہین۔ اور نہ دو خوف ہوتے ہین۔ اگر وہ مجھ سے دنیا مین خوف کریگا۔ مین اوسے اوس روز امن دونگا جس روز کہ مین بندون کو میدان قدس مین جمع کرونگا۔ اور وہان وہ ہمیشہ امن مین رہیگا۔ اور اوس کے امن کو پھر نہین مٹاؤنگا۔ اور اگر وہ مجھسے دنیا مین امن مین رہا۔ اور مجھے یاد نہ کیا۔ تو وہ اوس روز مجھسے خوف مین رہیگا۔ جس روز کہ مین روز معین پر میقات پر لوگون کو جمع کرونگا۔ وہ وہان مجھسے ہمیشہ خوف مین رہیگا۔

۱۹۵۔ حضرت کس امر کی ہدایت کرتے تھے اور اوس کے عوض مین کیا ملے گا۔ پھر عامری نے پوچھا۔ اے عبد المطلب کے بیٹے۔ آپ کیا ہدایت کرتے ہین۔ اور کیا بات

چاہتے ہین۔ فرمایا مین خدا ے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی ہدایت کرتا ہون۔ اور یہ چاہتا ہون۔ کہ تو خدا کا کسی کو شریک نہ بنائے۔ اور لات اور عزیٰ کو چھوڑ دے اور اللہ کے پاس سے جو کتاب اور اوس کا رسول آیا ہے اوس کا اقرار کرے۔ اور پانچ وقت کی ٹھیک ٹھیک نماز پڑھے اور سال مین ایک مہینے کے روزے رکھے۔ اور اپنے مال کی زکوۃ دے۔ تو اللہ تعالی تجھے اور تیرے مال کو پاک کریگا۔ اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تجھے اوس کی استطاعت ہو۔ اور جنابت کا غسل کرے۔ اور اس پر ایمان لاوے کہ مرنا اور مرنے کے بعد جی اٹھنا برحق ہے۔ اور جنت و دوزخ برحق ہین۔ عامری نے پوچھا ابن المطلب اگر مین یہ کرون تو مجھے کیا ملیگا نبی صلعم نے فرمایا جَنّٰتُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ مَنْ تَزَكّٰی (رہنے کے لیے باغ ملینگے جن کے تلے نہرین بہتی ہونگی۔ اور وہان ہمیشہ رہین گے۔ اور یہ اون کے لیے جو گناہ سے پاک رہے بدلہ ہوگا) عامری نے پوچھا۔ کہ اس کے ساتھ دنیا مین بھی کچھ ملے گا کیونکہ مجھے تو دنیا کا عیش بھی اچھا لگتا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا ہان یہ بھی ملیگا۔ جو لوگ میری متابعت کرینگے اون کے لیے فتح و نصرت ہوگی اور ملکون پر اون کا تسلط ہوگا پھر اوس عامری نے اسلام قبول کیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔

۱۹۶۔ حضرت کے والدین کا اور حضرت کے دادا کا انتقال اور ابوطالب کے پاس پرورش پانا

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کا جب انتقال ہوا ہے۔ تو بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ اوس وقت حاملہ تھین۔ اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم اٹھائیس دن کے تھے اوس وقت اون کے والد عبداللہ کا انتقال ہوا تھا۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمکو یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ عبداللہ بن عبدالمطلب شام سے قریش کے قافلہ کے ساتھ آئے

اور مدینہ مین اوترے - وہ بیمار تھے اس لیے کچھ روز وہان قیام کیا - اور وہین اون کا
انتقال ہوگیا - اور دار النابغہ الصغری مین مدفون ہوئے

ابن اسحاق کہتا ہے - کہ بی بی آمنہ کا مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابوا مین جس وقت
انتقال ہوا ہے تو اوس وقت حضرت کی عمر چھ سال کی تھی - وہ اونہین اون کے
ماموون کے پاس بنی النجار مین مدینہ کو لائی تھین - اور اون سے اونہین ملانے
کو لے گئی تھین - لوٹتے وقت راستہ مین اون کا انتقال ہوگیا - یہ بھی سنتے ہین
کہ اپنے شوہر کی قبر دیکھنے کے لیے مدینہ گئی تھین - اور رسول اللہ اور ام ایمن رسول اللہ
کی حاضنہ بھی اون کے ساتھ تھین جب لوٹکر آئین تو ابوا مین اون کا انتقال ہوگیا
ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے - کہ عبد المطلب اون کے ماموون کے یہان بنی النجار
مین لیگئے تھے - اور بی بی آمنہ اور رسول اللہ کو بھی ساتھ لے گئے تھے - جب
وہ وہان سے لوٹ کر آئے تو آپ کی والدہ کا مکہ مین انتقال ہوگیا اور شعب ابی ذرین
مدفون ہوئین - لیکن اول روایت زیادہ صحیح ہے -

جس وقت قریش احد کو گئے تھے - تو اونھون نے چاہا کہ بی بی آمنہ کی قبر کھود کر
اونہین نکال ڈالین - لیکن کسی نے اون مین سے کہا کہ عورتین پردہ کی چیز ہین
محمدؐ نے کبھی تمہاری عورتون سے کچھ بدسلوکی نہین کی ہے - اس بات سے اللہ تعالی
نے نبی صلعم کی مان کے اکرام کی وجہ سے اون کو اپنے ارادہ سے باز رکھا -

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے - کہ جب حضرت کی آٹھ سال کی اور ایک روایت مین
ہے دس سال کی عمر تھی تو عبد المطلب کا انتقال ہوگیا - اور جب عبد المطلب
کا انتقال ہوگیا - تو اون کی وصیت کے موجب ابوطالب آپ کے چچا نے اونہین

اپنے پاس رکھ لیا۔ عبدالمطلب نے ابوطالب کو وصیت اس بیٹے کی کی تھی۔ کہ یہ حضرت پر بڑی شفقت کرتے اور الفت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہان تک کہ اون کے اپنے بچے تو بے منہ دہوئے میلے کچیلے رہتے اور رسول اللہ چکنے چپڑے ہوتے تھے

بنی تمیم کا قتل مشقر مین

۱۹۷۔ **دہرز کے تحائف کو بنی تمیم کا لوٹ لینا** ہشام نے بیان کیا ہے۔ کہ دہرز نے کچھ مال اور تحفہ تحائف یمن سے کسری کو بھیجے تھے۔ جب یہ لوگ بلاد تمیم مین پہونچے۔ تو صعصعہ بن ناجیہ نے مجاشعی فرزدق شاعر بنی تمیم کے دادا سے کہا۔ کہ اون کو لوٹ لینا چاہیے۔ لیکن جب بنی تمیم نے انکار کیا۔ تو اوس نے کہا مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہے۔ گویا مین اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہون۔ کہ بنی بکر بن وائل نے انہین لوٹ لیا ہے اور اس مال و اسباب کی مدد سے وہ تمہاری لڑائی کے لیے آئے ہین۔ جب بنی تمیم نے یہ بات سنی تو وہ اُٹھ دوڑے اور اوس مال و اسباب کو چھین لیا۔ ایک شخص نطف بنی سلیط کا تہا اوسکے ہاتھ جواہر کا ایک تھیلا لگ گیا تہا لوگ اوس کی مثال دینے لگے (اَصَابَ کَنْزَ النَّطَفِ (نطف کو خزانہ مل گیا) اس سے یہ بات ایک مثل ہوگئی ہے۔

۱۹۸۔ **ہوذہ کی مدد سے آزاد فیروز مکعبر کا دہوکہ سے بنی تمیم کو مشقر مین قتل کرنا۔** پہر اس قافلہ والے یمامہ مین ہوذہ بن علی الحنفی کے پاس گیے۔ اوس نے انہین کپڑے پہنائے۔ اور سواریان دین۔ اور اون کے ساتھ گیا۔ اور کسری کے پاس اوس سے جا کر دربار مین ملا۔ کسری اوس سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک موتیون کا ہار منگا کر

اوس کے سر پر باندہا۔ اسی سے اوسے ہوذہ ذوالتاج (تاجدار) کہنے لگے۔ کسریٰ نے اوس سے پوچہا کہ تمیم تیری قوم کے لوگ ہین یا تیری اور اون کی صلح ہے۔ ہوذہ نے کہا۔ نہین نہ تو وہ میری قوم والے ہین اور نہ ہماری اون کی صلح۔ بلکہ لڑائی ہے کسریٰ نے کہا تو بس تجھے اپنا بدلہ مل جائیگا۔ اور کسریٰ نے چاہا۔ کہ تمیم پر فوج بہیجے لوگون نے کہا۔ اون کا چشمہ چہوٹا سا ہے۔ اور اون کا ملک بہت خراب ہے۔ اور اوسے مشورہ دیا۔ کہ اپنے بحرین کے عامل کو جس کا نام آزاد فیروز بن جشیش تہا لکہہ بہیجے کہ وہ اون کا بندوبست کردے عرب اس آزاد فیروز کو مکعبر (قطاع) کہا کرتے تہے کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ پاؤن کاٹا کرتا تہا۔ کسریٰ نے اوسے بنی تمیم کے قتل کا حکم دیا۔ اور اوس کے پاس ایک قاصد روانہ کیا۔ اور ہوذہ کو بہی بلاکر ازسرنو انعام واکرام دیا۔ اور اوسے قاصد کے ساتہ جانے کے لیے کہا۔ یہ دونو مکعبر کے پاس خوشہ چینی کے زمانہ مین آئے اور بنی تمیم کا قاعدہ تہا۔ کہ وہ غلہ لینے اور خوشہ چینی کے لیے ہجر کو جایا کرتے تہے۔ مکعبر نے اس واسطے منادی کرادی کہ جو لوگ بنی تمیم کے یہان ہین۔ وہ سب میرے پاس آئین۔ پادشاہ نے اونہین غلہ اور کہانا دینے کے لیے حکم دیا ہے۔ پہر جب وہ آئے۔ اور ایک قلعہ مشقر نام مین داخل ہوئے۔ تو مکعبر نے اون کے مردون کو توقتل کردیا۔ اور لڑکون کو رہنے دیا۔ اور اسی روز قعنب الریاحی بہی مارا گیا۔ یہ شخص یربوع مین بڑا بہادر سوار تہا۔ پہر مکعبر نے بچون کو کشتیون مین سوار کرایا۔ اور فارس کو بہیجدیا۔ ہبیرۃ ابن حدیر العدوی کہتا ہے کہ جس وقت مسلمانون نے اصطخر فتح کیا ہے اوس وقت کتنے ہی آدمی اون مین سے لوٹ کر آئے تہے اور بنی تمیم کے ایک شخص عبید بن وہب نے

دروازہ کی زنجیر کو توڑ ڈالا اور نکلکر بھاگ گیا۔ اور ہوذہ نے ایکسو قیدی مکعبر سے مانگ لیے اور اونہین آزاد کر دیا تھا۔

نوشیروان کے بیٹے ہرمز کی پادشاہی

۱۹۹۔ ہرمز کی پادشاہی اور اوسکا عدل اور عظماے سلطنت کو قتل کرنا۔

اس ہرمز کی مان خاقان الاکبر کی بیٹی تھی۔ جب کسریٰ نوشیروان بادشاہ ہوا تو اوس نے اڑتالیس برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد ہرمز پادشاہ ہوا۔ یہ ہرمز بن کسریٰ بڑا ادیب تھا۔ اور ضعیفون پر احسان کرتا اور اشراف اور دولتمندون کو دباتا تھا۔ اس سے وہ اوسے بُرا جاننے اور اوس سے دشمنی کرنے لگے اور اوسکے دل مین بھی اون سے اسی طرح دشمنی تھی۔ وہ بہت ہی بڑا عادل تھا۔ اوس کے عدل کی یہ نوبت پہونچ گئی تھی۔ کہ ایک مرتبہ وہ ساباط المداین کو سوار ہوا۔ اور ایک انگور کے کھیت پر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ اوس کے سردارون مین سے ایک سردار کھیت مین گیا۔ اور انگورون کا ایک خوشہ لے لیا۔ باغ کا نگھبان اوس کے پیچھے پڑ گیا اور فریاد مچائی۔ لیکن ہرمز کا خوف ان سردارون پر ایسا غالب تھا۔ کہ اوس سردار نے اس انگور کے گچھے کے عوض اوسے اپنا طلائی منطقہ دیدیا۔ جب اوس سے جان چھڑائی کہتے ہین۔ کہ ہرمز ہمیشہ مظفر و منصور رہتا تھا۔ جس چیز مین ہاتھ ڈالتا اوسے پورا ہی کر لیتا تھا۔ اور بڑا چالاک بدنیت تھا۔ ترکون کو بھی جو اوس کے ماموں ہوتے تھے بُرا بھلا کہا کرتا تھا اور علما اور دیوانیون اور اشراف مملکت کو اس قدر قتل کیا تھا کہ اون کی تعداد تیرہ ہزار چھ سو تک پہونچ گئی۔ اوس کی راے یہ تھی کہ سفلون سے

الفت کی جائے۔ اور کثرت سے اوس نے عظماے دولت کو قید کر دیا اور مار ڈالا اور مراتب سے گرا دیا تھا۔ اور لشکر کو تنگ کیا تھا۔ جس سے اوسکے گرد نواح کے لوگ فساد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

۲۰۰ - ہرمز پر پادشاہ خزر اور پادشاہ روم اور پادشاہ ترک کی چڑہائی اور بہرام کا شابہ اور برمودہ کو شکست دینا

ان مین شابہ (یا سادہ شاہ) جو ترکون کا پادشاہ (اور ہرمز کا ماموں ہوتا) تھا تین لاکھ سپاہ لیکر اوس کے جلوس کے سولہوین سال مین اوس پر چڑھ کر آیا۔ اور ہرات اور بادغیس مین پہونچ گیا۔ اور ہرمز اور اہل فارس سے کہلا بھیجا۔ کہ راستہ صاف کر دین تا کہ وہ فارس مین ہو کر روم کو چلا جائے۔ اُدہر سے روم کا پادشاہ اسّی ہزار آدمی سے سرحد پر آ پہونچا۔ اور اس ارادہ مین ہوا۔ کہ ہرمز پر آگے کو بڑہے۔ اور شمال مین خزر کا پادشاہ بہی باب الابواب تک آگیا۔ اور ایک بڑی فوج ساتھ لایا۔ ادہر جنوب مین عربون نے سواد کے علاقہ مین غارت مچادی۔

اس لیے لاچار ہو کر ہرمز نے بہرام خشنش کو جسے بہرام چوبین (یا شوبین) بہی کہتے ہین لشکر کے بارہ ہزار چیدہ سپاہ دیکر روانہ کیا۔ وہ بڑی کوشش کے ساتھ چلا۔ اور شابہ پادشاہ ترک سے جا کر لڑا۔ اور ایک تیر سے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور اوس کے لشکر کو لوٹ لیا۔ پھر برمودہ بن شابہ آیا اوسے بہی اوس نے شکست دی اور کسی قلعہ مین جا کر اوسے محصور کیا۔ اور پکڑ لیا۔ اور قید کر کے ہرمز کے پاس اوسے بہیجدیا۔ اور قلعہ مین جو کچہ تھا اوسے لوٹ لیا اس سے اوس کی عظمت اور ہمت بڑہ گئی۔

۲۰۱ - بہرام کی بغاوت اور ہرمز کے ماموں بندویہ اور بسطام کا ہرمز کو اندھا کرنا۔

چنانچہ بہرام اور اوسکے ہمراہیون کو ہرمز سے کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور انہون نے اوس سے بغاوت

کی۔ اور مدائن کی طرف روانہ ہوئے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ ہرمز سے اوس کا بیٹا پرویز پادشاہی کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ہم اوسے بادشاہ بنائینگے۔ اور ہرمز کے بعض دربار والے بھی پرویز کے معاون و مددگار ہو گئے۔ بہرام کی اس سے یہ غرض تھی۔ کہ ہرمز کا دل اپنے بیٹے پرویز سے بدل جائے۔ اور بیٹا باپ سے کھٹک جائے اور ان دونوں میں اختلاف پڑ جائے۔ اگر پرویز کو باپ پر فتح ہوجائے۔ تو بہرام کو اوس کا کام تمام کرنا بہت آسان ہوگا۔ اور اگر باپ کو فتح ہوئی۔ تو بھی بہرام کو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ہرمز سے اوسے نجات مل جائیگی۔ اور دونوں باپ بیٹوں میں کھٹکا رہے گا۔ اس سبب سے بہرام کے عوض ہرمز کو اوسے قبول کرنا پڑیگا۔ بہرام کے ارادہ بالاستقلال بادشاہ بننے کے ہو گئے تھے۔

جب پرویز نے یہ حال سنا تو اوسے باپ سے خوف ہو گیا۔ اور آذربائیجان کو بھاگ گیا۔ اور وہاں کتنے ہی مرزبان اور سپہید اوس کے طرفدار ہو گئے۔ اور مدائن میں بھی ارکین دولت باغی ہو گئے۔ جن میں بندویہ اور بسطام پرویز کے دو ماموں بھی تھے اونھوں نے ہرمز سے بغاوت کی۔ اور اوس کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر کر اندھا کر دیا اور اوسے قتل نہ کیا۔ جب پرویز کو یہ خبر پہونچی۔ تو وہ آذربائیجان سے دارالمملکت کو آیا۔ ہرمز کی حکومت اکیس برس نو مہینے اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ برس رہی۔ پادشاہان فارس میں سے نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے اب تک اندھا کیا گیا ہے۔

۲۰۲۔ ہرمز کی عمارت میں ایک شخص کا دشمنی سے عیب نکالنا اور ہرمز کا تحمل سے اوس شخص کا انصاف کرنا	اس ہرمز کی ایک نیک سیرتی کی حکایت لکھی ہے۔ جب اوس نے وہ مکان بنایا جو

مدائن کے مقابل دجلہ کے پاس تھا تو اوس نے بہت کھانا پکوایا - اور چارون طرف سے لوگون کو بلوایا - اور اونہین کھانا کھلایا - پھر اون سے پوچھا کیا اس مکان مین کوئی عیب بھی ہے - سب نے کہا - تہین کوئی عیب نہین ہے - لیکن ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا - کہ تین عیب اوسمین کھلم کھلا دکھائی دیتے ہین - ایک تو یہ ہے کہ تمام آدمی اپنے مکانات دنیا مین بنایا کرتے ہین - تو نے اپنے مکان مین دنیا بنائی ہے - یعنی اوس کے صحن اور کمرے بے انتہا بڑے بڑے وسیع کر دئے ہین - اس سے یہ ہوگا - کہ گرمی مین دہوپ مکان مین بہت ہیگی - اور لو آئیگی - اور اوس کے رہنے والون کو ایذا ہوگی - اور ایام سرما مین وہان سردی بہت ہوگی - دوسرا عیب یہ ہے کہ تمام بادشاہ مکان دریاؤن کے متصل بنایا کرتے ہین - تاکہ اوس سے اون کے رنج و غم اور تفکرات دور ہون - اور پانیون کو دیکھہ دیکھہ اون کی نگاہین ٹھنڈی ہون - اور ہوا مرطوب آئے - اور آنکھین روشن رہین - اور تو نے دجلہ کو چھوڑ دیا - اور بیابان مین جا کر گھر بنایا - اور تیسرا عیب یہ ہے کہ عورتون کے حجرے شمال کی طرف تو نے مردون کے مکانات کے قریب بنائے ہین - جہان ہوا سب سے زیادہ چلتی رہتی ہے وہان سے ہوا اون کی آوازون کو اور اون کی خوشبوؤن کو مردون مین لیجائیگی - یہ بات غیرت اور حمیت کے خلاف ہے -

ہرمز نے کہا - صحن اور مجلسون کی وسعت کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا - سو وہ تیرا اعتراض ٹھیک نہین ہے - کیونکہ مکانات وہی اچھے ہین جن مین نظر دور تک جائے رہی گرمی اور سردی کی شدت سو یہ خیش دکتان کے کپڑے ، اور لباس اور آگ سے دور ہوتی ہے - اوسکے لیے چھوٹے مکان کی ضرورت نہین ہے - اور پانی کے پاس

ہونے کا جو تو نے ذکر کیا۔ اوس کا یہ جواب ہے۔ کہ مین ایک مرتبہ اپنے باپ کے پاس تہا۔ اور وہ دجلہ کے کنارہ ایک مکان مین تہا۔ وہان اوس کے نیچے ایک کشتی غرق ہونے لگی۔ کشتی والون نے میرے باپ سے فریاد کی۔ میرا باپ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اور جو کشتیان ہمارے مکان کے نیچے تھین اون سے چلا چلا کر میرے باپ نے مدد کرنے کے لیے کہا۔ لیکن جب تک کہ یہ لوگ وہان پہونچے ہی پہونچین۔ وہ سب کے سب ڈوب گیے۔ اس وقت سے مین نے اپنے دل مین یہ قرار دے لیا۔ کہ مین ایسے شخص کے پاس نہین رہونگا جو مجھ سے زبردست ہے۔ اور مین نے شمال مین عورتون کے حجرے اس لیے بنائے ہین۔ کہ شمالی ہوا سب سے زیادہ رقیق اور بہت ہلکی ہوتی ہے اور عورتین جو گھرون مین رہا کرتی ہین۔ اس لیے اون کے واسطے یہ ہوا بہتر ہے۔ اس جگہہ عیب کا اعتراض بہی تیرا غلط ہے۔ کیونکہ مرد یہان عورتون کے پاس نہین جا سکتے ہین اور جو شخص اس مکان مین داخل ہوتا ہے وہ مملوک اور بندہ ہوتا ہے آنکھہ اوٹھا کر نہین دیکھہ سکتا۔

لیکن تو جو یہ باتین کہتا ہے اس کا سبب بجز میری دشمنی کے اور کوئی نہین ہو سکتا بتا کہ اس کا سبب کیا ہے اوس شخص نے کہا۔ کہ میرا ایک گانون ہے۔ اور مین اوس کا مالک ہون۔ جو اوس کا محصول آتا تھا اوس سے مین اپنے بچون کا خرچ چلایا کرتا تہا۔ مگر اب وہان کے مرزبان نے اوسے مجھ سے چھین لیا ہے مین تیرے پاس دو سال سے آیا ہوا ہون۔ اور تجھ تک میری رسائی نہین ہو سکتی ہے۔ مین تیرے وزیر کے پاس بہی گیا۔ اور اوس سے فریاد کی۔ اوس نے بھی میرا انصاف نہ دلایا۔ مین اب بہی سرکاری خراج جو اوس گانون کا مقرر ہے دیا کرتا

ہون - کہ کہین اگر خراج نہ دون تو اوس کی ملکیت سے ہی میرا نام خارج نہ ہو جائے
لیکن یہ ایک اور بہی بڑا ظلم ہے کہ خراج تو مین ادا کرون اور اوس کی آمدنی دوسرا
شخص لے -

پھر ہرمز نے اپنے وزیر سے اس کا حال پوچھا - تو اوس نے اوس شخص کے
بیان کی تصدیق کی - اور کہا مجھے اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر مین تجھے اس امر کی خبر
کرون تو مرزبان مجھے کچھہ نقصان نہ پہونچاے - اس پر ہرمز نے حکم دیا کہ جو کچھہ مرزبان
نے اوس سے لیا ہی - اوس کا دو چندہ وہ اوسے دے اور دو برس تک اوس گانون
والے کی خدمت کرے - گانون والے کو اختیار ہے کہ جو خدمت چاہے اوس
سے لے -

۲۰۳ - ہرمز کا فریادیون کے لیے صندوق بنوانا اور پھر زنجیر اپنے دربار سے باہر تک لٹکوانا -

پھر وزیر کو ہرمز نے موقوف کر دیا - اور اپنے دل
مین کہا - کہ جب وزیر ظالم سے ڈرتا ہے - تو
ضرور ہے کہ اور لوگ بہی اوس سے ڈرتے ہونگے - پھر اوس نے ایک صندوق
بنوایا - اور اوسے قفل لگا کر اپنی مہر کر دی - اور اپنے دروازہ پر رکھوا دیا - اور اوسمین
ایک شگاف رکھا - کہ فریادی لوگ اوسمین سے اپنے عرایض صندوق مین ڈالدیا
کرین - اور ہر ہفتہ مین اوسے کہولتا اور مظالم کی تحقیقات کرتا تہا - پہر اوس نے یہ سوچا
کہ رعیت پر جو ظلم ہوتا ہے اوسکی مجھے ہر ساعت خبر ملنی چاہیئے - اس لیے ایک
زنجیر بنوائی - اور اوس کا ایک سرا اپنے دربار کی چہت مین لگوایا - اور دوسرا سرا ایک
روزن مین سے لیجا کر مکان کے باہر پہونچا دیا اور اوسمین ایک گھنٹہ لگوا دیا - جب کوئی
فریادی آتا - تو اوس زنجیر کو ہلاتا - اور اوس سے گھنٹہ بجتا - اور ہرمز وہان خود آکر موجود

ہوجاتا اور مستغیث کی فریاد کی تحقیقات کرتا تہا اور انصاف کرتا تھا۔

کسریٰ پرویز بن ہرمز کی بادشاہی

۴۰۴ - پرویز کا بہرام سے شکست کہانا اور ہرمز کا اوسے موریق کے پاس جانے کا مشورہ دینا

یہ بادشاہ نہایت ہی سخت گیر اور اپنی راے کا بڑا پابند تہا اور اوس کا رعب داب اور تقدیر کی مساعدت اور خزانہ کا جمع کرنا اس درجہ کو پہونچ گیا تہا کہ اس سے پہلے کوئی بادشاہ بہی ایسا نہین ہوا تہا۔ اور اسی واسطے اوسے پرویز کہتے تہے جس کے معنی ہین مظفر و منصور۔ اسکے باپ کے ایام حیات مین ہی بہرام چوبین نے اس کے باپ سے چغلی کہائی تہی کہ وہ اپنے آپ بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ جب اسے یہ خبر ہوئی تو یہ آذربائیجان کو چہپ کر چلا گیا۔ اس باب مین مختلف روایتین ہین جن کا بیان اوپر ہوچکا ہے۔ غرض جب یہ وہان پہونچا۔ تو وہان کے عظماے سلطنت اسکے طرفدار ہوگیے اور جو لوگ مدائن مین تہے وہ اس کے باپ سے پہر گیے۔ جب پرویز نے سنا تو نہایت تیزی کے ساتھ مدائن کو چلا کہ کہین بہرام چوبین وہان اوس سے پہلے نہ پہونچ جاے اور وہان اوس سے پہلے آکر تاج سر پر رکہا اور تخت شاہی پر جلوس کیا۔ پہر اپنے باپ کے پاس گیا۔ جس کو اندہا کر دیا گیا تہا۔ اوس سے کہا۔ کہ میری اسمین کوئی خطا نہین ہے مین تو فقط اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا تہا۔ باپ نے اوس کی تصدیق کی۔ اور اوس سے درخواست کی۔ کہ کسی ایسے شخص کو ہر روز میرے پاس بہیجدیا کر جس سے میرا دل بہلے۔ اور جس نے مجھ سے سرکشی کی اور مجھے اندہا کیا ہے اوس سے بدلا لے۔ پرویز نے اوس سے عذر کیا۔ کہ ابھی چونکہ بہرام لشکر لیے چلا آرہا ہے۔ انتقام مین

نہین دے سکتا۔ ہان البتہ جب بہرام پر فتح ہوجائیگی تو اوس وقت مین انتقام لونگا۔

پھر بہرام نہروان کی طرف چلا۔ اور پرویز بہی اوس طرف پہونچا۔ اور فریقین کا مقابلہ ہوا مگر پرویز نے دیکھا۔ کہ اوس کے ساتھی لڑائی مین فتور ڈال رہے ہین۔ اس لیے وہ بھاگ گیا۔ اور باپ کے پاس پہونچا۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ اور مشورہ چاہا اوس نے کہا کہ موریق پادشاہ روم کے پاس جا۔

۲۰۵۔ پرویز کا بہاگنا اور ہرمز کا قتل اور بہرام چوبین کا پادشاہ ہونا۔

پھر پرویز نے سفر کی تیاری کی۔ اور چند مخصوصون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا جن مین اوسکے دو تو ماموں بندویہ اور بسطام اور کردی بہرام کا بہائی بہی تہا۔ جب یہ لوگ مدائن سے نکلے تو انہین خوف ہوا۔ کہ بہرام آکر کہین ہرمز کو پھر پادشاہ نہ بنا دے۔ اور اوس کے بعد روم کے پادشاہ کو لکھے کہ ہم لوگون کو پکڑ کر بہیجدے۔ اور وہ اوس کی تحریر کے بموجب ہمین پکڑ کر اوس کے حوالہ کردے۔ اس واسطے اونہون نے پرویز سے اوس کے باپ ہرمز کے قتل کی اجازت چاہی۔ اوس نے اس کا کچھہ پورا پورا جواب نہ دیا۔ لیکن بندویہ اور بسطام اور چند اور ہمراہی لوٹے۔ اور ہرمز کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ پھر پرویز کے پاس جا پہونچے اور پہر بڑی کوشش سے روانہ ہوکر فرات پار ہوگئے۔ اور ایک دیر مین آرام کے لیے اُترے۔ لیکن اوسی جگہہ بہرام کے سوارون نے اوسے آلیا۔ ان مین سب سے آگے ایک شخص بہرام بن سیاوش اون تک پہونچا بندویہ نے پرویز سے کہا۔ کہ تو اپنے بچنے کی کوئی تدبیر کر۔ پرویز نے کہا مین اس وقت کیا کرسکتا ہون۔ بندویہ نے کہا۔ مین تیرے واسطے اپنی جان دیتا ہون۔ تو مجھے اپنے کپڑے دیدے۔ اور اوس کے کپڑے لیکر پہن لیے۔ اور پرویز اور اوس کے ساتھی دیر سے نکل گئے۔ اور پہاڑون مین

جا چھپے - پھر بہرام وریین آپہونچا دیکھا تو بندویہ دیر پر پرویز کے کپڑے پہنے موجود ہے - اوس نے جانا کہ یہ پرویز ہے - اور بندویہ نے اوس سے درخواست کی - کہ کل صبح تک کی مجھے مہلت دیجئے - تاکہ مین باطمینان کل خدمت مین حاضر ہوؤن بہرام نے اوسے مہلت دیدی - دوسرے روز معلوم ہوا - کہ یہ تو فریب تھا - اس واسطے بہرام بن سیاوش اوسے پکڑ کر بہرام چوبین کے پاس لے گیا - اور چوبین نے اوسے قید کر دیا - پھر بہرام بن سیاوش اور بندویہ نے سازش کی کہ بہرام چوبین کو مار ڈالین - لیکن بہرام چوبین کو یہ حال معلوم ہو گیا اوس نے بہرام بن سیاوش کو تو قتل کر دیا - مگر بندویہ نکلکر کسی طرح بہاگ گیا اور آذربائیجان چلا گیا -

۲۰۶ - پرویز کا مورییق کی مدد سے آکر بادشاہ ہونا اور بہرام چوبین کا قتل -

ادہر پرویز بہاگ کر انطاکیہ پہونچا - اور اپنے آدمیون کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا - وہان اوس نے نصرت کا بھی وعدہ کیا اور پرویز کو اپنی بیٹی بھی دی - جس کا نام مریم تھا - پھر موریق نے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی تعداد ستر ہزار تھی اوسمین ایک سپاہی تھا جو ہزار آدمی کے برابر گنا جاتا تھا - اور پرویز اونہین درست کر کے آذربائیجان کی طرف لایا - اور بندویہ وغیرہ بڑے بڑے لوگ اور سردار چالیس ہزار سوار اصفہان فارس اور خراسان سے لیکر اوس سے آملے - پھر وہ مدائن کو چلا - اور بہرام چوبین بھی اوسکے مقابلہ کو نکلا دونون مین سخت لڑائی ہوئی - اوس مین وہ سوار رومی مارا گیا جو ہزار آدمی کے برابر شمار ہوتا تھا - مگر بہرام چوبین کو شکست ہوئی - اور وہ ترکستان کو چلا گیا - اور میدان معرکہ سے پرویز بڑھ کر مدائن مین پہونچا اور رومیون کو خوب انعام واکرام دیا - جس کی تعداد دو کرور تک پہونچ گئی تھی - بعد ازان اونہین اپنے ملک کو بھیجدیا - اور بہرام چوبین کی ترکون نے بڑی خاطر کی - اس واسطے

پرویز نے ترکون کے پادشاہ کی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اور اوسے بہت کثرت سے جواہر وغیرہ تحفے بھیجے - اور اوس سے بہرام کے مار ڈالنے کے لیے کہا وہ راضی ہو گئی - اور کسی آدمی کے ذریعہ سے اوسے قتل ہی کرا دیا - لیکن ترکون کے پادشاہ کو یہ بہت ہی ناگوار گذرا - اور جب اوسے معلوم ہوا - کہ اوس کی عورت نے اوسے قتل کرایا ہے تو اوسے طلاق دیدی -

پھر پرویز نے بندویہ کو قتل کرا دیا - اور جب بسطام کو قتل کرنا چاہا تو وہ بھاگ گیا اور طبرستان کی حصانت کی وجہ سے وہان جا کر پناہ لی - مگر وہان بھی پرویز نے کسی کو بھیجکر اوسے قتل کرا دیا -

۲۰۷ - پرویز کا موریق کے بیٹے کی مدد کے لیے فرحان اور شہر بزار کو فوج دیکر روم پر بھیجنا اور ہرقل کی پادشاہی -

اب رومیون کا حال سنئے اونھون نے جس وقت پرویز کو چودہ برس حکومت کرتے ہو گیے تھے اپنے پادشاہ موریق کو معزول کر دیا - اور پھر مار ڈالا - اور ایک بطریق کو جس کا نام فوقاس تھا اپنا پادشاہ بنا لیا - اس فوقاس نے موریق کی ذریت کو خوب قتل و برباد کیا - کہین اوس کا ایک بیٹا کسریٰ پرویز کے پاس بھاگ کر آ گیا - پرویز نے اوس کو تاج پہنایا اور روم کا پادشاہ بنا کر اوسے لشکر دیا - اور اپنے لشکر کے تین سردار کیے -

ایک کا نام اون مین سے بوران تھا - اوسے لشکر دیکر شام کو بھیجا - اور وہ اوسمین گھستا ہوا بیت المقدس تک پہونچ گیا - اور وہ صلیب کی لکڑی لے لی - جسے نصاریٰ کہتے ہین - کہ حضرت مسیح کو اوس پر صلیب دی گئی تھی اور اوسے لیکر کسریٰ پرویز کے پاس بھیجدیا دوسرا سپہ سالار وہ تھا جس کا نام شاہین تھا - اوسے ایک اور لشکر دیکر مصر کو روانہ کیا

اوس نے اوسے فتح کر کے سکندریہ کی کنجیان پرویز کے پاس بھیجدین۔
قیصر اسپہ سالار جو سب سے بڑا تھا فرخان تھا۔ جس کے مرتبہ کو شہر براز کہتے تھے۔ (یہان کچھہ غلطی ہے کیونکہ آگے چلکر شہر براز ایک جدا ہی شخص معلوم ہوتا ہے) پھر اس فرخان کو باقی دو سپہ سالارون کا بھی افسر کر دیا تھا۔ اس کی مان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوتا وہ نجیب (یعنی سورما) ہی ہوتا تھا۔ اُسے پرویز نے بلایا اور کہا مین چاہتا ہون کہ روم کو لشکر بھیجون۔ اور تیرے کسی بیٹے کو اوس پر سپہ سالار کرون۔ بتا کہ تیرے بچون مین کون اس کام کے لائق ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ فلان میرا بیٹا تو لومڑی سے زیادہ چالاک اور باز سے زیادہ محتاط ہے۔ اور فرخان سنان سے بھی زیادہ تیز ہے اور شہر براز لومڑی سے زیادہ حلیم ہے۔ پرویز نے کہا۔ کہ مین حلیم کو پسند کرتا ہون پھر اوسی کو سپہ سالار کر دیا۔ وہ روم کی طرف گیا۔ اور اونہین قتل کیا۔ اور اون کے شہرون کو خراب اور برباد کر ڈالا۔ اور درختون کو کاٹ کر پھینک دیا اور قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور اوس کے پاس خلیج کے کنارہ قیام کیا۔ اور وہان چارون طرف لوٹ مار اور غارت کا بازار گرم کر دیا۔ لیکن اس پر بھی موریق کے بیٹے کی طرف کسی نے رجوع نہین کیا۔ اور نہ اوس کی اطاعت کی۔ صرف اتنا ہوا۔ کہ رومیون نے فساد کے سبب سے فوقاس کو مار ڈالا۔ اور اوسکے بعد ہرقل کو اپنا پادشاہ کر لیا۔ یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس سے مسلمانون نے شام کا ملک لیا ہے۔

۲۰۸۔ ہرقل کا خواب اور اوس کا کسریٰ پر چڑہائی کر کے نصیبین تک چلا آنا۔ جب ہرقل نے دیکھا۔ کہ اوس نے روم مین کیسی لوٹ کھسوٹ اور کشت وخون کی دہوم مچا رکھی ہے۔ اور اون پر کیسی بلا نازل ہوئی ہے تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے نہایت

تضرع کے ساتھہ دعا مانگی - پھر اوس نے خواب مین دیکھا - کہ ایک شخص بڑی ڈاڑہی والا صدر مجلس پر اچھے کپڑے پہنے بیٹھا ہے - پھر ان دونون کے پاس ایک شخص باہر سے آیا - اور اوس شخص کو مجلس سے گرادیا - اور ہرقل سے کہا - کہ مین اس شخص کو تیرے حوالہ کرتا ہون - اسی مین ہرقل کی آنکھہ کھل گئی - مگر اوس سے اپنے خواب کو کسی سے بیان نہین کیا - پھر دوسری رات کو بھی دیکھا - کہ وہی شخص پھر مجلس مین بیٹھا ہے - اور وہی تیسرا شخص آیا - اور ایک زنجیر ہاتھہ مین لے آیا - اور اوس کی گردن مین زنجیر ڈالی اور ہرقل کو دیدیا - اور کہا کہ مین نے کسریٰ کو بالکل تیرے حوالہ کردیا - تو اوس پر چڑہائی کر تو اوس پر غالب رہیگا اور اپنی مرادون کو پہونچیگا - اور دشمن پامال ہوجائینگے - پھر یہ خواب ہرقل نے اپنے عظماے سلطنت کے روبرو بیان کیا - اون سب نے کسریٰ پر چڑہائی کرنے کی راے دی - اور ہرقل مستعد ہوا - اور اپنے ایک بیٹے کو قسطنطنیہ پر خلیفہ کیا اور شہر براز جس راستہ پر تھا اوسکو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے چلا - اور بلاد ارمینیہ مین اندر گھس آیا - اور جزیرہ کا ارادہ کیا - اور نصیبین مین آموجود ہوا - یہ دیکھکر کسریٰ نے بھی ایک لشکر بھیجا - اور حکم دیا کہ موصل مین قیام کرے - اور شہر براز کو اپنے پاس بلایا تاکہ دونون ملکر ہرقل سے لڑائی کرین -

۲۰۵ - شہر براز اور فرخان کی بغاوت کسریٰ سے اس باب مین روایتین مختلف ہین - ایک روایت یہ ہے کہ شہر براز بلاد روم کو گیا - اور شام کو پامال کرتا ہوا اذرعات تک پہونچا - اور وہان لشکر روم سے اوس کی لڑائی ہوئی - جس مین شہر براز کو فتح ہوئی - اور اوس نے رومیون کو بھگاکر اونہین خوب لوٹا اور لونڈی غلام بنایا اور اس سے اوس کو بڑی قوت ہوگئی - پھر فرخان شہر براز کے بھائی نے ایک روز شراب پی - اور کہا - کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے

کہ مین کسریٰ کے سر پر بیٹھا ہوا ہون - یہ خبر کسریٰ کو بھی پہونچی - اوس نے شہر براز کے بہائی کو لکہا کہ فرخان کو قتل کر دی - لیکن شہر براز نے کسریٰ کو لکہا - کہ وہ بڑا بہادر ہے اور دشمن پر خوب اوسکا رعب چھایا ہوا ہے - کسریٰ نے مکرر اوسکی قتل کیلئے لکہا - پہر شہر براز نے کچھہ جواب لکہا - کسریٰ نے تیسری مرتبہ پہر اوسی وجہ سے لکہا شہر براز نے اوسکے حکم کی تعمیل نہ کی - اس لیے کسریٰ نے شہر براز کو معزول کیا - اور فرخان کو لشکر کی سرداری دیدی - شہر براز نے اس کی اطاعت کی جب فرخان سپہ سالار ہوگیا - تو قاصد نے اوسے ایک چھوٹا سا کسریٰ کا شقہ لاکر دیا - جس مین لکہا تھا کہ شہر براز کو قتل کر دے - فرخان نے چاہا - کہ شہر براز کو مار ڈالے - شہر براز نے کہا اچھا بہتر ہے - مگر اتنی مجھے مہلت دے - کہ مین اپنی وصیت لکہدون - اوس نے اوسے مہلت دی - شہر براز نے ایک ڈبہ منگایا اور اوس مین سے کسریٰ کے تینون خط نکال کر دکہائے - اور اوسے سارا حال بتا دیا - اور کہا مین نے تو تین مرتبہ تیرے باب مین لوٹ پلٹ کیا - اور تجھے قتل نہ کیا - اور تو چاہتا ہے - کہ کسریٰ کی ایک تحریر پر مجھے قتل کر دے اس پر بہائی نے اوس کا عذر مان لیا - اور پہر اوسی کو سپہ سالار کر دیا - اور کسریٰ کے برخلاف دونو کے دونو روم کے بادشاہ کے طرفدار ہوگے -

۲۱۰ - شہر براز اور ہرقل کا پرویز کے برخلاف اتفاق اور ہرقل کا راہزار کو قتل کرنا -

پہر شہر براز نے ہرقل کے پاس آدمی بہیجا - اور کہا کہ مجھے آپ سے ملنے کی ضرورت ہے کہ وہ نہ تو قاصدون کی زبانی طے ہوسکتی ہے اور نہ خطوط مین لکھی جاسکتی ہے - آپ پچاس رومی لیجئے اور مین بھی پچاس فارس والے ساتھہ لیتا ہون - اور مجھہ سے آکر ملاقات کیجئے - پہر قیصر اپنا تمام لشکر لے کر آیا - اور اپنے جاسوسون کو بہیجکر شہر براز کی خبر منگائی - اس اندیشہ سے کہ کہین کچھہ دغا کا تو ارادہ نہین ہے - جاسوسون نے

آکر خبر دی کہ وہ صرف پچاس آدمیون کے ہی ساتھ ہے۔ اس لیے قیصر نے بھی
اسی قدر آدمی لیے۔ اور دونو نے آکر ملاقات کی صرف بیچ مین ایک ترجمان تھا۔ شہر براز
نے کہا۔ مین نے اور میرے ساتھی نے تیرا ملک خراب کیا۔ اور جو کچھہ کیا وہ سب
تو جانتا ہے۔ اب کسریٰ ہم سے حسد کرنے لگا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ ہمین مار ڈالے
اس واسطے ہم اوس سے پھر گئے ہین۔ اور تیرے ساتھ ہوکر اوس سے لڑنا چاہتے
ہین۔ ہرقل اس سے خوش ہوگیا۔ اور دونون نے اتفاق کر لیا۔ اور ترجمان کو مار ڈالا۔
تاکہ وہ افشائے راز کہین نہ کردے۔

اب ادھر تو ہرقل لشکر لیکر نصیبین کو چلا۔ اور کسریٰ پرویز کو اس کی خبر پہونچی۔ اسواسطے
اوس نے ایک سپہ سالار راہزار نام کو بارہ ہزار فوج سے ہرقل کے دفعیہ کو روانہ کیا
اور حکم دیا۔ کہ نینوے مین موصل کے قریب قیام کرے۔ اور دجلہ سے ہرقل کو اُترنے
نہ دے۔ اور وہ خود دسکرۃ الملک مین ٹھیرا رہا۔ راہزار نے جاسوس بھیجکر خبر منگائی تو معلوم
ہوا۔ کہ ہرقل کے پاس ستر ہزار فوج ہے۔ اوس نے کسریٰ کو اس کی اطلاع دی
اور کہلا بھیجا کہ اس قدر بڑی فوج سے مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ مگر پرویز نے نہ مانا۔ اور یہی
حکم دیا۔ کہ ہرقل سے لڑے۔ راہزار نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ اور لشکر کو آراستہ
کیا۔ اور ہرقل بھی کسریٰ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس مقام کو جہان راہزار
پڑا ہوا تھا چھوڑکر دوسرے راستہ سے دریا کو عبور کر آیا۔ راہزار اوس کی طرف چلا۔ اور میدان
مین آکر اوس سے لڑا۔ اور مارا گیا۔ اور چھہ ہزار آدمی بھی اوس کے مارے گئے۔ باقی
بھاگ کر چلدیے۔ اس کی خبر پرویز کو پہونچی۔ وہ اس وقت تک دسکرۃ الملک مین ہی
تھا۔ سنکر اوس سے نہایت خوف ہوا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور ہرقل کے مقابلہ کی طاقت

اپنے مین نہ دیکھکر وہان متحصن ہوگیا - اور جو سردار کہ بھاگ گیے تھے اونھین تہدید آمیز خطوط لکھے - جس سے وہ بھی اوس کے برخلاف ہو گیے - چنانچہ اس کا ہم آیندہ ذکر کرتے ہین - انشاءاللہ تعالی -

۲۱۱ - پرویز کا دھوکے سے ہرقل کے پاس سازشی خط پہونچانا اور اوس کی واپسی عراق سے اور شہریراز کا اوس پر حملہ -

پھر ہرقل آگے بڑھکر مداین کے قریب پہونچا اور پھر اپنے ملک کو لوٹ گیا - اس کا سبب یہ ہوا - کہ جب کسری ہرقل سے عاجز ہو گیا تو ایک فریب بنایا - اور شہریراز کو ایک خط لکھا - اور اوسمین اوس کا بڑا شکریہ ادا کیا - اور نہایت تعریف کی - اور کہا - کہ جو کچھ مین نے تجھے حکم دیا تھا - کہ ہرقل کو تو ادھر سے آنے دے - اور یہان وہ ہمارے قابو مین آجاے یہ تو نے بہت ہی اچھا کام کیا - اب وہ بہت اندر چلا آیا ہے - اور ہمارے داؤن پر پہونچ گیا ہے اب تو تو اوس کے پیچھے سے آ - اور مین اوس کے سامنے سے آتا ہون - اور ہم تم فلان روز دونو مل جاینگے اوس وقت رومیون مین سے کوئی بھی نہ بچ سکیگا - پھر اس خط کو آبنوس کی لکڑی مین رکھا - اور مداین کے قریب دیر مین ایک راہب رہتا تھا اوسے بلایا - اور اوس سے کہا میرا ایک کام ہے - اوس نے کہا - مین کس لایق ہون - کہ پادشاہ کو میری ضرورت پڑی ہے - مین تابع ہون جو حکم ہو بجا لاؤن - پرویز نے کہا - تجھے معلوم ہے کہ رومی یہان ہمارے قریب آگئے ہین - اور اونھون نے راستہ بند کر لیا ہے - اور جو لوگ میرے شام کے ملک مین ہین اون سے مجھے کچھ کہنا ہے - اور تو نصرانی ہے - جب تو ان رومیون پر ہو کر گزریگا - تو اونھین تجھسے کچھ اندیشہ نہ ہوگا - مین نے ایک خط لکھا ہے - اور وہ اس ڈنڈے مین ہے تو اسے شہریراز کے پاس پہونچا دے

اور اوس کے صلہ مین اوسے دوسو دینار دئے۔

جب اوس راہب نے وہ خط لیا۔ تو اوسے کھولکر پڑہا۔ پہر اوسے اوسی مین رکھ لیا اور روانہ ہوا۔ جب وہ رومیون کے لشکر کے قریب پہونچا۔ تو وہان رومیون کو اور بہون اور ناقوسون کو دیکھا تو اوس کے دل مین رحم آگیا۔ اور دل مین کہا۔ کہ اگر مین نے ان نصرانیون کو مار ڈالا تو مین بہت ہی برا آدمی ہونگا۔ اس لیے وہ ہرقل کے سراپردہ پر آیا۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ اور پرویز کا خط اوسے دیدیا۔ اوس نے اوسے پڑہا۔ اسی مین اوسکے لوگون نے ایک اور شخص کو لاکر حاضر کیا۔ جسے اونہون نے شام کے راستہ سے پکڑا تہا۔ اور جسے کسری نے بہیجا تھا۔ اوس کے پاس بہی ایک خط تہا جسے شہر یراز کی طرف سے کسری کے نام لکھا گیا تہا۔ اوس مین لکھا تہا کہ مین نے پادشاہ روم کو بڑے مکر اور دہوکے دے دلاکر اپنی طرف سے مطمئن کیا ہے اور وہ ملک مین آپ کے ارشاد کے بموجب اب آپہونچا ہے۔ اب مجھے پادشاہ حکم دے کہ کون سے روز اوس سے لڑائی کی جائے۔ کہ مین پیچھے سے آؤن اور آپ آگے سے اوس پر حملہ کرین۔ تاکہ اون مین سے نہ تو ہرقل اور نہ اوس کی فوج کا ایک آدمی بہی بچ کر نکل سکے۔ اور اوس سے کہا کہ کوئی راستہ سوچکر تجویز کیجئے کہ جس مین ہرقل کو پکڑ لیا جائے۔

جب پادشاہ روم نے یہ دوسرا خط بہی پڑہا۔ تو اوسکو پہر اس معاملہ مین کچھ شبہ نہ رہا اور منہزم کی طرح پیچھے کو لوٹا۔ تاکہ اپنے ملک مین جلد پہونچ جائے۔ اب یہ خبر شہر یراز کو پہونچی۔ کہ رومی لوٹے جاتے ہین۔ اوس نے چاہا کہ رومیون نے جو اوس سے خلاف عہد کیا ہے۔ اوس کا عوض اون سے لیا جائے۔ اس واسطے رومیون کو اوس نے

گھیرا۔ اور اون کا راستہ روک کر خوب قتل کیا۔ اور کسریٰ کو لکھا کہ مین نے رومیون کے ساتھ حیلہ کیا تھا کہ جس سے وہ عراق مین آگئے تہے۔ اور اسی کے ساتھ کتنے ہی سردار بھی اون کے پکڑ کر اوس کے پاس بہیجے۔

۲۱۲ - نبی صلعم کی پیشین گوئی رومیون کی فتح کی نسبت اور اوس کا سچ ہونا۔

اسی حادثہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ (رومی نصاریٰ اوس سرزمین مین جو جزیرہ عرب سے نزدیک ہے مغلوب ہوگیے ہین۔ مگر یہ لوگ اس مغلوبیت کے بعد چند سال مین پہر غالب آجاینگے۔) یہان اوس سرزمین سے جو نزدیک ہے اذرعات کے مقام سے مراد ہے۔ اور یہ مقام رومیون کے ملک کا عرب سے نہایت نزدیک ہے یہان رومیون کو ایک لڑائی مین شکست ہوگئی تھی۔ اور نبی صلعم کو اور نیز سب مسلمانون کو اہل فارس کی فتح رومیون پر اوس وقت بُری معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ رومی اہل کتاب ہین اور کفار اس سے خوش ہوئے تہے۔ کیونکہ مجوسی بھی اونہین کی طرح اُمی تہے جب یہ آیتین نازل ہوئین تو حضرت ابوبکر الصدیق نے ابی بن خلف سے اس امر کی شرط کی تھی کہ رومیون کو نو برس کے اندر اندر فتح ہوگی۔ اور شرط مین سو اونٹ بدے تھے حضرت ابوبکر جیت گئے۔ اوس وقت شرط بدنا حرام نہین ہوا تھا۔ جب رومیون کو فتح ہوگئی۔ تو اوس کی خبر رسول اللہ صلعم کے پاس یوم الحدیبیہ مین آئی تھی۔

اون نشانیون کا بیان جو کسریٰ نے رسول اللہ صلعم کے سبب سے دیکھی تھین

۲۱۳ - کسریٰ کے محل کا شکستہ ہونا اور

ان نشانیون مین سے یہ نشانیان ہین۔ کہ کسریٰ

دجلۃ العوراکا ٹوٹنا محمد صلعم کی بعثت کی وجہ سے | نے دجلۃ العوراکا بند باندہا تھا۔ اور اوس پر
دولت بیشمار صرف کردی تھی۔ اور اپنے دربار کے لیے ایک ایسا محل بنوایا تھا
کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہ تھا۔ اور کسریٰ کے پاس تین سو ساٹھ کاہن ساحر اور منجم وغیرہ
تھے اور ان مین ایک عربی تھا جس کا نام سائب تہا۔ باذان نے اوسے یمن
سے بہیجا تہا۔ کسریٰ کو جب کوئی ایسا امر پیش آتا کہ جس سے اوسے رنج ہوتا تو وہ
اونہین اکٹھا کرتا اور اون سے کہتا دیکھو یہ معاملہ کیسے ہوگا۔
جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا تو کسریٰ نے صبح اُٹھکر
دیکھا۔ دیکھتا کیا ہے کہ دجلۃ العوراکا بند ٹوٹ گیا۔ اور اوس کا محل بغیر ثقل شکستہ ہوگیا
جب اوس نے یہ دیکھا تو اوسے اندیشہ ہوا اور کہا محل شکستہ ہوگیا۔ اور دجلۃ العوراٹوٹ
گیا۔ شاہ بشکست یعنی پادشاہ ٹوٹ گیا۔ پھر اپنے کاہن ساحر اور منجم بُلائے۔ اور اون
مین سائب کو بلُایا۔ اور اون سے کہا۔ دیکھو یہ کیا بات ہے۔ جب اونہون نے
غور کیا اور اوس کے معاملہ کو سوچا۔ تو آسمان کے اقطار بند پائے اور زمین مین تاریکی
نظر آئی۔ اس سے جو کچہہ اونہون نے اپنے علم کے پانسہ ڈالے سب خالی گئے
اور کچہہ نہ معلوم ہوا۔ لیکن سائب اسی دہن مین اندہیری رات مین زمین کے ایک
ٹیلہ پر سو رہا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ ایک برق حجاز کی طرف سے چمکی اور مشرق تک
پہونچ گئی۔ جب صبح ہوئی تو اپنے قدمون کے تلے ایک سبز باغ نظر آیا۔ پھر کہا
اگر میرا قیافہ سچ ہے۔ تو میرے نزدیک حجاز سے ایک سلطان نکلیگا۔ جو مشرق
تک پہونچ جائیگا۔ اور اس کی وجہ سے زمین سرسبز ہوجائیگی۔ کہ اوس سے بہتر
کسی پادشاہ کے زمانہ مین سرسبز نہ ہوئی ہوگی۔ جب یہ کاہن اور ساحر اور منجم ایکدوسرے

سے ملے اور اونہون نے جو حال تہا وہ دیکھا۔ اور سایب نے جو دیکھا تہا وہ بہی اونہین
معلوم ہوا۔ تو آپس مین اونہون نے کہا کہ یہ بات جو ہم پر مخفی رہی۔ اور ہمارے علوم کی
وہان تک رسائی نہ ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی پیدا ہوا ہے۔ یا مبعوث
ہونے والا ہے۔ کہ وہ یہان کی بادشاہی چہین لیگا۔ اور یہ سلطنت مٹ جائیگی
اگر یہ بات کسریٰ سے ہم کہین کہ اوس کی سلطنت جاتی رہیگی۔ تو وہ ضرور ہمین قتل
کرڈالیگا۔ اس سے سب نے اتفاق کیا کہ اوسے یہ حال نہ بتائین۔

۲۱۴۔ کاہنون کا کسریٰ کو محمد صلعم کی بعثت کا حال بتانا۔

اور سب نے کسریٰ سے کہا۔ کہ ہمنے اپنے علم سے دیکھا تو ہمین معلوم ہوا۔ کہ دجلۃ العورا
اور محل شاہی کی بنیاد نحس ساعت مین رکہی گئی تہی۔ جب لیل و نہار کی گردش ہوئی
تو اوس نحوست کا وقت آگیا۔ اور جو نحس گہڑی مین بنیاد ڈالی گئی تہی وہ گرگئی۔ اب ہم
حساب کرتے ہین اور تجہے بتاتے ہین اوسوقت تو اونکی بنیاد رکہہ وہ پہر نگرینگے۔ پہر حساب
کرکے اوسے بنیاد ڈالنے کی ساعت بتائی اور اوس نے دجلۃ العورا کو بہت روپیہ
خرچ کرکے آٹھ مہینے مین بنوایا۔ جب تیار ہوگیا۔ تو کہا مین اس کی دیوار پر بیٹہتا ہون۔
اونہون نے کہا اچہا آپ بیٹہئے۔ پہر کسریٰ اپنے سردارون کو لیکر اوس پر گیا اور وہان
بیٹہا دیکہتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد تو نیچے سے دہس گئی۔ اور بڑی مشکل سے مرتے
مرتے بچا۔

جب لوگون نے اوسے وہان سے نکال لیا۔ تو اوس نے کاہن اور ساحر اور منجم
اکہٹے کیے اور اون مین سے کوئی سو کے قریب مار ڈالے۔ اور کہا کہ مین نے تمہین
اتنا بڑا اعزاز دیا۔ اور بڑی بڑی تنخواہین تمہاری مقرر کی ہین۔ پہر بہی تم مجہہ سے دل لگی کرتے ہو

وہ بولے غریب پرور۔ جہان پناہ۔ ہم حساب مین چوک گئے۔ جیسے اور لوگ ہم سے پہلے چوک چوک گیے ہین۔ پھر اونھون نے حساب کرکے ایک اور ساعت بتائی۔ اور وہ عمارت بنائی گئی۔ اور تیار ہوجانے پر اوسے وہان بیٹھنے کی اونھون نے اجازت دی لیکن کسریٰ کو خوف ہوا۔ اس لیے وہ گھوڑے پر سوار اوس پر گیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد پھر دہس گئی پھر اوس کی بڑی مشکل سے جان بچی۔ اور اوس نے پھر اونھین بلایا۔ اور کہا مین تمھین سب کو قتل کردون گا نہین تو سچ سچ کہدو۔ آخر لاچار اونھون نے سچ سچ بیان کردیا۔ کسریٰ نے کہا۔ افسوس پہلے مانسو پہلے سے تم نے کیون نہ کہا مین اوسے سوچتا۔ اور اوسمین کوئی بات نکالتا۔ بولے کہ ہمنے خوف کے سبب سے آپ سے یہ بات نہ کہی تھی۔ پھر کسریٰ نے اونھین چھوڑ دیا۔

۲۱۵۔ دجلۃ العورا کے ٹوٹ جانے اور سیے مرمت رہنے کی وجہ۔

اور جب دیکھا کہ دجلہ قابو مین نہین آتا۔ تو اوس نے اوس کے بنانے سے کنارہ کیا۔ اسی سبب سے وہان بطایح یعنی کھار پڑ گیے ہین۔ اس سے پیشتر وہان نہ تھے۔ اور زمین سب آباد اور مزروعہ تھی۔ سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن حذیفۃ السہمی کو کسریٰ کے پاس بھیجا تھا اوس سال فرات اور دجلہ مین اس قدر سیلاب آیا تھا۔ کہ اوس سے بڑھ کر نہ تو کبھی پہلے آیا اور نہ اب تک بعد مین آیا ہے اس سے بند مین شگاف پڑ گیے۔ اور بند کی بنیاد دہس گئی کسریٰ نے بہت کوشش کی۔ کہ بند باندھے مگر پانی کا ایسا زور تھا۔ کہ کسی طرح اوس کی مرمت نہ ہوسکی۔ اور پانی بطایح کی طرف پھر گیا۔ اور کھیتون مین پانی پھیل گیا۔ اور کتنے ہی ضلع غرق کردئے۔ پھر عرب فارس کے ملک مین گیے۔ اور فارس والون کو اونکی لڑائیون سے فرصت نہ ملی۔ اور یہ بند کے شگاف بڑھنے لگے۔ جب حجاج کا زمانہ آیا

تو اور شگاف پیدا ہو گیے - حجاج نے اونہین اس لیے مسدود نہ کیا - کہ اوس سے
دہقانون کو نقصان ہوتا تھا - اور ان دہقانون نے اوس پر ابن الاشعث کی طرفداری
کی تہمت لگائی تھی - اسواسطے بندمین بہت بڑی خرابی پیدا ہو گئی - اور پہر آدمیون کو
اوس کا بنانا مشکل ہو گیا - اسی وجہ سے وہ اب تک ویسا ہی پڑا ہوا ہے -

۲۱۶ - کسریٰ پر فرشتہ کا ہدایت کے لیے جانا اور کسریٰ پر کچھہ اثر نہ ہونا -

ابو سلمہ ابن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ کو
بہیجا - اس وقت وہ اپنے ایوان کے ایک کمرے مین تہا - اوس کمرے مین کسی کو رسائی
نہین ہوتی تہی - دیکھتا کیا ہے کہ وہ فرشتہ اوسکے سر پر کہڑا ہے - اور ہاتھہ مین ایک
عصا ہے اس وقت دوپہر کی شدت سے گرمی پڑرہی تہی - اور کسریٰ قیلولہ کے لیے
لیٹا ہوا تہا - اوس نے کسریٰ سے کہا تو مسلمان ہو جا - نہین تو مین اس عصا کو توڑ ڈالونگا
کسریٰ نے کہا اچھا ذرا ٹہیر وہ لوٹ گیا - پہر کسریٰ نے اپنے پہرہ والون اور دربانون
کو بلایا - اور اون پر سخت ناراض ہوا - اور کہا کہ یہ شخص کیسے مکان مین آگیا - اونہون
نے کہا یہان تو کوئی نہین آیا - اور ہم نے کسی کو بہی نہین دیکھا - جب دوسرا سال ہوا
تو اسی ساعت مین وہ فرشتہ پہر آیا اور کہا یا تو تو مسلمان ہو جا - ورنہ اس عصا کو توڑ ڈالونگا
کہا ذرا ٹہیر جا - اور پہرہ والون اور دربانون پر غصہ کیا - جب تیسرا سال ہوا تو فرشتہ پہر آیا
اور کہا مسلمان ہوتا ہے تو ہو ورنہ مین عصا کو توڑے ڈالتا ہون - کہا ذرا ٹہیر مگر اوس نے
عصا توڑ دیا - پہر نکلکر چلدیا - پھر اوس کا ملک برباد ہو گیا - اور اوس کا بیٹا اور فارس
والے نکل گیے اور وہ مار ڈالا گیا -

اور حسن بصری نے بیان کیا ہے - کہ رسول اللہ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ

کسریٰ پر اللہ تعالیٰ کی حجت کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا تھا۔ اوس نے اوسکے گھر کی دیوار سے ایک انگشت نکالی۔ جس کے نور سے اوجالا ہوگیا۔ جب کسریٰ نے دیکھا تو گھبرایا۔ فرشتہ نے کہا ڈر دوست کسریٰ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا ہے۔ اور اوس پر کتاب نازل فرمائی ہے اوس کی اطاعت کر۔ اوس سے تیری دنیا اور آخرت اچھی ہوجائیگی۔ کہا اچھا مین دیکھونگا۔

واقعہ ذی قار اور اوس کا سبب

۱۷۱۔ منذر کے بعد کسریٰ کا عدی کی معرفت منذر کے بیٹون کو انتخاب کے لیے بلوانا۔

کہتے ہین۔ کہ جب نبی صلعم نے سنا کہ ربیعہ کو کسریٰ کے لشکر پر فتح ہوئی تو فرمایا کہ یہ پہلا ہی دن ہے جس مین عربون نے عجمیون سے اپنا انصاف لیا ہے۔ اور میرے سبب سے فتح حاصل کی ہے۔ یہ بات لوگون نے حضرت کی یاد کر لی تھی۔ اور یہ بات رسول اللہ نے اوسی روز کہی تھی جس روز یہ واقعہ ہوا تھا۔ ہشام بن محمد نے بیان کیا ہے۔ کہ عدی بن زید التمیمی اور اوس کا بھائی عمار جسے اُبَیّ کہتے تھے اور عمرو جسے سمی کہتے تھے شاہان کسریٰ کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور بالکل اونھین کے ہوگئے تھے۔ اور جب منذر ابن المنذر بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی بن زید کی گود مین دیدیا تھا۔ اور اوسکے نعمان کے سوا اور بھی گیارہ بیٹے تھے۔ جن کو حسن و جمال کے سبب اشاہب (گورا) کہتے تھے۔

جب منذر ابن منذر مر گیا۔ اور اوس کی اولاد رہ گئی۔ تو کسریٰ ابن ہرمز نے چاہا۔ کہ اون مین سے کسی کو پسند کر کے عرب پر بادشاہ کرے۔ اور عدی بن زید کو بلایا۔ اور منذر کی

اولاد کا حال اوس سے پوچھا۔ اوس نے کہا کہ وہ بڑے مرد ہین۔ کسریٰ نے حکم دیا کہ اونہین بلائے۔ عدی نے اونہین لکھکر بلوایا۔ اور اپنے پاس ٹھیرایا اور لوگون پر ایسا ظاہر کیا۔ کہ نعمان پر اوسکے بہائیون کو وہ ترجیح دیتا ہے۔ اور نعمان کا پادشاہ ہونا نہین چاہتا اور سب بہائیون کو الگ الگ بلاکر بات چیت کی۔ اور اون سے کہدیا کہ جب پادشاہ تم سے پوچہے۔ کہ عربون کا تم بندوبست کر سکتے ہو۔ تو کہنا کہ ہم عربون کا تو بندوبست کر سکتے ہین۔ مگر نعمان کا نہین کر سکتے۔ اور نعمان سے کہدیا کہ جب پادشاہ تجھ سے سوال کرے کہ تو اپنے بہائیون کا بندوبست کر سکتا ہے۔ تو کہنا کہ جب مین بہائیون کا بندوبست نہ کر سکا تو پہر کس کا کر سکون گا۔

۲۱۸۔ کسریٰ کا عدی کی تدبیر سے نعمان کو پادشاہ کرنا اور عدی ابن مرنیا کا رنج عدی ابن زید سے

ایک شخص بنی مرنیا کا تہا اوسکا نام عدی ابن اوس بن مرنیا تہا اور وہ بڑا آگ کا پتلا اور شاعر تہا اور اسود بن منذر سے کہتا تہا کہ تو جانتا ہے مین تیرا طرفدار ہون اور میری نظر تجھ پر ہے مین چاہتا ہون کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کر۔ کیونکہ وہ کسی طرح تیرا طرفدار نہین ہے لیکن اسود نے اوس کی بات نہ مانی۔ جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا تو اوس نے ایک ایک کرکے کسریٰ کے روبرو اونہین پیش کیا۔ اور کسریٰ نے اون سے پوچھا تم عربون کا بندوبست کر سکتے ہو۔ اونہون نے کہا ہان مگر نعمان کا نہین کر سکتے جب نعمان اوس کے پاس حاضر ہوا تو کسریٰ نے دیکہا کہ وہ بدشکل سرخ رنگ چتلا پست قد ہے۔ کسریٰ نے پوچہا کیا تو اپنے بہائیون کا اور عربون کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ہان اگر مجھ سے اپنے بہائیون کا ہی بندوبست نہ ہو سکا۔ تو پہر اور کس کا مین کر سکون گا۔ کسریٰ نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور خلعت شاہی

اور تاج ملوکانہ جس کی قیمت ساٹھ ہزار درہم تھی اوسے پہنایا - یہ سنکر عدی ابن مرنیا نے
اسود سے کہا چل دور ہو تو نے میرا کہنا نہ مانا جس سے تجھے یہ نقصان اُٹھانا پڑا -
پھر عدی بن زید نے کھانا تیار کرایا - اور عدی بن مرنیا کو اپنے یہان بلایا - اور اوس
سے کہا مین جانتا ہون تو اسود کو چاہتا تھا - کہ بادشاہ ہوئے - اور میرے آدمی نعمان
کو چاہتا تھا کہ یہ نہ ہو - اس باب مین مجھے ملامت نہ کرنا چاہیئے - مین بھی اسیطرح
چاہتا تھا - کہ میرا آدمی ہو اور تیرا آدمی نہ ہو - اب مین چاہتا ہون - کہ تو مجھ سے رنج نہ رکھے
کیونکہ اس مین جس قدر مجھ کو فائدہ ہوا ہے اوس سے تجھے کچھ کم فائدہ نہیں ہوا ہے
اور ابن مرنیا کو قسم دی - کہ تو میری ہجو نہ کرنا - اور نہ کبھی دل مین کینہ رکھکر بدی کرنا - ابن مرنیا
اُٹھہ کھڑا ہوا - اور قسم کھائی کہ مین تو ہمیشہ تیری ہجو کرونگا اور جہان تک ہوسکیگا تجھ سے
کینہ رکھونگا -

۲۱۹ - ابن مرنیا کی تدبیر سے نعمان کا عدی ابن زید کو بلا کر قید کرنا

پھر نعمان کسریٰ سے رخصت ہوکر حیرہ چلا آیا اور ابن مرنیا نے اسود سے کہا - تجھے پادشاہی
تو نہ ملی - اب تو عدی سے اپنا بدلہ لے - کیونکہ معدا گر دل آزردہ ہون تو اونہین
پھر نیند نہین آتی ہے - مین نے تجھ سے پہلے کہا تھا - عدی ابن زید کا کہنا نہ ماننا
مگر تو نے میری بات نہ سنی - اب مین چاہتا ہون - کہ جو کوئی چیز تیرے پاس آئے
تو تو اوسے مجھے دکھا دیا کر - چنانچہ اسود نے اوسکے کہنے کی تعمیل کی - ابن مرنیا
بڑا مالدار تھا - نعمان کو ہمیشہ ہدیہ اور تحفے دیتا رہتا تھا اس سے نعمان اس کا نہایت
اکرام کرنے لگا - اور ابن مرنیا کا یہ قاعدہ تھا کہ جب عدی ابن زید کا ذکر آتا تو وہ اوس کی
تعریف کرتا مگر اس قدر کہدیتا کہ وہ بڑا مکار دغاباز ہے - اس طرح اوس نے نعمان کے

آدمیون کو گانٹھ لیا۔ اور سب اوس کے ہواخواہ ہو گیے۔ اور ابن مرنیا نے اونہین ایسا کر لیا کہ نعمان کے پاس جا کر وہ سنانے لگے۔ کہ عدی ابن زید کہتا ہے نعمان میرا عامل ہے۔ مین نے ہی اوسے بادشاہ بنایا ہے جب یہ خبرین متواتر نعمان کے کان مین ڈالی گئین۔ تو نعمان اوس کا دشمن ہو گیا۔ اور عدی ابن زید کو لکھا کہ میرے پاس ہو جا۔ عدی نے کسریٰ سے اجازت لی۔ اور جب اوس نے اجازت دیدی۔ تو وہ نعمان کے پاس آیا۔ لیکن نعمان نے اوس کو دربار مین نہ بلایا۔ بلکہ اوسے قید کر دیا۔ اور دربار کے آنے سے اوس کی ممانعت کر دی عدی ابن زید شاعر تھا قید خانہ مین شعر کہا کرتا تھا۔ جب یہ اشعار عدی کے نعمان نے سنے تو اوسے عدی کے قید کرنے سے ندامت ہوئی۔ پھر اوسے یہ بھی خوف ہوا۔ کہ اگر چھوڑ دون تو مجھے کچھ نقصان نہ پہونچا ئے۔

۲۲۰ - ابی کی سفارش سے کسریٰ کا عدی کو چھوڑنے کے لیے لکھنا اور نعمان کا عدی کو قتل کرنا

پھر عدی نے اپنے بھائی اُبَیؔ کو کچھ بیتین لکھکر بھیجین۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ جب اوس نے یہ ابیات اور اوس کا خط پڑھا۔ تو کسریٰ سے اوسکی نسبت ذکر کیا۔ کسریٰ نے نعمان کو اوسکی نسبت ایک خط لکھا اور ایک شخص کو بھیجکر اوس سے کہا۔ کہ عدی کو چھوڑ دے عدی کا بھائی بھی ساتھ آیا تھا۔ کسریٰ کا قاصد ابھی نعمان کے پاس گیا ہی نہین کہ یہ خوشی خوشی اپنے بھائی کے پاس قید خانہ مین گیا۔ اور کہا کہ بادشاہ نے تیرے چھوڑ دینے کے لیے نعمان کو لکھا ہے۔ عدی نے کہا۔ تو تو اب میرے پاس سے کہین مت جا۔ اور بادشاہ کا خط مجھے دے۔ کہ مین اوسے نعمان کے پاس بھیجدون۔ کیونکہ اگر تو میرے پاس سے نکلکر باہر جائیگا۔ تو نعمان مجھے مار ڈالیگا

مگر اوس نے نہ مانا۔

اس پر عدی کے دشمن نعمان کے پاس گیے۔ اور اوسے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اور عدی کے اطلاق سے اوسے ڈرایا۔ نعمان نے اونہین عدی کے پاس بہیجا۔ اور اونہون نے آکر اوس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اور کہین دفن کر دیا۔

پہر جب قاصد نعمان کے پاس آیا۔ اور خط دیا۔ تو اوس نے کہا بسر و چشم۔ اور قاصد کو چار ہزار مثقال اور ایک لونڈی دی۔ اور کہا۔ صبح کو قید خانہ سے جا کر اوسے لے آنا۔ جب صبح کو قاصد قید خانہ مین گیا۔ تو دیکہتا کیا ہے کہ وہان تو عدی کا پتہ ہی نہین۔ اور پہرے والون نے کہا۔ وہ تو مدت ہوئی مر گیا۔ قاصد نعمان کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور کہا مین نے اوسے کل دیکہا۔ اور آج وہ وہان نہین ہے۔ کہا تو جہوٹ کہتا ہے۔ اور اوسے اور رشوت دی۔ اور اوس سے عہد و پیمان لے لیے کہ کسریٰ سے یہ نہ کہے۔ بلکہ اوس سے کہے۔ کہ اوس کے پہونچنے سے پیشتر ہی عدی مر چکا تہا۔ راوی کہتا ہے کہ نعمان کو اوس کے قتل کرنے سے ندامت ہوئی تہی۔ اور عدی کے دشمن نعمان کو کچہہ دہمکیان سی دیتے تہے۔ جس سے نعمان کو سخت خوف ہوا۔

۲۲۱۔ نعمان کی سفارش سے زید بن عدی کا کسریٰ کے پاس نوکر ہونا اور زید کا کسریٰ کے لیے نعمان سے بیٹی لینے کو جانا۔

پہر ایک مرتبہ نعمان شکار کے لیے گیا۔ وہان کہین اوسے عدی کا ایک بیٹا زید بن عدی مل گیا۔ اور اوس سے آکر بات چیت کی نعمان اوس سے بہت ہی خوش ہوا۔ اور اوسکے باپ کی نسبت جو اوس نے کیا تہا اوس سے اوس کا بہت کچہہ عذر کیا۔ اور اوسے کسریٰ کے پاس بہیجا۔ اور اوسکی

سفارش کی - اور لکھا کہ اوسے اوسکے باپ کی جگہہ مقرر کر لے - کسریٰ نے زید بن عدی کو عدی کی جگہہ مقرر کر لیا - زید کا کام کسریٰ کے یہان لکھنے پڑہنے کا تھا خاصکر وہ تحریرات اوس کے ذریعے سے ہوتی تہین جو عربون کو بہیجی جاتی تھین - کسریٰ نے اوس سے نعمان کا حال پوچھا اوس نے نعمان کی اوس سے بڑی تعریف کی - اور بادشاہ کے پاس کئی سال تک اپنے باپ کے عہدہ پر مقرر رہا اور کسریٰ کے دربار مین اکثر اوس کا جانا آنا رہتا تھا -

عجم کے بادشاہون کے یہان عورتون کی کچھہ صفتین لکھی ہوئی تھین - اور اون اوصاف کی عورتین وہ ملکون سے اپنے واسطے منگایا کرتے تہے - لیکن عرب کو آدمی نہین بہیجتے تہے - زید بن عدی نے کسریٰ سے کہا مین جانتا ہون تیرے غلام نعمان کے یہان اوس کی بیٹی اور اوس کے چچون کے بیٹون سے بہی زیادہ اسی صفات کی لڑکیان موجود ہین - کسریٰ نے کہا - تو تو اوسے لکھہ - زید نے کہا - حضور عربون مین اور خصوصاً نعمان مین سب سے بری بات یہ ہے - کہ وہ اپنے آپ کو عجمیون سے بڑا اکرم سمجھتے ہین - اس لیے مین یہ پسند نہین کرتا کہ وہ انہین کہین چھپا دے - ہان البتہ اگر مین خود گیا - تو پہر اوسکی مجال نہین کہ وہ اونہین چھپا سکے - اس لیے آپ مجھے بھیجدیجئے - اور میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بہی بہیجئے - کہ وہ عربی سمجھتا ہو اس واسطے کسریٰ نے اوسے نعمان کے پاس بہیجا - اور ایک اور تیز آدمی بہی اوس کے ساتھ کیا -

۲۲۲ - زید کا نعمان کے جواب کا ترجمہ کرکے کسریٰ کو نعمان کا دشمن بنانا -	پہر یہ دو لو روانہ ہوئے - اور حیرہ پہونچے اور نعمان کے دربار مین گیے - اور اوس سے کہا بادشاہ

کو اپنے واسطے اور نیز اپنے بیٹون کے واسطے لڑکیون کی ضرورت ہے - اور وہ
چاہتا ہے کہ تجھے اپنے خسر ہونے کا اعزاز بخشے اس واسطے مجھے اوس نے
تیرے پاس بہیجا ہے - کہا کیسی لڑکیان چاہئین - زید نے اون کی صفات بیان کین
اور وہ صفت یہ تہی - کہ منذر نے نوشیروان کو ایک لڑکی بہیجی تہی - جو اوسے حارث
بن ابی شمر الغسانی کی لوٹ مین سے ملی تہی - اور نوشیروان کو لکھا تھا - کہ اس لڑکی مین
یہ یہ صفات ہین (اون صفات کا ترجمہ یہان ہم نے چھوڑ دیا ہے) کسریٰ نے
اوس لونڈی کو قبول کر لیا - اور حکم دیا - کہ یہ صفات لکھ لیے جائین یہی صفات کسریٰ
بن ہرمز کے زمانہ تک دفتر مین لکھی ہوئی موجود تھین - زید نے یہ سب صفتین پڑھکر
نعمان کو سنائین - نعمان کو بیٹی کا دینا سخت ناگوار گزرا - اور زید سے قاصد کے
روبرو کہا - مافی عین السواد وفارس ماتبغون حاجتکم (کیا سواد اور فارس کے رہنے
والون مین ایسی لڑکیان نہین ہین سے آپ لوگون کی حاجت پوری ہو سکے - یا کیا سواد اور فارس
کے گایون سے تمہاری حاجت رفع نہین ہو سکتی) قاصد نے زید سے پوچھا کہ عین کے
کیا معنی ہین اوس نے بجاے رہنے والون کے جو نعمان کا مقصد تھا اوس سے
کہا گائے اور نعمان نے اونہین دو روز ٹھیرایا - اور کسریٰ کو لکھا - کہ جیسی لڑکی آپ کو
مطلوب ہے ایسی میرے پاس نہین ہے اور زید سے کہا میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین عذر کر دینا - جب زید کسریٰ کے پاس لوٹ کر گیا تو اوس نے زید
سے کہا - تو تو کہتا تھا - کہ وہان بہت اچھی اچھی لڑکیان ہین - وہان تو کوئی بھی نہین نکلی
زید نے کہا مین نے جو بادشاہ سے عرض کیا تھا وہ تو صحیح تھا - مین نے پہلے ہی
کہدیا تھا کہ عرب لوگ اپنی لڑکیان اورون کو نہین دیتے ہین - یہ اون کی بڑی بدبختی کی

بات ہے۔ اور سمجھ کے خلاف ہے۔ اس قاصد سے حضور پوچھین کہ نعمان نے کیا کہا تہا۔ کیونکہ مین تو وہ بات حضور کے روبرو نہین کہہ سکتا پادشاہ کی شان کے خلاف ہے۔ کسریٰ نے قاصد سے پوچہا۔ تو اوس نے کہا۔ نعمان نے جواب دیا ہے کیا سواد کی گائین پادشاہ کے لیے کافی نہین جو ہم سے عورتین مانگتا ہے اس سے پادشاہ کے دل پر چوٹ لگی۔ اور چہرے کا رنگ غصہ کے مارے متغیر ہوگیا۔ اور بولا۔ بہت غلامون نے اس سے بہی بڑہ بڑہ کے ارادے کرلیے ہین۔ اس سے نعمان کی حالت خطرناک ہوگئی۔

۲۲۳۔ کسریٰ کے خوف سے نعمان کا بہاگنا اور اپنے اہل وعیال ہانی کے سپرد کرکے کسریٰ کے پاس جاکر قید ہونا اور مرنا۔

پہر یہ بات جو کسریٰ نے کہی اوس کی خبر نعمان کو بہی پہونچی۔ اِسکے بعد کسریٰ کتنے دنون تک توخاموش رہا۔ اور نعمان بہی ادہر تیاری کرتا رہا کہ اسی مین کسریٰ کا حکم آیا۔ اور نعمان کو اوس نے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حکم آیا تو نعمان نے اپنے ہتیار وغیرہ جو چیزیت قابو کی تہین لین۔ اور کوہستان بنی طے مین چلا گیا۔ جہان اوس کی سسرال تہی اور اون سے اپنے اعانت کی درخواست کی۔ مگر کسریٰ کے خوف سے اونہون نے پناہ دینے سے انکار کیا۔ پہر وہ اِدہر اُدہر سب جگہہ پہرتا رہا۔ لیکن کسی نے پناہ دینا قبول نہ کیا۔ آخر لاچار مخفی طور پر بنی شیبان کے پاس ذی قار مین آیا۔ اور ہانی بن مسعود بن عمرو الشیبانی سے ملاقات کی۔ یہ شخص ایک بڑا زبردست سردار تہا۔ اور ربیعہ مین سے آل ذی الجدین کی حکومت قیس بن مسعود بن قیس بن خالد بن ذی الجدین کے ہاتہہ مین تہی۔ کسریٰ نے اوسے اُبلہ دینے کا لالچ دیا تہا۔ اس واسطے نعمان یہ نہ چاہتا تہا۔ کہ اپنے اہل وعیال کو اوس کے

حوالہ کر دے۔ مگر نعمان کو یہ معلوم تھا۔ کہ ہانی اوسکے اہل وعیال کی ایسی ہی حفاظت وحمایت کریگا جیسی کہ اپنے بچون کی کریگا۔ اسواسطے نعمان نے اپنے اہل وعیال اور مال ومنال جو کچھہ تھا جس میں چارسو زرہین اور ایک قول کے بموجب آٹھہ سو زرہین بھی تھین ہانی کے حوالہ کین۔ اور پھر کسریٰ کی طرف روانہ ہوا۔ پھر زید بن عدی نعمان سے ساباط کے پل پر ملا۔ اور اوس سے ازراہ حقارت بولا (ارے نعیم بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ نعمان نے کہا زید یہ سب تیرے ہی کرتب ہین۔ اگر مین بچ گیا تو تیرے ساتھہ وہی کرونگا جو مین نے تیرے باپ کے ساتھہ کیا تھا۔ زید نے کہا چلے جاؤ بچا نعیم۔ مین نے ایسا دہنگنا بنایا ہے۔ کہ اوسے ٹراتہ بچہ پر ابھی نہین توڑ سکتا ہے۔ غرض جب نعمان کسریٰ کے دروازہ پر پہونچا۔ تو کسریٰ نے اوسے قید کر کے خانقین مین بھجوا دیا۔ اور وہ وہان طاعون مین مرگیا۔ مگر کچھہ لوگ اعشی کی اس بیت کے سبب سے کہا کرتے ہین کہ وہ ساباط مین مرا ہے ؎

فداك وما ينجي من الموت ربه		بساباط حتى مات وهو محرزق

تجھہ پر فدا اوسے تو ساباط مین اوسکا پروردگار بھی (نعوذ باللہ) موت سے نہ بچا سکا۔ کہ جس سے وہ تنگی اور قید مین پڑا اور مر گیا

اس کی موت اسلام سے پہلے ہوئی ہے۔

۲۲۴۔ کسریٰ کا عرب پر ایاس کو عامل کرنا اور ایاس کا ہانی سے نعمان کا متروکہ مانگنا اور اون کا لڑنے کو تیار ہونا۔

جب نعمان مرگیا تو کسریٰ نے حیرہ اور اوسکے علاقہ پر جو نعمان کے قبضہ مین تھا ایاس بن قبیصہ الطائی کو عامل مقرر کر دیا کسریٰ جسوقت روم کو جاتا تھا تو اوس کا گزر اس ایاس پر ہوا تھا۔ اس نے اوسے تحفے تحائف دئے تھے اور کسریٰ اوس کا بڑا مشکور ہوا تھا۔ اب کسریٰ نے اوسے بلایا اور عامل کر کے حکم دیا۔ کہ نعمان جو جو کچھہ ترکہ چھوڑ مرا ہے وہ سب جمع کرے اور میرے پاس بھیجدے ایاس نے ہانی بن مسعود الشیبانی کے پاس آدمی بھیجکر حکم دیا کہ نعمان کی ودیعت جو تیرے

پاس ہے وہ میرے پاس بہیجدے۔ ہانی نے اوسکے دینے سے انکار کیا جب ہانی نے انکار کیا۔ تو کسریٰ کو غصہ آیا۔ اس وقت نعمان بن زرعہ التغلبی اوس کے پاس موجود تہا۔ اور بکر بن وایل کی ہلاکت کی دعائین مانگتا تہا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا۔ ابہی ان سے کچہہ نہ کہے۔ جب گرمی کا زمانہ آئے گا۔ تو یہ لوگ ذی قارین آئینگے۔ اس طرح جیسے پتنگے آگ مین آکر گرا کرتے ہین۔ اوس وقت آپ انہین جیسے چاہینگے پکڑ لینگے پہر جو چاہے کیجئے۔ اس واسطے کسریٰ خاموش ہو رہا۔

پہر جب وہ ذی قارین آئے۔ اوس وقت کسریٰ نے اون کے پاس نعمان بن زرعہ کو بہیجکر حکم دیا۔ کہ تین باتون مین سے ایک بات ماننا چاہیئے۔ یا تو بے شرط قید ہو جاؤ۔ یا اپنا ملک چہوڑ کر نکل جاؤ۔ یا لڑلو۔ ان لوگون نے اپنے جواب کا دار و مدار حنظلہ بن ثعلبۃ العجلی کی رائے پر رکہا۔ اوس نے لڑائی کی رائے دی۔ اس واسطے اون لوگون نے پادشاہ سے لڑائی کے لیے کہا۔

۲۲۵ - اہل فارس کی چڑہائی بنی بکر پر اور شیبانیون کی فتح ذی قارین۔ پہر کسریٰ نے ایاس بن قبیصۃ الطائی کو امیر الجیش کیا۔ اور فارس کے مرزبان اور ہامرز تستری اور عربون مین سے تغلب اور ایاد اور قیس بن مسعود بن قیس بن ذی الجدین کو اوس کے ساتھ کیا اس وقت وہ سفوان کے کنارے تہا۔ پہر اوس نے ہاتہی منگائے۔ رسول اللہ صلعم اس وقت مبعوث ہو چکے تہے۔

اور ہانی بن مسعود نے بہی نعمان کی زرہین اور ہتیار اپنے لوگون مین تقسیم کر دئے۔ جب اہل فارس بنی شیبان کے قریب پہونچے۔ تو ہانی ابن مسعود نے کہا یا معشر بکر تم لوگون کو کسریٰ سے لڑنے کی طاقت نہین ہے۔ بیابان کی طرف چلکر پناہ گیر ہونا چاہئے

اس واسطے لوگ اوس طرف کو چلنے کے لیے جھپٹے ۔ لیکن حنظلہ بن ثعلبۃ العجلی اُٹھا اور کہا ہائی یہ کیا کرتا ہے تو تو چاہتا ہے کہ ہمین بچا لئے ۔ مگر ہلاکت مین ڈالے دیتا ہی اور بنی شیبان کو اُدہر سے لوٹایا ۔ اور ہودون کے دوال جو کجاوون کے تنگ کہنا چاہئیں (جس سے مراد غالباً سینہ بند ہین) کاٹ دئے ۔ اس لیے اس کا لقب مقطع الوضین ہو گیا ۔ اور اپنے واسطے ایک قبہ کہڑا کرایا ۔ اور قسم کہائی کہ جب تک قبہ نہ بہاگیگا مین بہی نہ بہاگون گا اس واسطے لوگ لوٹے ۔ اور نصف مہینے تک پانی لیتے رہے ۔

پہر عجمی آئے ۔ اور شیبانی اون کے لشکرون سے لڑے عجمی پیاس کے خوف سے کنوؤن کی طرف بہاگے ۔ اور بکر او رعجل نے اون کا تعاقب کیا ۔ عجمی اون کے مقابلہ کو صفین باندہ کر کہڑے ہو گیے ۔ مگر اونہون نے خوب صبر کیا اور اچہی طرح سے میدان مین جمے رہے ۔ کہ لوگ کہنے لگے ۔ عجل آج ہلاک ہو گیے ۔ پہر بکر نے حملہ کیا ۔ دیکہتے کیا ہین کہ عجل تو ابہی تک لڑ رہے ہین ۔ اور ایک عورت اون مین سے یہ کہہ رہی ہے ۵

اِنْ تَظْفَرُوا نُحَزِّزْ وَافِينَا الْغُرَلْ	اِيْهًا فِدَاءً لَكُمْ بَنِي عِجِلْ

اگر تم لوگ ظفریاب ہو جاؤ تو تم ہماری نسبت غزل گوئی سے احتراز کرنا ۔ ای بنی عجل خاموش رہو ہم تم پر فدا ہون

پہر وہ برابر تمام دن لڑتے رہے اور پیاس کے خوف سے عجمی ذی قار کی گہاٹ کی طرف کو ڈہلکے ۔ یہ ذی قار ایک مقام کوفہ اور واسط کے درمیان یا کوفہ اور بصرہ کے درمیان ہے ۔

پہر ایاد نے جو فارس والون کے ساتہ تہے بکر سے کہلا بہیجا ۔ اگر تم کہو تو ہم اب رات مین

ہی بہاگ جائین۔ اور اگر تم چاہو۔ تو ابہی ٹہیرے رہین۔ اور اوسوقت بہاگین جسوقت لڑائی کے واسطے مقابلہ ہو بکر نے کہلا بہیجا۔ کہ ابہی ٹہیرے رہو اوسی وقت بہاگنا جسوقت فریقین لڑائی کر لیے ایکدوسرے کے مقابل ہون۔ ادہر زید ابن حسان السکونی نے جو بنی شیبان کا حلیف تہا کہا۔ میرا کہا مانو۔ اور کمین مین چہپکر بیٹہ جاؤ۔ چنانچہ وہ بیٹہ گیے۔ پہر لڑائی ہوئی۔ اور باہم ایک دوسرے نے ایکدوسرے کو لڑائی کے لیے پہرکایا چنانچہ قرین الشیبانی کی بیٹی کہتی ہے ؎

إِذْ تَهْزِمُوا تُصْبِحُوا فِينَا الْقُلَفْ	إِيهًا بَنِي شَيْبَانَ صَفًّا بَعْدَ صَفّ

خاموش بنی شیبان صف بصف اپنی جگہہ پر رہو۔ اگر تم بہاگ گیے۔ تو تم ہم مین نامختونون (یعنی بچون) کو ضائع کردوگے (یعنی ہم دشمنون کے ہاتہہ مین چلے جائینگے اور تمہارے بچے ہمارے پیٹ سے پیدا نہ ہونگے)

اس وقت بنی شیبان کے سات سو آدمیون نے اپنی آستین کندہون سے پہاڑ پہاڑ کر پہینک دی تہین۔ تاکہ اون کے ہاتہہ تلوار مارنے کے واسطے ہلکے ہو جائین۔ اونہون نے خوب خوب دلاوریان کین۔ اور ہامرز میدان مبارزت مین نکلا۔ اوس کے مقابلہ کو ادہر سے برد بن حارثہ الیشکری باہر آیا۔ اور برد نے ہامرز کو مار ڈالا۔ پہر بکر کے میسرہ اور میمنہ نے حملہ کیا۔ اور کمین والے لوگ بہی نکل پڑے۔ اور اہل فارس کے قلب لشکر پر جہپٹے۔ جس مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تہا۔ اُدہر ایاد اپنے وعدہ کے بموجب بہاگ آئے۔ اس وجہ سے آخر فارس کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور بکر نے اون کا تعاقب کیا۔ اور مال غنیمت اور ہتیارون وغیرہ کی لوٹ کو چہوڑ کر اونہین خوب قتل کیا۔ اس لڑائی کا حال شعرا نے بہت کچہہ لکہا ہے۔ اور کثرت سے اس باب مین اشعار کہے ہین۔

عمرو بن ہند کے بعد حیرہ کے پادشاہ

۲۲۶۔ آل نصر کے بقیہ بادشاہ اور حیرہ کی بادشاہی کا خاتمہ	عمرو بن ہند کے مرنے کے وقت تک تو ہم آل نصر بن ربیعہ

کے پادشاہون کا ذکر کر چکے ہین۔ جب عمرو مر گیا۔ تو اوسکے بجاے اوس کا بھائی قابوس بن المنذر چار سال پادشاہ رہا ان مین سے نوشیروان کے زمانہ مین آٹھ مہینے اور ہرمز کے زمانہ مین تین سال چار مہینے۔ پھر قابوس کے بعد سہراب ہوا۔ پھر اوسکے بعد منذر بن النعمان چار سال پادشاہ رہا۔ پھر نعمان ابن المنذر ابو قابوس بائیس برس پادشاہ رہا۔ اس مین سے ہرمز کے زمانے مین سات برس آٹھ مہینے۔ اور اوس کے بعد پرویز کے زمانہ مین چودہ برس چار مہینے پھر ایاس بن قبیصۃ الطائی پادشاہ ہوا۔ اور اوس کے ساتھ نخیرخان بھی تھا۔ یہ کسریٰ بن ہرمز کے زمانہ مین تھا اوس نے چودہ[۱۴] برس حکومت کی ہے۔ اس کی حکومت کے آٹھوین مہینے مین رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے ہین۔ پھر اسکے بعد آزادبہ ابن بابیان الہمدانی سترہ[۱۷] برس پادشاہ رہا۔ کسریٰ ابن ہرمز کے زمانہ مین چودہ برس آٹھ مہینے۔ اور شیرویہ ابن کسریٰ کے زمانہ مین آٹھ مہینے۔ اور اردشیر بن شیرویہ کے زمانہ مین ایک سال سات مہینے اور بوران وخت کسریٰ کے زمانہ مین ایک مہینا۔

پھر اس کے بعد منذر ابن النعمان ابن المنذر پادشاہ ہوا۔ جسے عرب لوگ معرور کہا کرتے ہین۔ اور جو بحرین مین جنگ جواثی کے روز مارا گیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسکے پاس پہونچے ہین۔ تو اوس وقت اوس کی حکومت کو آٹھ مہینے ہوئے تھے یہ آل نصر کا آخری پادشاہ تھا۔ اسکے بعد جب فارس کی حکومت منقرض ہوگئی۔ تو اس خاندان کی حکومت بھی جاتی رہی۔

ہشام کے قول کے بموجب آل نصر کے سب بیس[۲۰] پادشاہ ہوئے۔ اور پانچ سو بائیس[۲۲] برس آٹھ مہینے پادشاہی کی۔

مروزان اور ہرمز کی طرف سے اوسکی یمن پر حکومت

۲۲۷ - مروزان اور خرخسرہ اور باذان یمن کے والی ہشام نے بیان کیا ہے کہ کسریٰ نے جب زرین کو یمن سے معزول کیا تو اوسکے بعد یمن کا حاکم مروزان کو کیا - یہ وہان ایک مدت تک رہا - کہ اوس کی اولاد بہی وہان پیدا ہوئی - پہر ایک پہاڑ کے رہنے والون نے جس کا نام مصانع ہے خراج دینا موقوف کر دیا - مروزان اون پر چڑھ کر گیا - وہان دیکھتا کیا ہے کہ اون کا پہاڑ تو ایک بڑا مضبوط مقام ہے - اوس پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے - اور وہ راستہ ایسا ہے کہ اوسکی حفاظت کیلئے صرف ایک ہی آدمی کافی ہے -

لیکن اس پہاڑ کے مقابلہ مین ایک اور پہاڑ تہا - اور اس پہاڑ کے قریب ہی تہا مروزان گہوڑے پر سوار اوس پر چڑہ گیا اور اس گہاٹی سے پار ہو گیا - جب حمیرون نے دیکہا کہ گہاٹی سے پار ہو گیا - تو بولے کہ یہ تو شیطان ہے - پہر مروزان نے اون کا قلعہ لے لیا - اور اونہون نے خراج دیا - بعد ازان اوس نے کسریٰ کو یہ سارا حال لکہا - کسریٰ نے اوسے اپنے پاس بلایا - اسواسطے اوس نے یمن پر اپنے بیٹے خرخسرہ کو اپنا نائب کیا - اور فارس کو روانہ ہوا - مگر راستہ مین ہی مر گیا - اس کے بعد کسریٰ نے خرخسرہ کو یمن سے معزول کر دیا - اور باذان کو والی کر کے بہیجا - یہ فارس والون کا یمن پر آخری حاکم تہا - اسکے بعد فارس سے پہر کوئی والی نہین آیا

کسریٰ پرویز کا قتل

۲۲۸ - پرویز کا غرور اور مخلوق کی اوس سے ناراضی کسریٰ پرویز کے پاس مال بہت کثرت سے تہا - اور دشمن کا ملک اوس نے بہت فتح کیا تہا - اوس کی تقدیر یاور تہی - اور لوگون کا

مال چھین لیا کرتا تھا۔ اس سے مخلوق کے دل اوس سے بدل گیے تھے۔ کہتے ہین کہ اوس کی بارہ ہزار اور ایک روایت مین ہے تین ہزار عورتین تھین۔ کہ اون سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا۔ اِن کے علاوہ ہزارون لونڈیان بھی تھین۔ اور اوسکے پاس پچاس ہزار جانور تھے۔ جواہر اور ظروف وغیرہ کا اوسے بڑا شوق تھا۔ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اپنے جلوس کے اٹھارہوین سال اوس نے اپنے ملک کے خراج کا حساب کرایا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک ارب بیس کرور مثقال چاندی آئی تھی وہ سب آدمیون کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا۔ اوس نے ایک شخص راذان کو حکم دیا تھا کہ جس قدر قیدخانون مین قیدی ہین اونھین جاکر مارڈالے۔ مگر راذان نے اونھین قتل نہ کیا اس سے وہ قیدی پرویز کے دشمن ہوگیے۔ اور یہ بھی اوس نے حکم دیا تھا کہ جو لوگ روم سے بھاگ کر آئے ہین اونھین بھی قتل کر دیا جاے۔ وہ بھی اوسکے دشمن ہوگیے۔ ادہر ایک شخص کو اوس نے مقرر کیا۔ کہ جو خراج رعایا پر باقی رہ گیا ہے اوسے وصول کرے۔ لیکن رعایا نے جب خراج نہ دیا۔ تو اوس حاکم نے رعایا پر ظلم کیا۔ اس سے رعایا بھی اوس سے برہم ہوگئی۔

۲۲۹۔ پرویز کا قتل اور شیرویہ کا پادشاہ ہونا پھر عظماے سلطنت بابل کو گیے۔ اور اوسکے بیٹے شیرویہ ابن پرویز کو وہان سے نکالا۔ کسریٰ نے اپنی اولاد وہان بھیجدی تھی۔ اور اونھین سلطنت کے کامون سے منع کر دیا تھا اور موودب اون کے پاس مقرر کردئے تھے۔ وہ اونھین تعلیم دیتے رہتے تھے۔ شیرویہ رات مین چھپ کر پھر شہر مین آیا۔ اور وہان جو قیدی تھے اونھین آزاد کر دیا۔ اور پھر وہ لوگ بھی اوس کے ساتھ آکر فراہم ہوگیے۔ جنھین کسریٰ پرویز نے قتل کے لیے حکم دیا تھا۔ ان سب نے

ملک منادی کردی - کہ قباد پادشاہ ہے - اور جب صبح ہوئی تو یہ لوگ رحبہ کسریٰ کی طرف چلے - پرویز کے پہرہ والے اونھین دیکھکر بھاگ گئے - اور پرویز محل سرا سے نکلکر ایک بستان مین بھاگ کر چلا گیا - جو اوسکے قصر کے قریب مین تھا - مگر قید ہوکر پکڑا آیا - اور مخلوق نے بیٹے کو پادشاہ کر دیا پھر اوس نے اپنے باپ کے پاس لوگون کو بھیجا - کہ جو جو حرکات اوس نے خلاف انصاف کی ہین اون کا اوس سے جواب پوچھے - مگر کچھہ فائدہ نہ ہوا - پھر فارس والون نے اوسے قتل کر دیا - اور بیٹے نے بھی اون کی مساعدت کی پرویز نے اڑتیس برس پادشاہی کی اوس کی حکومت کے بتیس برس پانچ مہینے اور پندرہ روز بعد نبی صلعم مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے -

۲۳۰ - پرویز کا اپنے بیٹون کو عورت کے پاس جانے سے منع کرنا اور یزدگرد کی پیدائش

کہتے ہین کسریٰ پرویز کے اٹھارہ بیٹے تھے اور سب مین بڑا شہریار تھا - اور شیرین نے اوسے متبنی کیا تھا - منجمون نے کہین کسریٰ سے کہا تھا - تیرے ایک بیٹے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا - جس کے وقت مین یہ حکومت خراب ہو جائیگی - اور تیرے خاندان سے پادشاہی جاتی رہیگی - اور اوس کی علامت یہ ہوگی - کہ اوسکے بدن کے کسی عضو مین کچھہ نقص ہوگا - اس واسطے پرویز نے اپنے بیٹون کو حکم دیدیا تھا کہ کسی عورت کے نزدیک نہ جائین - مجبور ہوکر شہریار نے شیرین سے اس کی شکایت کی شیرین نے اوسکے پاس ایک لونڈی بھیجی - جو اوسکے بال صاف کیا کرتی تھی - اور شیرین یہ خیال کرتی تھی - کہ اوس کے اولاد نہ ہوسکیگی - لیکن جب شہریار نے اوس سے مباشرت کی - تو اوس کو حمل رہ گیا - اور یزدگرد پیدا ہوا - پانچ سال تک وہ چھپائے

رہی۔ لیکن جب پرویز بوڑہا ہو گیا۔ تو اوس کی طبیعت بچون کے لئے چاہنے لگی۔
اوس وقت شیرین نے اوس سے کہا۔ کیا آپ اپنے بیٹون کے بچے دیکھنے
سے خوش ہونگے۔ کہا ہان۔ اس پر اوس نے لاکر یزدگرد کو سامنے حاضر کیا
پرویز نے اوسے پیار کیا۔ اور اپنے پاس رکہہ لیا۔ ایک روز دیکہتا کیا ہے۔
کہ جو لوگون نے ذکر کیا تھا وہی علامت لوگ اوسمین بیان کرتے ہین۔ اسواسطے اوس نے
یزدگرد کے کپڑے اترواے۔ دیکہے تو اوسکے ایک جنگاسہ مین کچہہ نقص ہے
اس پر اوس نے چاہا۔ کہ اوسے قتل کر ڈالے مگر شیرین نے منع کیا۔ اور کہا
کہ اگر یہ پادشاہی جانے والی ہے تو اس کا روکنے والا کون ہے۔ پہر شیرین نے
اوسے سیستان بہجوا دیا۔ بعض کہتے ہین کہ سواد کے ایک گانون حمانیہ مین چہڑوا دیا۔
پہر جب پرویز مارا گیا۔ تو اوس کا بیٹا شیرویہ پادشاہ ہوا۔

شیرویہ ابن پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان کی پادشاہی

۲۳۱۔ شیرویہ کا پرویز کو قید کرنا اور اوس سے حیدباتون کا جواب طلب کرنا۔

جب شیرویہ ابن پرویز پادشاہ ہوا۔ جس کی مان مریم موریق پادشاہ روم کی بیٹی تہی اور جس کا
نام قباد تہا تو اوس کے پاس عظماے سلطنت اور اشراف مملکت حاضر ہوئے
اور بولے کہ دو پادشاہ پادشاہی نہین کیا کرتے۔ تجھے چاہیئے کہ پرویز کو قتل کر دے
اوس وقت ہم تیری اطاعت کرینگے اور اگر تو اوسے نہین مارتا۔ تو ہم تجھے چہوڑتے
ہین اور اوسی کو پادشاہ کرتے ہین۔ اس سے شیرویہ بڑا پریشان ہوا اور باپ کو
دار الملک سے دوسرے مقام مین بہیجکر قید کر دیا۔ پہر عظماے سلطنت کو جمع کیا

اور اون سے کہا ہماری رائے یہین یہ ضرور معلوم ہوتا ہے - کہ پرویز کے پاس کسی کو بہیجین
اور اوس نے جو برائیان کی ہین اون سے اوسے مطلع کرکے اون کا جواب مانگین
دیکھین کہ وہ کیا جواب دیتا ہے - پہر ایک شخص کو پرویز کے پاس بہیجا جس کا نام
اسباذخشنش تہا اور جو مملکت کے کام اوس کے زمانہ مین کیا کرتا تھا - اور اوس سے
کہا کہ میرے باپ بادشاہ سے جا کر کہہ کہ ہمنے تجہے قاصد کرکے بہیجا ہے - اور جو جو
تو نے برائیان کی ہین اون کا جواب مانگا ہے - اور وہ برائیان جو تو نے کی ہین
وہ یہ ہین - پہلے تو نے اپنے باپ پر جرأت کی - اور اوس کی آنکہون مین سلائیان پہیر دین
اور اوسے قتل کر دیا - دوسرے پہر تو نے ہم سب کے ساتہہ جو تیرے بیٹے ہین یہ برائی کی
کہ لوگون سے ملنا جلنا ہمارا بند کر دیا - اور ہمارے آرام و راحت کی چیزون کو ہم سے
چہڑا دیا - تیسرے پہر یہ برائی کی کہ تو نے مخلوق کو قید خانہ مین ڈالدیا - چوتھے پہر تو نے یہ خراب کام
کیا کہ عورتین اپنے واسطے بہت جمع کین اور اونکو مہربانی سے نہ رکہا - اور اون سے
اونہین الگ کر دیا جو اون سے مباشرت کرتے اور اون سے اون کی اولاد پیدا ہوتی
اور ایک پانچوین یہ خرابی کی - کہ رعیت کے ساتہہ بڑی سختی اور بدمزاجی اور بے رحمی سے
پیش آیا اور چھٹے مخلوق کو جن کے پاس مال و دولت تہا تنگ کرکے تو نے اون کا مال
دولت لیکر جمع کیا - ساتویں اور روم وغیرہ کی سرحد پر تو نے لشکرون کو مقیم کر دیا - اور اون کے
اہل و عیال سے اونہین جدا کر دیا - اور آٹھویں موریق روم کے بادشاہ کے ساتہہ تو نے
غدر و فریب کیا - حالانکہ اوس نے تیرے ساتہہ احسان کیا تہا - اور تجہے اپنی بیٹی
دی تہی - اور تو نے اوسے صلیب کی لکڑی نہ دی - جس کی نہ تو تجہے اور نہ تیرے
ملک والون کو کچہہ حاجت تہی - اگر ان خطاؤن کا تیرے پاس کوئی جواب ہو تو جواب دے

اور اگر تیرے پاس کچھہ جواب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر۔ جو اوسکی مرضی ہوگی وہ کریگا۔

۲۴۴ - پرویز کا شیرویہ کو جوابات دینا اور اوسے نصیحتین کرنا۔

جب یہ قاصد کسریٰ پرویز کے پاس گیا اور اوس نے پیغام اوسے پہونچایا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ شیرویہ سے جس کی عمر بہت تھوڑی ہے جا کر کہدے۔ کہ بڑے بڑے جرم تو درکنار ہے جن کا تو نے ذکر کیا ہے اور بہت کثرت سے بیان کئے ہین کسی کو چھوٹے سے جرم سے بھی توبہ اوس وقت تک کرنا زیبا نہین ہے جب تک کہ اوسکا یقین نہ ہوجائے اور جاہل تو اتنا بھی نہین سمجھہ سکتا کہ ہماری نسبت ایسے بڑے بڑے جرایم کی خبرین مشتہر کرتا ہے۔ جس سے ہمارا قتل لازم آتا ہے۔ اس مین تو تجھہ پر بڑے بڑے عیوب لگتے ہین۔ کیونکہ جس مذہب کا تو پیرو ہے۔ اوسکے قاضی تو اوس بیٹے کو خارج الملت کر دیتے ہین جس کا باپ مستوجب القتل ہو۔ اور اخیار اپنی مجالس مین اوسے نہین آنے دیتے چہ جائے کہ اوسے پادشاہ بنائین۔ حالانکہ ہم نے اپنے نفس کی اور نیز اپنے بیٹون کی اور رعیت کی ایسی اصلاح کی تہی کہ اوسمین کسی تقصیر کی گنجایش ہی نہین ہے۔ خیر جو تو نے الزامات ہم پر لگائے۔ اب ہم اون کا جواب دیتے ہین۔ تاکہ جہالت رفع ہو اور تجھے حقیقت حال معلوم ہوجائے۔

ہمارے باپ کسریٰ ہرمز کو چند بدمعاشون نے ہماری طرف سے بہکایا تھا۔ جس سے اوس نے ہمین متہم کیا اور ہمنے دیکھا کہ اوس کی راے ہمارے برخلاف ہے۔ اس سے ہمین خوف ہوا۔ ہم اوسکے دروازہ کو چھوڑ کر آذربائیجان کو چلے گئے۔ یہ بات علی العموم مشہور ہے۔ پھر جب جو ذلت وخرابی اوس کی ہونا تھی وہ ہوگئی۔ تو ہم پھر اوسکی دروازہ پر آگئے۔ وہان بہرام منافق نے ہم پر ہجوم کیا۔ اور ہمین مملکت سے نکالدیا۔ پھر

ہم روم کو چلے گیے اور وہان سے لوٹ کر آے اور پادشاہ ہو گیے۔ اور ہماری حکومت جم گیی۔ تو ہم نے اون لوگون سے جنہون نے ہمارے باپ کو قتل کیا اور اوس کے خون مین شریک تھے انتقام لیا۔

ہمارے بیٹون کی نسبت جو تو نے ذکر کیا۔ بے شک ہمنے تمہارے اوپر نگران مقرر کیے تھے۔ تاکہ تم ایسے کامون مین عذر پڑ جاو۔ جن کے سبب سے تم سے رعیت اور ملک کو ایذا پہونچے۔ ہمنے تمہارے لیے بڑی بڑی تنخواہین مقرر کر دی تھین اور جو تمہاری ضروریات تھین اون کا بخوبی بندوبست کر دیا تھا۔ اور خاصکر تو تیرا یہ حال ہو کہ ہم سے تیرے پیدا ہونے پر منجمین نے کہا تھا۔ کہ تو ہم کو دہمکیان دیگا۔ اور تیرے سبب سے ہم پر یہ باتین ہونگی۔ اور ہند کے پادشاہ نے تجھے ایک خط لکھا تھا۔ اور تیرے لیے تحفے بہیجے تھے۔ وہ خط ہمنے پڑھا تھا۔ اوسمین تجھے بشارت دی گئی تھی کہ ہماری اڑتیسوین سال جلوسی مین تو پادشاہ ہوگا۔ اوس خط پر اور نیز تیرے جنم پترہ پر ہمنے مُہر کر دی تھی۔ وہ دونو شیرین کے پاس موجود ہین اگر تو چاہے تو اونہین دیکھہ سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بہی ہم نے تیرے ساتھہ نیکی اور احسان مین ذرا بہی تجاوز نہ کیا چہ جاے کہ تجھے قتل کر دین۔

اون لوگون کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا ہے۔ جنہین ہمنے قید کر دیا تھا۔ اوس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمنے اونہین لوگون کو قید کیا ہے جو قابل قتل تھے۔ یا ہاتھ پیر کاٹ ڈالنے کے لایق تھے۔ اون کے موکل اور ہمارے وزیر ہم کو اون کے بچکر نکل جانے سے پہلے بتاتے تھے کہ فلان فلان لوگ قابل قتل ہین۔ چونکہ ہم چاہتے تھے کہ کسی کو قتل نہ کرین۔ اور خونریزی ہم کو بری معلوم ہوتی تھی اس لیے ہم توقف کرتے اور اون کو

اللہ کے سپرد کر دیتے تھے - اب اگر تو نے اونھین قید خانہ سے نکال دیا تو تو نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا ہے - اور تجھے اوس کا برا ثمرہ ملیگا -

یہ تیرا کہنا کہ ہمنے مال جمع کیا تھا - اور انواع و اقسام کے جواہر اور امتعہ نفیسہ زبردستی اکٹھے کیے تھے اور اوس پر بڑی توجہ کی تھی - سو اسے جاہل جان لے - کہ اللہ تعالی کی مرضی کے بعد ملک مال اور لشکر سے قایم رہا کرتا ہے - خاصکر فارس کا ملک جسکے چارون طرف دشمن موجود ہین - اور تو اون کی روک تمام بجز لشکر اور ہتیارون اور ساز و سامان کے اور کسی طرح نہین کر سکتا ہے - اور یہ چیزین اوس وقت تک نہین ملسکتین جب تک کہ مال نہ ہو - ہمارے اسلاف نے مال اور سلاح وغیرہ جمع کیا کرتے تھے وہ سب بہرام منافق نے لوٹ لیا - کچھ تھوڑا ہی باقی بچ رہا - جب ہم اپنی حکومت پر پھر لوٹ کر آئے - اور رعیت کی اطاعت کا کامل یقین ہو گیا تو ہمنے چارون طرف سپہدارونکو بھیجا کہ وہ دشمنون سے ملک کی حفاظت کرین - اور اونکے ملکون پر تاخت و تاراج کرین - اس واسطے دشمنون کے ملک سے اصناف اصناف کے ساز و سامان مال دولت غنیمت مین آئے کہ اوس کی تعداد اللہ تعالی ہی جانتا ہے - ہمنے سنا ہے کہ تو چاہتا ہے کہ اس مال و دولت کو اون بدمعاشون کی راے کے موافق پراگندہ کر دے جو قتل کے مستوجب ہین - اس واسطے ہم تجھ سے کہتے ہین - کہ یہ دولت بڑی محنت و مشقت اور جانفشانی کے بعد جمع ہوئی ہے - ایسا نہ کرنا - کیونکہ اسی سے تیرے ملک کی حفاظت ہوگی - اور دشمنون پر تجھے اسی سے قوت ہوگی -

۳۳۲ - شیرویہ کا مجبوراً اپنے باپ پرویز کو قتل کرانا -

جب اسپاد خشنش یہ باتین سنکر شیرویہ کے پاس گیا تو اوس نے اوسکے باپ کے تمام جوابات بیان کیے

اونہون نے دہوکہ مین آکر دروازہ کہول دیا۔ اور شہریراز نے وہان داخل ہوکر بڑے بڑے سرداروں کو قتل کرڈالا۔ اور اون کی دولت لوٹ لی۔ اور اردشیر کو شہریراز کے حکم سے خسرو شاہ قباد کے ایوان مین اوس کے بعض اصحاب نے مارڈالا۔ اسکی حکومت ایک برس چھ مہینے رہی۔

شہریراز کی پادشاہی

۲۴۶۔ شہریراز کی پادشاہی اور پہرہ والون کے ہاتھ سے مارا جانا۔ شہریراز شاہی خاندان سے نہ تھا۔ جب اردشیر مارا گیا تو شہریراز جس کا نام فرخان تھا تخت سلطنت پر بیٹھ گیا۔ جس وقت یہ تخت پر بیٹھا ہے تو اوسے دست آنے لگے۔ اور کثرت سے دست آئے۔ مگر پھر آرام ہوگیا۔

اصطخر کے رہنے والے تین بہائی تھے۔ اونہین اردشیر کا قتل کرنا بہت ناگوار گزرا۔ اوس سے اونہون نے سازش کی۔ اور شہریراز کے قتل کا مشورہ کیا۔ یہ لوگ پہرہ والون مین سے تھے۔ پہرہ والون کا قاعدہ تہا۔ کہ جب پادشاہ کہین کو سوار ہوتا تو یہ لوگ دو قطارین باندہ کر اور ہتیار لگاکر کھڑے ہوتے۔ اور ہاتہون مین تلوارین اور ترس لیے ہوتے تھے جس وقت پادشاہ اون کے محاذی آتا تو یہ لوگ اپنی پیشانی ڈہال پر اس طرح رکہتے کہ جیسے کوئی سجدہ کرتا ہے۔

ایک روز شہریراز سوار ہوا۔ یہ تینون بہائی ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہوگئے جب وہ ان کے مقابلہ پر آیا۔ تو انہون نے اوسکے برچھے مارے۔ جس سے وہ مرکر گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر اوسکے پیر مین رسی باندہی اور گھسیٹتے پھرے۔ اور امرائے سلطنت

مین سے بعض لوگون نے اون کی تائید کی۔ اور جنھون نے اردشیر کو قتل کیا تھا اون کے قتل مین مساعدت اور معاونت کی۔ شہر یراز صرف چالیس روز پادشاہ رہا۔

بوران دختر پرویز بن ہرمز بن نوشیروان

۲۳۷۔ بوران اور خشنشبندہ کی پادشاہی جب شہر یراز مارا گیا۔ تو اوس کے بعد اہل فارس نے بوران کو اپنا پادشاہ بنایا۔ کیونکہ خاندان شاہی سے کوئی مرد پادشاہی کے قابل نہین رہا تھا۔ جب یہ پادشاہ ہوئی تو اوس نے رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ اور اونپر منصفانہ حکومت کی۔ پل بنوائے۔ اور جو خراج باقی رہ گیا تھا۔ اوسے معاف کردیا اور صلیب کی لکڑی رومیون کو دیدی۔ اس نے ایک برس چار مہینے پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد ایک شخص خشنشبندہ پادشاہ ہوا۔ جو پرویز کا کہین دور کا چچیرا بھائی تھا یہ شخص ایک مہینے سے بھی کم پادشاہ رہا۔ لشکریون نے اوس کے مزاج کو پسند نہ کیا۔ اور مار ڈالا۔

آزرمی دخت دختر پرویز کی پادشاہی

۲۳۸۔ آزرمی دخت کی پادشاہی اور رستم کا اوسے قتل کرنا جب خشنشبندہ مارا گیا۔ تو اہل فارس نے آزرمی دخت دختر پرویز کو پادشاہ بنایا۔ یہ عورت نہایت حسین و شکیل تھی۔ اس وقت فارس مین بڑا امیر فرخ ہرمز خراسان کا سپہبد تھا۔ اوس نے آزرمی دخت سے نکاح کا پیغام کیا۔ آزرمی دخت نے کہا۔ کہ ملکہ سے نکاح کرنا تو جایز نہین ہے۔ مگر تیرا جو مطلب ہے وہ اپنی حاجت پوری کرنا ہے۔ اس لئے تو میرے

پاس فلان وقت مین آ - تیرا کام ہوجائیگا - اس واسطے فرخ ہرمز ارزمی دخت کے پاس
چلا - اور شب معینہ مین اوس کے پاس آیا - آرزمی دخت نے پہرہ والون سے کہدیا تہا
جب وہ آیا تو اونہون نے اوسے قتل کردیا - اور دارالسلطنت کے میدان مین ڈالدیا
صبح کو لوگون نے اوسے مرا ہوا پایا - اور کہین چہپا ڈالا - اسکے بیٹے کا نام رستم تہا - اور وہ
باپ کی طرف سے خراسان مین خلیفہ تہا - یہی شخص ہے جو مسلمانون سے قادسیہ
مین لڑا تھا - یہ باپ کے قتل کا حال سنکر بڑا جوش مین آیا - اور لشکر لیکر چلا - اور
مدائن مین آیا - اور آرزمی دخت کو اندہا کر کے مار ڈالا - اور ایک روایت مین ہے -
کہ اوس نے زہر کہالیا - اوس کی حکومت چہہ مہینے رہی -

۲۳۹ - کسریٰ ابن مہر خشنش اور فیروز کی بادشاہی - کہتے ہین - کہ اس کے بعد ایک شخص
کسریٰ ابن مہر خشنش آیا - جو اردشیر ابن بابک کی نسل مین تھا اور اہواز مین رہا کرتا تہا
اوس کو امرائے سلطنت نے تاج پہنایا - یہ بہی چند روز کے بعد مارا گیا - اور ایک
روایت مین ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد خرزاد خسرو بادشاہ ہوا - جو پرویز کا بیٹا تھا -
اور اوسکی مان کردی تھی - اور بسطام کی بہن تہی - کہتے ہین - کہ یہ حصن الحجارہ مین ملا تہا
جو نصیبین کے قریب ہے - یہ چند روز بادشاہ رہا - پہر اوسے معزول کر کے لوگون
نے مار ڈالا - اس نے بہی چہہ مہینے بادشاہی کی -

جن لوگون کا قول ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد کسریٰ ابن مہر خشنش بادشاہ ہوا وہ کہتے
ہین - کہ جب وہ مارا گیا تو امرائے سلطنت نے جستجو کی کہ کوئی شخص شاہی خاندان کا ملے
اگر کوئی عورت ہی ہو تو اوسے ہی بادشاہ بنا دیا جائے -

اس مین میسان کا رہنے والا ایک شخص آیا - جس کا نام فیروز ابن مہران خشنش تہا - اور

جسے نشنشبندہ بہی کہتے تہے اس کی ماں صہار بخت یزدان زان ابن نوشیروان کی بیٹی تہی۔ اوسے لوگون نے پادشاہ بنایا۔ اس کا سر بہت بڑا تھا جب سر پر تاج پہنا۔ تو کہا کیسا تنگ تاج ہے۔ لوگون نے جب یہ لفظ سنا تو اسے بدشگنی سمجھا۔ اور اوسی وقت مار ڈالا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ کچھہ دنون کے بعد مارا تھا۔

یزدگرد ابن شہریار بن پرویز کی پادشاہی

۴۴۰ – یزدگرد ساسانیون کا آخری پادشاہ اور سلطنت فارس کا ضعف۔

پہر اہل فارس کے معاملات بگڑ گئے۔ اور مسلمان اون کے ملک مین داخل ہوئے اس وقت فارسیون نے کسی ایسے شخص کو پادشاہ بنانے کے لیے تلاش کیا جو خاندان شاہی سے ہو۔ اور جس کے ساتہہ ہوکر وہ مسلمانون سے لڑین۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کرین اس وقت اصطخر مین اونہین یزدگرد ابن شہریار ابن پرویز مل گیا۔ اوسے لیکر وہ مدائن کو گئے۔ اور اوسے پادشاہ بنایا۔ اور اوس کی پادشاہی جم گئی۔ مگر خاندان شاہی مین اوس کی پادشاہی ایک خواب وخیال کی ہی طرح پر رہی کیونکہ اوس کے بچپن کے سبب سے امرا سے سلطنت ہی سلطنت کے کامون کی دیکھہ بہال کرتے تہے اس سے فارس کی سلطنت ضعیف ہوگئی۔ اور دشمنون کو اون کے ملک پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ اور اون کے ملکون مین تاخت وتاراج مچا دی۔ اور دو برس کے بعد عرب اوس کے ملک پر چڑہ گئے جس وقت یہ مارا گیا ہے۔ تو اوس کی عمر صرف اٹہارہ برس کی تہی۔ اس کے

حالات ہم یہان نہین لکھتے ۔ اپنے موقع پر جب مسلمانون کی فوج کے حا،
تو وہان اوس کے حالات بہی بیان کرینگے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔

فارس کے بادشاہون مین یہ آخری بادشاہ تھا ۔ اب یہان سے آیندہ ہم سنہ
ہجری کے موافق تواریخ اسلامیہ درج کرینگے ۔ لیکن اس سے پہلے ہم وہ ایام مشہو
تحریر کرتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین گزرے ہین ۔ اوسکے بعد پھر حوادث اسلا
بیان کرینگے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔